75A
عمران سیریز نمبر
ڈائمنڈ جوبلی نمبر
ڈائمنڈ مشن
ظہیر احمد
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
ڈائمنڈ جوبلی نمبر
عمران سیریز
ڈائمنڈ مشن
ظہیر احمد
COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اس ناول کے تمام نام' مقام کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ ۔ ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 1[illegible]/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

محترم قارئین۔
السلام علیکم۔
میرا نیا اور طویل ترین ناول ڈائمنڈ جوبلی نمبر ''ڈائمنڈ مشن'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول اپنی نوعیت اور طوالت کے اعتبار سے انتہائی منفرد انداز کا حامل ہے۔ ناول چونکہ دو ہزار صفحات تک پہنچ چکا تھا اس لئے اسے ایک جلد میں شائع کرنا مشکل ثابت ہو رہا تھا کیونکہ ایک ضخیم ناول جس کی قیمت ظاہر ہے زیادہ ہوتی آپ کی پہنچ سے دور ہو سکتا تھا اس لئے سوچ سمجھ کر اور بہت سی باتوں کو نظر میں رکھ کر آپ کی سہولت کے لئے فیصلہ کیا گیا کہ یہ ناول حصوں میں شائع کیا جائے اور اس ناول کے اتنے حصے بنائے جائیں جنہیں آپ ایک ایک کر کے آسانی سے خرید سکیں اور آپ کی جیب پر بار نہ پڑے۔
یہ ناول کتنے حصوں پر مشتمل ہو گا یہ تو آپ کو پتہ چل ہی جائے گا لیکن میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ ناول کا ایک حصہ پڑھنے کے بعد آپ اس وقت تک بے چین رہیں گے جب تک ناول کا دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچ نہیں جاتا۔ اس ناول کو ہر لحاظ سے منفرد اور آپ کے اعلیٰ معیار کے مطابق لکھنے کے لئے انتھک محنت کی گئی ہے جس میں میرے ساتھ ساتھ ارسلان پبلی کیشنز کے روح رواں جناب محمد اشرف قریشی صاحب اور ارسلان پبلی کیشنز کی

پوری ٹیم کی محنت بھی شامل ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ پرنٹر حضرات اور بک بائنڈر حضرات کا بھی میں مشکور ہوں جو میری اس مسلسل جدوجہد میں میرے ساتھ ہیں ان کے علاوہ میں ان تمام دوستوں کا بھی تہہ دل سے شکرگزار ہوں جو میرے لکھے ہوئے ناول انتہائی ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں اور انہیں سراہ کر مجھے مزید لکھنے کا حوصلہ دیتے ہیں۔ آپ سب کی محبت، عزت اور ناولوں کی پسندیدگی ہی میری محنت کا ثمر ہے جس کے لئے میں آپ سب کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہوگا۔

اب آپ ناول کا مطالعہ کیجئے اور اس کے طویل دھارے میں کھو جائیے۔ ناول پڑھ کر میرے لئے اتنا وقت ضرور نکال لیجئے گا کہ مجھے اپنی پسند اور ناپسند کے بارے میں ایک خط لکھ کر مستفید کر سکیں۔ آپ کی آراء میرا قیمتی اثاثہ ہیں۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ کا نگہبان ہو۔

آپ کا مخلص۔

ظہیر احمد

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آفس میں میز کے پیچھے بیٹھا ہوا لمبا چوڑا اور بھاری جسامت والا نوجوان چونک پڑا۔ وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اخبار دیکھ رہا تھا۔ فون کی گھنٹی سن کر اس نے اخبار سمیٹ کر میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ٹی مور بول رہا ہوں"...... اس آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"لارس بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں فون کیا ہے"...... نوجوان نے جس کا نام ٹی مور تھا، اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"برائن کے بارے میں ایک رپورٹ دینی ہے باس"...... لارس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا ہوا اسے۔ کیا اسے مرگی کا دورہ پڑ گیا ہے یا اسے

کسی باؤلے کتے نے کاٹ لیا ہے"...... ٹی مور نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نو باس۔ ایسی بات نہیں ہے"...... لارس نے ٹی مور کا سرد لہجہ سن کر سہم جانے والے انداز میں کہا۔

"تو پھر کیا ہوا ہے اسے۔ بتاؤ"...... ٹی مور نے اسی طرح انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ فرار ہو گیا ہے باس۔ میں دو روز سے اسے تلاش کر رہا ہوں لیکن کاربن میں اس کا کوئی نام و نشان نہیں مل رہا"...... لارس نے کہا۔

"فرار ہو گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے فرار ہوا ہے وہ۔ میں نے تمہیں اس پر نظر رکھنے کا حکم دیا تھا۔ نانسنس"...... ٹی مور نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اس پر مسلسل نظر رکھے ہوئے تھا باس لیکن شاید وہ رات کے وقت اپنے فلیٹ کی عقبی کھڑکی سے نکل گیا تھا۔ میں نے اس کی رہائش گاہ کی چیکنگ کی ہے۔ اس کے بیڈ روم کی عقبی کھڑکی بھی کھلی ہوئی ہے۔ عقبی راستے پر بھی میں نے اپنا ایک آدمی بٹھایا ہوا تھا۔ برائن نے اسے سائیلنسر لگے ریوالور سے ہلاک کیا اور وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا"...... لارس نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اس پر شک درست تھا۔

وہی زیرو روم میں گیا تھا اور اسی نے وہاں سے پی ڈی چوری کیا ہے"...... ٹی مور نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔

"یس باس۔ شاید اسے اس بات کی سن گن مل گئی تھی کہ آپ کو اس پر پی ڈی چوری کرنے کا شک ہے اور شاید اسے اس بات کا بھی پتہ چل گیا تھا کہ اس کی نگرانی کی جا رہی ہے اس لئے اس نے یہاں سے نکل جانے میں ہی عافیت سمجھی تھی"۔ لارس نے کہا۔

"تم نے اس کی تلاش کے لئے کیا کیا ہے۔ نانسنس"...... ٹی مور نے کہا۔

"میں نے سپیشل فورس پورے کاربن میں پھیلا دی ہے باس۔ تمام داخلی اور خارجی راستوں کی چیکنگ کر دی گئی ہے۔ ہوائی اڈوں، ریلوے اسٹیشن، بس اڈوں اور ذرائع آمدورفت کے تمام راستوں کو سیلڈ کر دیا ہے لیکن تاحال برائن کا کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے۔ اس کے علاوہ میرا ایک گروپ شہر کے تمام ہوٹلوں، کلبوں، بارون اور گیم رومز کو بھی چیک کر رہے ہیں۔ ہر جگہ برائن کی تلاش کی جا رہی ہے لیکن ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں ملا ہے۔ شاید وہ اسی رات شہر سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا جب اس نے میرے آدمی کو ہلاک کیا تھا"...... لارس نے جواب دیا۔

"اسے تلاش کرو لارس۔ ہر جگہ تلاش کرو۔ اگر پی ڈی اس کے پاس ہے تو پھر اسے یہاں سے کسی بھی صورت میں نہیں نکلنا

چاہئے۔ اس کی تلاش میں کاربن کا زمین آسمان ایک کر دو۔ سمجھے تم''...... ٹی مور نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ براؤن اگر کاربن میں ہی کہیں چھپا ہوا ہے تو وہ مجھ سے زیادہ دیر نہیں بچ سکے گا۔ میں اسے معمولی کینچوے کی طرح زمین کے نیچے سے بھی کھینچ نکالوں گا''...... لارس نے جواب دیا۔

''ایک بات کا خیال رکھنا۔ تم نے اسے زندہ پکڑنا ہے۔ اس کا منہ میں خود کھلواؤں گا۔ اگر واقعی بی ڈی کی چوری میں اس کا ہاتھ ہے تو میں بی ڈی اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر نکلواؤں گا۔ مجھے وہ ہر صورت میں زندہ چاہئے''...... ٹی مور نے کہا۔

''یس باس۔ میں اسے زندہ پکڑ کر آپ کے حوالے کروں گا''۔ لارس نے جواب دیا۔

''ایک بات کا اور خیال رکھنا۔ کسی کو اس بات کا پتہ نہیں چلنا چاہئے کہ ہم براؤن پر بی ڈی چوری کرنے کا شک کر رہے ہیں۔ اس معاملے میں کسی بھی جگہ بی ڈی کا نام بھی نہیں آنا چاہئے۔ سمجھ گئے تم''...... ٹی مور نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ سمجھ گیا''...... لارس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹی مور نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ کمرے میں سیٹی کی آواز سنائی دی تو ٹی مور چونک پڑا اس نے فوراً میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک جدید ساخت کا

ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ سیٹی کی آواز اسی ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی اور اس پر لگا ہوا سرخ رنگ کا ایک بلب بھی جل بجھ رہا تھا۔ ٹی مور نے ایک بٹن پریس کیا تو سرخ بلب بجھ گیا اور اس کی جگہ سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔

''ہیلو ہیلو۔ لارڈ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... سبز بلب کے جلتے ہی دوسری طرف سے تیز آواز سنائی دی۔

''یس لارڈ۔ ٹی مور اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... ٹی مور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کوڈ۔ اوور''...... لارڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ڈبل ایٹ۔ اوور''...... ٹی مور نے کہا۔

''سپیشل کوڈ۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ایٹ ایٹ۔ اوور''...... ٹی مور نے جواب دیا۔

''کوڈ درست ہیں۔ اپنا اصلی نام بتاؤ۔ اوور''...... لارڈ نے اسی انداز میں کہا۔

''ٹی مور ہی اصلی نام ہے۔ اوور''...... ٹی مور نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''او کے۔ یہ بتاؤ کہ ابھی تک تم نے لارا کو میرے پاس کیوں نہیں بھیجا۔ میں کب سے اس کا انتظار کر رہا ہوں۔ اوور''...... لارڈ نے سرد لہجے میں کہا تو ٹی مور بری طرح سے چونک پڑا اس نے دیوار گیر کلاک کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر حیرت کے

تاثرات پھیل گئے۔

"لارا کو یہاں سے گئے دو گھنٹے ہو چکے ہیں لارڈ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اب تک آپ کے پاس نہ پہنچی ہو۔ اوور"...... ٹی مور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ نانسنس۔ اوور"...... لارڈ نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ نو لارڈ۔ میرا مطلب ہے کہ اسے اب تک آپ کے پاس پہنچ جانا چاہئے تھا پھر وہ اب تک پہنچی کیوں نہیں۔ اوور"۔ لارڈ کا خوفناک لہجہ سن کر ٹی مور نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی تو میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ نانسنس۔ کہاں ہے وہ اور اب تک وہ میرے پاس پہنچی کیوں نہیں ہے۔ اوور"...... لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں چیک کرتا ہوں لارڈ۔ میں نے تو اسے یہاں آتے ہی آپ کی طرف روانہ کر دیا تھا۔ اوور"...... ٹی مور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہ اب تک پہنچی کیوں نہیں۔ کیا تم نے اسے بی ڈی دیا تھا۔ اوور"...... لارڈ نے پوچھا۔

"یس لارڈ۔ میں نے زیرو روم سے خود بی ڈی لا کر اسے دیا تھا۔ جسے لے کر وہ فوری طور پر ہیڈ کوارٹر کی طرف روانہ ہو گئی تھی۔ اوور"...... ٹی مور نے جواب دیا۔

"کون تھا اس کے ساتھ۔ اوور"...... لارڈ نے پوچھا۔

"وہ جیکب کے ساتھ آئی تھی اور اسی کے ساتھ بی ڈی لے کر گئی تھی۔ اوور"...... ٹی مور نے کہا۔

"کیا اس نے تمہیں بی ڈی لینے سے پہلے اپنی شناخت کرائی تھی اور میرا اسپیشل کارڈ تمہیں دیا تھا۔ اوور"...... لارڈ نے پوچھا۔

"یس لارڈ۔ لارا اور جیکب دونوں نے اپنی شناخت کرائی تھی اور لارا نے مجھے آپ کا سپیشل کارڈ بھی دیا تھا۔ اس کارڈ کو لینے کے بعد ہی میں نے زیرو روم سے بی ڈی نکال کر اسے دیا تھا۔ اوور"...... ٹی مور نے کہا۔

"کارڈ کہاں ہے۔ اوور"...... لارڈ نے پوچھا۔

"میرے پاس ہے لارڈ۔ اوور"...... ٹی مور نے کہا اور اس نے میز کی پہلی دراز کھولی اور اس میں رکھا ہوا سلور کلر کا ایک وزیٹنگ کارڈ نکال لیا۔ یہ کارڈ سلور کی دھات کا ہی بنا ہوا تھا جس پر کوئی تحریر یا کوئی نشان نہ تھا البتہ اس کے دو کنارے مڑے ہوئے تھے جبکہ دوسرے دو کناروں پر چھوٹے چھوٹے سوراخ بنے ہوئے تھے جن میں سے ایک کنارے کے سوراخ سرخ تھے اور دوسرے کنارے کا سوراخ نیلے رنگ کا تھا۔

"ہولز کلر بتاؤ۔ اوور"...... لارڈ نے کہا۔

"رائٹ ہول سرخ رنگ کا ہے اور لیفٹ ہول نیلے رنگ کا۔ اوور"...... ٹی مور نے جواب دیا۔

"ہاں۔ میں نے یہی کارڈ لارا کو دیا تھا۔ جب وہ بھی اصل تھی اور کارڈ بھی اصل ہے تو پھر وہ اب تک بی ڈی لے کر میرے پاس پہنچی کیوں نہیں۔ اوور"...... لارڈ نے حیرت اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

"میں دیکھتا ہوں باس۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی کار خراب ہو گئی ہو۔ کابرن میں ٹریفک میں پھنسنے کا تو سوال نہیں پیدا ہوتا لیکن کار کی خرابی تو ممکن ہے۔ اوور"...... ٹی مور نے کہا۔

"میں نے اسے جدید اور نئی کار میں بھیجا تھا نانسنس۔ وہ خراب کیسے ہو سکتی ہے۔ میں لارا اور جیکب دونوں کو مسلسل کال کر رہا ہوں لیکن دونوں کے سیل فون آف ہیں۔ یہی نہیں ان کے واچ ٹرانسمیٹر بھی آف مل رہے ہیں۔ اوور"...... لارڈ نے کہا تو ٹی مور نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تب کیا مسئلہ ہو سکتا ہے۔ اوور"...... ٹی مور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بہرحال انہیں ٹریس کرو اور لارا سے کہو کہ وہ جلد سے جلد بی ڈی لے کر میرے پاس پہنچے۔ اوور اینڈ آل"...... لارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

"حیرت ہے۔ ایک گھنٹے کا راستہ ہے اور دو گھنٹے ہو چکے ہیں پھر لارا اور جیکب ابھی تک ہیڈ کوارٹر کیوں نہیں پہنچے۔ کہاں جا سکتے ہیں وہ دونوں"...... ٹی مور نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے میز پر

رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے کلائی پر بندھا ہوا واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور باری باری جیکب اور لارا کے واچ ٹرانسمیٹر پر کال دینے لگا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا۔ ٹی مور نے جھلا کر واچ ٹرانسمیٹر آف کیا اور جیب سے سیل فون نکال کر ان دونوں کو کال کرنے لگا لیکن لارڈ نے درست کہا تھا دونوں کے سیل فون آف تھے۔

"ہونہہ۔ کہیں ڈائمنڈ دیکھ کر لارا اور جیکب کی نیت تو نہیں بدل گئی"...... ٹی مور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"کراس کلب"...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹی مور بول رہا ہوں۔ ہیری سے بات کراؤ"...... ٹی مور نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کے لئے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"ہیری بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی

"ٹی مور بول رہا ہوں"...... ٹی مور نے کرخت اور سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس"...... ٹی مور کی آواز سن کر ہیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیری۔ کیا تم جیکب اور لارا کے بارے میں جانتے ہو کہ وہ

کہاں رہتے ہیں''...... ٹی مور نے پوچھا۔

''یس باس۔ دونوں وائٹ فلاور بلڈنگ میں رہتے ہیں۔ دونوں کے فلیٹس تھرڈ فلور پر ہیں اور دونوں آمنے سامنے ہی رہتے ہیں''۔ ہیری نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم اپنے آدمیوں کو لے کر ان کے فلیٹ میں جاؤ اور چیکنگ کرو کہ وہ فلیٹ میں ہیں یا نہیں۔ ان کا سامان بھی چیک کرنا ہے''...... ٹی مور نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن......'' ہیری نے کہنا چاہا۔

''یہ وقت لیکن ویکن کا نہیں ہے۔ جیسا تم سے کہا ہے ویسا کرو اور فوراً مجھے رپورٹ کرو''...... ٹی مور نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر اس نے میز پر رکھا ہوا سیل فون اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''لارس بول رہا ہوں باس''...... رابطہ ملتے ہی لارس کی آواز سنائی دی۔

''لارس کہاں ہو تم''...... ٹی مور نے پوچھا۔

''میں برائن کی تلاش میں کیولک ہوٹل آیا ہوں باس۔ اس ہوٹل کا مالک ایڈین میرا دوست ہے۔ اگر برائن یہاں موجود ہے تو اسے چیک کیا جا سکتا ہے''...... لارس نے جواب دیا۔

''برائن کے ساتھ ساتھ اب ہمیں لارا اور جیکب کو بھی تلاش کرنا ہے۔ وہ دونوں بھی برائن کی طرح غائب ہو گئے ہیں''...... ٹی

مور نے کہا۔

''جیکب اور لارا۔ دونوں غائب ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب''۔ لارس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دو گھنٹے پہلے لارڈ نے لارا اور جیکب کو ایک جدید اور نئی کار میں میرے پاس بھیجا تھا۔ لارا، لارڈ کا سپیشل کارڈ لائی تھی اور لارڈ سے میری بات بھی ہوئی تھی۔ لارڈ نے زیرو روم سے بی ڈی منگوایا تھا۔ میں نے زیرو روم میں جا کر سیکرٹ سیف سے بی ڈی نکالا اور لا کر لارا کو دے دیا۔ لارا بی ڈی لے کر جیکب کے ساتھ لارڈ کی طرف روانہ ہو گئی۔ اسے ایک گھنٹہ پہلے لارڈ تک پہنچ جانا چاہئے تھا لیکن مجھے ابھی لارڈ کی کال آئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ لارا ابھی تک ان کے پاس نہیں پہنچی ہے''...... ٹی موز نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''بی ڈی۔ لیکن باس وہ تو......'' لارس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''میں نے سیف سے دوسرا بی ڈی نکال کر اسے دیا تھا نانسنس۔ یہ تو شکر ہے کہ لارڈ نے ابھی ایک ہی بی ڈی منگوایا تھا۔ اگر وہ دونوں بی ڈی ایک ساتھ منگوا لیتے تو میرے لئے مسئلہ کھڑا ہو جاتا کیونکہ ابھی تک میں نے لارڈ کو یہ نہیں بتایا ہے کہ سیف سے دوسرا بی ڈی چوری ہو چکا ہے''...... ٹی مور نے کہا۔

''اوہ۔ تو اب لارا اور جیکب دوسرا بی ڈی بھی لے کر غائب ہو

گئے ہیں"...... لارس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی لگ رہا ہے کیونکہ لارا اور جیکب کے سیل فون بھی آف ہیں اور ان سے واچ ٹرانسمیٹر پر بھی رابطہ نہیں ہو رہا۔ تم فوراً اپنے آدمیوں کو ان دونوں کی تلاش میں لگا دو۔ وہ ابھی دور نہیں گئے ہوں گے"...... ٹی مور نے کہا۔

"ان کی کار کا رنگ اور ماڈل بتا دیں باس۔ میں ابھی اپنے آدمیوں کو ان کی تلاش میں لگا دیتا ہوں"...... لارس نے کہا تو ٹی مور نے اسے جیکب اور لارا کی اس کار کے بارے میں بتانا شروع کر دیا جس میں وہ آئے تھے۔

"ان دونوں کے ساتھ برائن کی تلاش بھی جاری رکھو۔ مجھے تو فکر ہو رہی ہے کہ لارا اور جیکب کے غائب ہو جانے کے بعد لارڈ مجھے کال کر کے دوسرا بی ڈی لانے کا نہ کہہ دے۔ اگر ایسا ہوا تو میں لارڈ کو بی ڈی کہاں سے دوں گا"...... ٹی مور نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اس وقت صورتحال انتہائی پریشان کن ہے"۔ لارس نے کہا۔

"تم ڈھونڈو ان تینوں کو۔ ان میں سے کوئی ایک بھی مل گیا تو مسئلہ حل ہو جائے گا"...... ٹی مور نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب واضح طور پر پریشانی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ آخر ہو کیا رہا ہے۔ پہلے زیرو روم میں برائن نے نقب لگا کر بلیک ڈائمنڈ اڑایا اور اب لارڈ نے لارا اور جیکب کو دوسرا بلیک ڈائمنڈ لینے بھیجا تو اسے لے کر وہ دونوں غائب ہو گئے۔ کہیں دونوں ڈائمنڈز غائب کرنے کے لئے یہ تینوں آپس میں تو نہیں ملے ہوئے تھے"...... ٹی مور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک بار پھر ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور اس سے سیٹی کی آواز آنے لگی۔ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سن کر ٹی مور کے چہرے پر گھبراہٹ اور پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"اب کیا کروں۔ اگر لارڈ نے کہا کہ لارا ابھی تک ان کے پاس بلیک ڈائمنڈ نہیں لائی ہے اس لئے دوسرا ڈائمنڈ ان کے پاس پہنچا دیا جائے تو میں اسے کیا جواب دوں گا"...... ٹی مور نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔ ٹرانسمیٹر کا سرخ رنگ کا بلب سپارک کر رہا تھا۔ بٹن پریس ہوتے ہی سرخ بلب بجھ گیا اور اس کی جگہ سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"ہیلو ہیلو۔ لارڈ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... سبز بلب کے جلتے ہی دوسری طرف سے تیز آواز سنائی دی۔

"یس لارڈ۔ ٹی مور اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ٹی مور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لارا اور جیکب کا کچھ پتہ چلا۔ اوور"...... کوڈز کے تبادلوں

کے بعد لارڈ نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"میرے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں لارڈ۔ جلد ہی ان کا پتہ چل جائے گا۔ اوور"...... ٹی مور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پتہ چل جائے گا۔ کیا مطلب نانسنس۔ تین گھنٹے ہو چکے ہیں۔ اب تک ان کا پتہ کیوں نہیں چلا۔ یہاں پارٹی مجھ سے بار بار رابطے کر رہی ہے۔ میں انہیں کیا جواب دوں۔ بولو۔ جواب دو مجھے"...... لارڈ نے گرجتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کوشش کر رہا ہوں لارڈ۔ اوور"...... لارڈ کی گرج سن کر ٹی مور نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ الفاظ سن سن کر میرے کان پک گئے ہیں۔ اگر لارا اور جیکب اگلے دس منٹ میں بی ڈی لے کر میرے سامنے نہ پہنچے تو ان کی جگہ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا نانسنس۔ اوور"۔ لارڈ نے اسی انداز میں کہا۔ لارڈ کی بات سن کر ٹی مور کا رنگ سیاہ ہو گیا۔

"دو۔ دو۔ دس منٹ۔ لل۔ لل۔ لیکن لارڈ۔ دس منٹ میں انہیں میں کہاں سے ڈھونڈ کر لاؤں گا اگر وہ دونوں اپنی مرضی سے بی ڈی لے کر نکل گئے ہوں تو۔ اوور"...... ٹی مور نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ لارا اور جیکب بی ڈی لے کر بھاگ گئے ہیں۔ اوور"...... لارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ۔ تین گھنٹے ہو گئے ہیں۔ وہ آپ تک نہیں پہنچے ہیں

تو اس کا یہی مطلب ہے کہ ان کی نیت میں فتور آ گیا ہے اور وہ بی ڈی لے کر فرار ہو گئے ہیں۔ اوور"۔ ٹی مور نے ہمت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اگر ایسا ہے تو لارا اور جیکب کو یہ غلطی بے حد بھاری پڑے گی۔ میرا مال ہضم کرنا ان کے لئے آسان نہیں ہو گا۔ اگر وہ واقعی بی ڈی لے کر غائب ہو گئے ہیں تو میں ان کی تلاش میں زمین آسمان ایک کر دوں گا۔ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں مجھ سے نہیں چھپ سکیں گے۔ میں انہیں پاتال سے بھی کھینچ نکالوں گا اور پھر ان کا انجام انتہائی بھیانک اور ہولناک ہو گا۔ اوور"...... لارڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس۔ یس لارڈ۔ اوور"۔ ٹی مور نے خوف بھرے لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے۔ ان دونوں کو اب میں خود ڈھونڈ لوں گا۔ بی ڈی کے لئے میری ایک پارٹی سے ڈیل ہوئی ہے۔ تم ایسا کرو کہ زیرو روم سے دوسرا بی ڈی لے آؤ اور اس بار بی ڈی تم خود لے کر آنا۔ اب میں تمہارے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ اوور"...... لارڈ نے کرخت لہجے میں کہا اور ٹی مور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر خوف اور دہشت کے تاثرات نمودار ہو گئے اور اس کا جسم کپکپانے لگا۔ وہی ہو گیا تھا جس کا اسے پہلے سے ہی خدشہ تھا۔

"س۔ س۔ سوری لارڈ۔ دوسرا بی ڈی بھی چوری ہو گیا

ہے۔ اوور"...... ٹی مور نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کی بات سن کر دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے انتہائی خونخوار بھیڑیا غرا رہا ہو۔

"تم ہوش میں تو ہو ٹی مور۔ جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو۔ نانسنس۔ اوور"...... لارڈ نے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ زیرو روم سے ایک بی ڈی چوری ہو گیا ہے۔ اوور"...... ٹی مور نے اسی طرح سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیسے چوری ہو گیا ہے نانسنس۔ کس نے چوری کیا ہے اور زیرو روم سے بی ڈی کیسے چوری کیا جا سکتا ہے۔ بولو۔ جواب دو۔ اوور"...... لارڈ نے بری طرح سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"بی ڈی، برائن نے چوری کیا ہے لارڈ۔ وہ زیرو روم کا انچارج تھا۔ سٹرانگ روم میں داخل ہونے اور وہاں ہر چیز خفیہ سیلوں میں رکھنے اور نکالنے کی ذمہ داری اس کی تھی۔ سٹرانگ روم کے تمام دروازے اور لاکرز دو چابیوں اور دو سپیشل کوڈز سے کھلتے ہیں۔ ایک چابی اور ایک سپیشل کوڈ میں لگاتا ہوں اور دوسری چابی اور سپیشل کوڈ برائن لگاتا تھا۔ دو روز قبل آپ نے مجھ سے پنک پرل منگوایا تو میں آپ کے حکم سے پرل لینے برائن کے ساتھ سٹرانگ روم میں داخل ہوا۔ ہم دونوں نے مل کر زیرو روم اور پھر سپیشل سیف کھول لیا۔ اس سیف میں پنک پرل کے ساتھ ایک بی ڈی

بھی موجود تھا۔ وہاں پنک پرل تو موجود تھا لیکن بی ڈی والا خانہ خالی تھا۔ میں نے برائن سے باز پرس کی تو اس نے یہ ماننے سے ہی انکار کر دیا کہ اس نے اس سیف میں بی ڈی دیکھا ہے۔ مجھے بھی اس بات پر حیرت تھی کہ زیرو روم کا دروازہ اور سپیشل سیف اکیلا برائن نہیں کھول سکتا۔ اس وقت مجھے آپ کو پنک پرل پہنچانے کی جلدی تھی اس لئے میں وہاں سے پنک پرل لے کر نکل گیا اور آپ کو پہنچا دیا۔ واپس آتے ہی میں نے برائن سے بی ڈی کے بارے میں پوچھ گچھ کی لیکن اس نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا کہ بی ڈی اس نے چوری کیا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ سٹرانگ روم میں جا کر ایک بار پھر چیکنگ کی۔ ہر سیف چیک کیا۔ وہاں ایک بی ڈی موجود تھا لیکن دوسرا غائب تھا۔ برائن اس معاملے میں اپنی بات پر بضد تھا کہ اس نے اس سیف میں بی ڈی نہیں دیکھا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا اور اس کھوج میں لگ گیا کہ آخر زیرو روم کے سپیشل سیف سے بی ڈی کیسے غائب ہو گیا ہے۔ میں نے اپنے ایک گروپ کو برائن کی نگرانی پر لگا دیا۔ برائن کی ایکٹیوٹیز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے واقعی اس معاملے میں اس کے ہاتھ صاف ہوں اور بی ڈی کے غائب ہونے میں اس کا کوئی ہاتھ نہ ہو لیکن آج وہ اپنے فلیٹ کی عقبی کھڑکی سے نکل گیا۔ اس کے فلیٹ کے عقب میں میرا ایک آدمی موجود تھا۔ برائن نے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ جس سے مجھے اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ بی ڈی چوری کرنے

میں یقینی طور پر برائن کا ہی ہاتھ ہے۔ میں نے پورے کاربن میں اس کی تلاش شروع کرا دی ہے۔ ابھی میں اس کی تلاش کرا ہی رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی اور آپ نے لارا کو میرے پاس بی ڈی لینے بھیج دیا۔ میں خوفزدہ ہو گیا۔ سیف میں دوسرا بی ڈی موجود تھا۔ میں نے وہی بی ڈی نکال کر لارا کو دے دیا۔ لیکن اب وہ بھی غائب ہو گئی ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے لارا، جیکب اور برائن تینوں بی ڈی کے لئے ایک ساتھ مل گئے ہیں اور ایک ساتھ فرار ہو گئے ہیں۔ اوور“...... ٹی مور نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”پہلا بی ڈی کب غائب ہوا تھا۔ اوور“...... لارڈ نے غراتے ہوئے پوچھا۔

”دو روز پہلے۔ اوور“...... ٹی مور نے کہا۔

”تو تم نے مجھے اس کے بارے میں خبر کیوں نہیں دی نانسنس۔ دو روز ہو گئے ہیں میرا اربوں ڈالرز کی مالیت کا بی ڈی چوری ہو گیا ہے اور تم نے یہ خبر اب تک چھپائے رکھی ہوئی ہے۔ کیوں۔ نانسنس۔ بولو۔ جواب دو۔ اوور“...... لارڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”یس۔ یس۔ سوری لارڈ۔ میرا شک برائن پر تھا اور چونکہ وہ میری نگرانی میں تھا اس لئے مجھے یقین تھا کہ میں اس سے بی ڈی واپس حاصل کر لوں گا لیکن......“ ٹی مور نے کہا۔

”اگر تمہیں شک تھا کہ سٹرانگ روم سے بی ڈی اسی نے چوری

کیا ہے تو تم نے اسے دو روز تک آزاد کیوں چھوڑا تھا۔ اسے پکڑ لیتے اور اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اگلواتے کہ اس نے بی ڈی کہاں غائب کیا ہے۔ اوور“...... لارڈ نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

”سوری لارڈ۔ برائن آپ کا خاص آدمی تھا۔ اسے آپ نے ہی سٹرانگ روم کا انچارج بنایا تھا اس لئے میں اس پر تشدد کرنے سے ہچکچا رہا تھا۔ میں نے اسے آپ کا خوف بھی دلایا تھا لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ میں اس کی آپ سے شکایت لگانے سے ڈر رہا تھا اور اسے پریشرائزڈ کر رہا تھا کہ وہ بی ڈی کے بارے میں خود ہی بتا دے۔ اوور“...... ٹی مور نے کہا۔

”اوہ۔ نانسنس۔ یہ تم نے کیا کیا۔ اتنا سب کچھ ہو گیا اور تم نے مجھے کچھ بتایا ہی نہیں۔ میرا اربوں ڈالرز کا نقصان ہو گیا ہے۔ ایک بی ڈی لے کر برائن نکل گیا ہے اور دوسرا لارا اور جیکب۔ اب میں اس پارٹی کو کیا جواب دوں گا۔ بولو۔ جواب دو مجھے۔ نانسنس۔ اوور“...... لارڈ نے حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہا۔

”میں ان تینوں کی تلاش میں لگا ہوا ہوں لارڈ۔ وہ ابھی کاربن سے نہیں نکلے ہوں گے۔ میں جلد ہی ان کا سراغ لگا لوں گا۔ آپ مجھے دو دن کا وقت دے دیں۔ میں برائن کے ساتھ لارا اور جیکب کو بھی لا کر میں آپ کے قدموں میں ڈال دوں گا۔ اوور“...... ٹی مور نے کہا۔

''جو کرنا ہے جلدی کرو۔ انہیں کسی بھی صورت میں کاربن سے بی ڈی لے کر نہیں نکلنا چاہئے۔ کاربن میں اپنی پوری فورس پھیلا دو اور انہیں ہر جگہ تلاش کرو۔ میں تمہیں زیادہ سے زیادہ ایک دن کی مہلت دے سکتا ہوں۔ کل تک لارا، جیکب اور برائن بی ڈی سمیت تم میرے سامنے نہ لائے تو میں ان کے حصے کی سزا تمہیں دوں گا۔ تم اگر اپنے بھیانک انجام سے بچنا چاہتے ہو تو انہیں ہر حال میں تلاش کرو۔ ہر حال میں۔ سمجھے تم۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے لارڈ نے انتہائی غصیلے انداز میں چیخ کر کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی ٹی مور نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے میز پر رکھ کر یوں گہرے گہرے سانس لینے لگا جیسے میلوں دوڑ لگا کر آیا ہو۔ کمرے میں اے سی چل رہا تھا لیکن اس کے باوجود ٹی مور کا سارا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔ خوف سے اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا اور اس کے جسم میں کپکپاہٹ طاری تھی۔

''اب مجھے کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ اگر کل تک وہ تینوں اور بلیک ڈائمنڈز نہ ملے تو لارڈ واقعی مجھے ہلاک کر دے گا۔ مجھے اپنی جان بچانے کے لئے لارا، جیکب اور برائن کو زمین کی گہرائیوں سے بھی نکال کر لانا ہو گا۔ ہر قیمت پر''...... ٹی مور نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا سیل فون اٹھایا اور میز کے پیچھے سے نکل کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں کار ڈرائیو کرتا ہوا نواحی قصبے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کار کی عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں خاموش تھے۔ عمران چونکہ نارمل رفتار سے کار چلا رہا تھا اس لئے دونوں کے چہرے بگڑے ہوئے تھے۔

چونکہ یہ سڑک دارالحکومت سے دوسرے شہروں سے ملانے والی اہم شاہراہ تھی اس لئے سڑک پر خاصی ٹریفک تھی۔ عمران جس قصبے میں جا رہا تھا اس کا نام تارن تھا۔ عمران تارن میں رہنے والے ایک ریٹائرڈ فوجی کرنل سے ملنے جا رہا تھا جسے وہ انکل ہاشم کہتا تھا۔ وہ اسے انکل اس لئے کہتا تھا کہ سر عبدالرحمن اور کرنل ہاشم گہرے دوست تھے۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد کرنل ہاشم اپنے آبائی قصبے میں جاگیرداری میں مصروف ہو گئے تھے لیکن اس کے باوجود ان کے سر عبدالرحمن سے گہرے روابط تھے۔ وہ اکثر اپنے

بچوں سمیت سر عبدالرحمٰن سے ملنے آتے رہتے تھے اور خوشی غمی کے
موقع پر سر عبدالرحمٰن بھی عمران کی اماں بی کے ہمراہ تارن جاتے
رہتے تھے۔ عمران بھی چونکہ وہاں جاتا رہتا تھا اس لئے وہ کرنل
ہاشم سے بخوبی واقف تھا۔

کرنل ہاشم کی صحت کافی اچھی تھی۔ وہ اس عمر میں بھی ورزش
کرتے تھے اور پھر قصبے کی کھلی آب و ہوا نے ان کی صحت قابل
رشک بنا دی تھی۔ کرنل ہاشم اپنی بڑی مونچھوں اور گنجے سر کی وجہ
سے خاصے مشہور تھے۔ فوج میں رہنے کی وجہ سے ان کے چہرے پر
سختی جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ پہلی نظر میں انہیں
دیکھنے والا انہیں خوفناک مجرم سمجھ کر خوف کھانے لگتا تھا لیکن کرنل
ہاشم طبیعت کے بے حد نرم تھے۔ ان کی دو بیٹیاں تھیں جو شادی
شدہ تھیں اور فرانس میں مقیم تھیں۔ قصبے میں کرنل ہاشم اور ان کی
اہلیہ رہتی تھیں۔ کرنل ہاشم کی اہلیہ بے حد بھاری بھرکم تھیں جو انسان
کم اور دیوزادی زیادہ لگتی تھیں لیکن وہ بھی کرنل ہاشم کی طرح شفیق
اور نرم دل خاتون تھیں جو عمران کو اپنے بیٹوں کی طرح پیار کرتی
تھیں اور عمران انہیں آنٹی کہتا تھا۔

کرنل ہاشم نے سر عبدالرحمٰن کو فون کر کے کہا تھا کہ وہ ان دنوں
بے حد پریشان ہیں کیونکہ ان کی اہلیہ پانچ روز پہلے اپنے کمرے
سے پراسرار طور پر غائب ہو گئی ہیں۔ وہ کمرے میں اکیلی تھیں۔
ان کا کمرہ اندر سے بند تھا۔ دروازے کو اندر سے لاک لگا ہوا تھا

اور کمرے کی تمام کھڑکیاں اندر سے بند تھیں۔ کرنل ہاشم نے صبح
جب انہیں جگانے کے لئے دروازے پر دستک دی تو ان کی اہلیہ
نے نہ تو انہیں کوئی جواب دیا تھا اور نہ ہی دروازہ کھولا تھا۔ جب
کافی دیر گزر گئی اور کرنل ہاشم کو اندر سے کوئی جواب نہ ملا تو انہیں
فکر لاحق ہوئی۔ ان کے کہنے پر ملازموں نے کمرے کا دروازہ توڑ
دیا۔ جب کرنل ہاشم اندر داخل ہوئے تو کمرہ خالی تھا۔ کمرے میں
ان کی بیگم موجود نہ تھیں۔ کرنل ہاشم اور ان کے ملازموں نے ساری
کوٹھی چھان ماری لیکن بیگم ہاشم کا کچھ پتہ نہ چلا۔ کرنل ہاشم نے
قصبے میں بھی ہر جگہ اپنی بیگم کو تلاش کرایا تھا۔

انہوں نے علاقہ کے پولیس سے بھی مدد لی تھی لیکن پانچ روز
گزرنے کے باوجود وہ بھی ان کی اہلیہ کا کوئی سراغ نہ لگا سکے
تھے۔ اپنی بیگم کے اس طرح حیرت انگیز اور پراسرار طور پر غائب
ہو جانے کا کرنل ہاشم کو بے حد رنج تھا۔ اسی لئے انہوں نے
خصوصی طور پر سر عبدالرحمٰن کو فون کیا تھا کہ اس سلسلے میں وہ ان کی
مدد کریں۔ کرنل ہاشم نے سر عبدالرحمٰن سے کہا تھا کہ وہ عمران کو اس
کے پاس بھیج دیں کیونکہ ان کے مطابق عمران اپنی بے پناہ ذہانت
کی وجہ سے ان کی اہلیہ کا آسانی سے سراغ لگا سکتا تھا۔ سر عبدالرحمٰن
نے کرنل ہاشم کو یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ بے پناہ ذہانت تو
ایک طرف عمران میں ذہانت نام کی کوئی چیز سرے سے ہی موجود
نہیں تھی لیکن کرنل ہاشم، سوپر فیاض کی وجہ سے عمران کے متعلق کافی

جانتے تھے۔ وہ سر عبدالرحمٰن کے ساتھ ساتھ سوپر فیاض کے بھی دوست تھے۔ اس لئے وہ اپنی بات پر بضد رہے تو سر عبدالرحمٰن نے تنگ آ کر انہیں براہ راست عمران کے فلیٹ کا فون نمبر دے دیا۔
کرنل ہاشم نے عمران کو فون کیا پہلے تو عمران حسب معمول ہنسی مذاق کرتا رہا لیکن جب اسے پتہ چلا کہ اس کی آنٹی کئی روز سے لاپتہ ہیں تو وہ سنجیدہ ہو گیا اور ان دنوں چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا اس لئے عمران نے بیگم ہاشم کو تلاش کرنے کے لئے تاران آنے کا وعدہ کر لیا۔ چنانچہ اس وقت عمران، جوزف اور جوانا کو ساتھ لئے تاران کی جانب بڑھا جا رہا تھا۔

جوزف اور جوانا کو اس نے اس لئے ساتھ لیا تھا تاکہ انہیں رانا ہاؤس سے باہر نکلنے کا موقع مل سکے۔ تاران لے جانے سے پہلے اس نے ان دونوں کو بیگم ہاشم کے غائب ہونے کے بارے میں ساری بات بتا دی تھی اور جوزف نے تو فوراً کہہ دیا تھا کہ بند کمرے سے عمران کی آنٹی کے غائب ہونے کے پیچھے شانگل دیوتا کا ہاتھ ہے اور شانگل دیوتا کو خوش کئے بغیر عمران اپنی آنٹی کو تلاش نہیں کر سکے گا۔ جب عمران نے اس سے پوچھا کہ وہ شانگل دیوتا کو خوش کرنے کے لئے کیا کرے تو جوزف نے اسے عجیب تفصیل بتائی۔ اس نے کہا کہ شانگل دیوتا نے عمران کی آنٹی کو افریقہ کے انتہائی خوفناک دلدلی علاقے میں موجود ایک دلدل کی تہہ میں موجود اپنے قدیم معبد میں قید کر رکھا ہے۔ جہاں عمران کی آنٹی کی

حفاظت سیاہ ناگ کرتے ہیں اور ان ناگوں کو ہلاک کئے بغیر کوئی شانگل دیوتا کے معبد تک نہیں جا سکتا۔ اس نے کہا کہ اگر عمران اپنی آنٹی کو شانگل دیوتا کی قید سے رہائی دلانا چاہتا ہے تو آنٹی کے شوہر کو ایک ہزار سال پرانا کنواں تلاش کر کے تین دن اور تین راتیں تنہا اور بھوکا پیاسا اس کنویں کے اندر رہنا ہو گا۔

تین دن اور تین راتیں گزرنے کے بعد شانگل دیوتا کا ایک نمائندہ کرنل ہاشم کے پاس آئے گا۔ کرنل ہاشم کو اسے کسی جانور کے خون کا ایک پیالہ بھر کر دینا ہو گا تو وہ اس کی ایک خواہش پوری کرنے پر راضی ہو جائے گا اور کرنل ہاشم اس سے اپنی بیوی کی بازیابی کی خواہش کر سکتا ہے جسے پوری کرنا شانگل دیوتا کے نمائندے کا فرض ہو گا۔ عمران نے جوزف سے کہا کہ یہ بات وہ کرنل ہاشم سے خود کہے اور اسے ہزار سال پرانا کنواں تلاش کرنے اور اس میں تین دن اور تین راتیں گزارنے پر بھی خود ہی آمادہ کرے تو جوزف نے کہا تھا کہ وہ کرنل ہاشم کو یہ سب کرنے کے لئے آمادہ کر لے گا۔ جوانا کا خیال جوزف کے برعکس تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اپنی بیوی کو غائب کرنے میں کرنل ہاشم کا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی بیوی سے چھٹکارہ پانے یا پھر دوسری شادی کرنے کے لئے یہ سارا کھیل کھیل رہا ہے۔ جس پر عمران ہنس کر خاموش ہو گیا تھا۔

"باس۔ آپ جس رفتار سے کار چلا رہے ہیں۔ اس رفتار سے

تو بیل گاڑیاں بھی نہیں چلتیں"...... جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر۔ تم واقعی بے حد دھیمی رفتار سے ڈرائیونگ کر رہے ہو۔ اس کار کی رفتار سے زیادہ رفتار تو گدھا گاڑی کی ہوتی ہے"۔ جوانا نے جوزف کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں رفتار کم معلوم ہو رہی ہے تو آؤ خود چلا لو کار۔ اسی بہانے میں بھی تھوڑی دیر آرام کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کار سڑک کے کنارے کی طرف کر کے روک دی۔

"ٹھیک ہے ماسٹر۔ میں چلاتا ہوں کار"...... جوانا نے کہا اور اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر کار سے اتر آیا۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ سے ہٹ کر سائیڈ سیٹ پر آ گیا۔ جوانا فرنٹ سے گھومتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور دوسرے لمحے کار اس طرح زور دار جھٹکے سے آگے کو بڑھی جیسے توپ کے دہانے سے گولا نکلتا ہے۔

"ارے ارے۔ یہ کیا ہے۔ یہ تم سڑک پر کار چلا رہے ہو یا آسمان میں راکٹ اڑا رہے ہو"...... عمران نے جھٹکا کھا کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ماسٹر۔ میں تو ابھی انتہائی سلو سپیڈ سے ڈرائیونگ کر رہا ہوں"...... جوانا نے سٹیئرنگ کو مسلسل دائیں بائیں تیزی سے گھماتے ہوئے جواب دیا۔

"بندۂ خدا۔ اگر تمہیں مرحوم و مغفور ہونے کی جلدی ہے تو میرا تو کچھ خیال کرو۔ مجھے ابھی کوئی جلدی نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ کار سڑک پر واقعی اس طرح دوڑ رہی تھی جیسے کسی نے ایکسیلیٹر پر بھاری چٹان رکھ دی ہو اور کار کے انجن سے نکلنے والی غراہٹ نما خوفناک آوازوں کی وجہ سے سڑک پر موجود ٹریفک خود بخود اس طرح چھٹتی چلی جا رہی تھی جیسے کوئی دیو سڑک پر موجود کاروں کو اٹھا اٹھا کر سائیڈ پر کرتا جا رہا ہو۔ جوانا کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا سڑک صاف ہوتے دیکھ کر وہ مسلسل سپیڈ میں اضافہ کرتا جا رہا تھا۔

ایک موڑ آتے ہی کار اس قدر تیزی سے گھومی کہ اس کی ایک سائیڈ کے پہیے ہوا میں اٹھ گئے لیکن کار الٹی نہیں اور موڑ گھومتے ہی دوبارہ ایک جھٹکے سے سڑک پر گر کر اسی رفتار سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ یہ سڑک بائی پاس تھی جو دور تک خالی دکھائی دے رہی تھی اس لئے جوانا نے اب سٹیئرنگ کو حرکت دینی بند کر دی تھی جبکہ کار کی رفتار میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔

"خدا کی پناہ۔ اب تو مجھے واقعی ایسا لگنے لگا ہے جیسے میں کار کی بجائے راکٹ میں خلاؤں میں اڑتا چلا جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ جس رفتار سے جوانا کار چلا رہا ہے اس سے زیادہ تیز تو افریقہ کے جنگلوں میں کچھوے چلتے ہیں"...... جوزف نے منہ

بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی ہی بات جوانا نے بھی ایک بار کی تھی جب تم کار چلا رہے تھے۔ اس نے کہا تھا کہ جس رفتار سے جوزف کار چلا رہا ہے اس سے زیادہ تیز تو ایکریمیا میں بچے کار چلاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کروں ماسٹر۔ یہاں کی تو کاریں ہی ناکارہ ہیں۔ اب دیکھو یہ فور سلنڈر کار ہے اور پھر بھی اس کا انجن چنگھاڑ رہا ہے"۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اگر بارہ سلنڈر کی بھی کار لے دی جائے تب بھی تمہاری رفتار میں کوئی فرق نہیں پڑے گا جبکہ مجھے اگر آٹھ سلنڈر کی کار مل جائے تو میں اس کی رفتار راکٹ سے بھی تیز کر سکتا ہوں"۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو دیکھو اب میں اس فور سلنڈر کار کو کیسے ہوا میں اڑاتا ہوں"...... جوانا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایکسیلیٹر پر پیر کا دباؤ بڑھا دیا۔ کار کو ایک بار پھر جھٹکا لگا۔ ایک لمحے کے لئے کار کے اگلے ٹائر ہوا میں اٹھے اور پھر جیسے ہی ٹائر دوبارہ سڑک سے لگے کار واقعی سڑک پر یوں دوڑنے لگی جیسے کار میں جیٹ جہاز کے انجن لگ گئے ہوں اور وہ رن وے پر پرواز کے لئے برق رفتاری سے دوڑتی چلی جا رہی ہو۔ عمران نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

"ماسٹر۔ کرنل ہاشم کی ساری زمین جائیداد اپنی ہے یا ان کی بیگم کی ہیں"...... جوانا نے اچانک کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"زیادہ ان کی بیگم کی ہیں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کچھ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے ماسٹر۔ ساری بات صاف ہو گئی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"کیا صاف ہو گئی"...... عمران نے کہا۔

"میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ سب کچھ کرنل ہاشم کا کیا دھرا ہے۔ کرنل ہاشم نے ساری جائیداد ہتھیانے کے لئے ہی اپنی بیوی کو غائب کرایا ہے"...... جوانا نے کہا

"تم کرنل ہاشم کو نہیں جانتے۔ وہ ایسے انسان نہیں ہیں۔ میں ان سے ملا ہوا ہوں۔ یہ شانگل دیوتا کا چکر ہے۔ اس نے ہی بیگم ہاشم کو غائب کیا ہے"...... جوزف نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ شانگل دیوتا کو کیا ضرورت تھی جو اس نے کرنل ہاشم کی بیوی کو اغوا کیا ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شانگل دیوتا موٹی اور ادھیڑ عمر عورتوں کو پسند کرتا ہے وہ انہیں اپنے معبد میں لے جا کر انہیں اپنی کنیزیں بناتا ہے۔ آنٹی موٹی بھی ہیں اور ادھیڑ عمر بھی اس لئے شانگل دیوتا نے انہیں اٹھا لیا ہو گا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"بس بس۔ بڑے بوڑھے کہتے ہیں کہ سفر میں ہمیشہ اچھی اچھی باتیں کرنی چاہئیں ورنہ بدروحیں چمٹ جاتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"بدروحیں۔ کیا مطلب"...... جوانا نے چونک کر کہا۔

"مطلب کا تو مجھے پتہ نہیں اسی لئے میں تمہارے ساتھ اگلی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا جبکہ جوزف خاموش تھا۔

"باس ٹھیک کہہ رہا ہے۔ بدروحوں سے دور رہنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ وچ ڈاکٹر کشولی اسی لئے اپنے گلے میں زرد پھولوں کی مالا پہنتا تھا تاکہ بدروحیں اس کے قریب نہ آ سکیں"...... جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

تھوڑی دیر کی انتہائی تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد عمران کے کہنے پر جوانا نے کار کی رفتار دھیمی کر لی اور ایک بائی روڈ کی طرف مڑ گیا اور پھر تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ تارن قصبے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک دیہاتی طرز کا قصبہ تھا جس میں پختہ اور کچے ملے جلے مکانات موجود تھے۔ جوانا قصبہ کراس کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا کیونکہ کرنل ہاشم کی حویلی قصبے سے کافی دور ہٹ کر بنی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک عظیم الشان اور جدید طرز کی بنی ہوئی حویلی کے کھلے ہوئے گیٹ میں داخل ہو گئی اور جوانا نے ایک

وسیع برآمدے میں کار لے جا کر روک دی۔ یہاں تین جیپیں اور ایک جدید اور نئے ماڈل کی کار پہلے سے ہی موجود تھی۔

وہ تینوں کار سے اترے تو ایک خوش پوش ادھیڑ عمر آدمی نے آگے بڑھ کر عمران کا استقبال کیا اور انہیں خوبصورت انداز میں سجے ہوئے ڈرائینگ روم میں لا کر بٹھا دیا۔ ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ اسی لمحے عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر جوزف اور جوانا بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ دروازے سے ایک دراز قد آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ یہ کرنل ہاشم تھے۔ ان کی بڑی بڑی مونچھیں لہرا رہی تھیں اور گنجے سر سے واقعی وہ کوئی پہلوان یا بدمعاش ٹائپ کے آدمی دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے چہرے پر اداسی اور غم کے تاثرات واضح طور پر دکھائی دے رہے تھے اور ان کی آنکھوں کے گرد حلقے سے بنے ہوئے تھے جو اس بات کا ثبوت تھے کہ وہ پچھلی کئی راتوں سے جاگ رہے تھے۔ ان کی آنکھوں میں سرخی بھی نمایاں تھی۔

"السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ انکل ہاشم"...... عمران نے بڑے خشوع و خضوع سے انکل ہاشم کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ۔ تم آ گئے عمران بیٹا"...... کرنل ہاشم نے عمران کے مکمل سلام کا مکمل جواب دیتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر عمران سے بغلگیر ہو گئے۔

"بیٹھو"...... کرنل ہاشم نے عمران سے الگ ہو کر کہا تو عمران

اثبات میں سر ہلا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں۔ جوزف اور جوانا"...... عمران نے کرنل ہاشم سے جوزف اور جوانا کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو کرنل ہاشم نے ان دونوں سے بھی باری باری مصافحہ کیا۔ وہ ان دونوں کے ڈیل ڈول کو قابل رشک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ کرنل ہاشم ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے ایک ملازم مشروب کے بڑے بڑے گلاس ٹرے میں رکھے اندر آ گیا اس نے ایک ایک کر کے مشروب انہیں پیش کیا۔

"ہاں انکل۔ اب بتائیں۔ آنٹی کب اور کیسے غائب ہوئی تھیں"...... عمران نے مشروب کا سپ لیتے ہوئے کرنل ہاشم کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اسے غائب ہوئے پانچ دن ہو چکے ہیں عمران بیٹا"۔ کرنل ہاشم نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"پانچ دن اور ابھی تک آپ ان کے بغیر سانس لے رہے ہیں"...... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا تو کرنل ہاشم چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا پھر ان کے ہونٹوں پر دبی دبی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"ہاں۔ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری آنٹی کے بغیر ایک منٹ بھی نہیں رہ سکتا اور سچ بھی یہی ہے کہ اس کے ہونے سے ہی میری سانس چلتی تھی۔ اب تک یہ سانس رک جانی چاہئے تھی لیکن شاید یہ

امید باقی ہے کہ آج نہیں تو کل وہ یہاں واپس آ جائے گی"۔ کرنل ہاشم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تفصیل بتائیں"...... عمران نے کہا۔

"پانچ روز پہلے میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں شہر گیا ہوا تھا۔ تمہاری آنٹی اکیلی تھی۔ وہ ہمیشہ اندر سے دروازے اور کھڑکیاں لاکڈ کر کے سونے کی عادی تھی۔ اگلی صبح میں جلد ہی واپس آ گیا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ میں نے دروازے پر دستک دی لیکن اندر سے کوئی جواب نہ ملا حالانکہ تمہاری آنٹی کی نیند بے حد کچی ہے۔ وہ ہلکی سی آواز بھی سن کر فوراً جاگ جاتی تھی۔ بہرحال میں نے متعدد بار دستک دی۔ یہاں تک کہ جواب نہ ملنے پر مجھے زور زور سے دروازہ دھڑدھڑانا پڑا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ مل رہا تھا۔ دروازہ دھڑدھڑانے کی آوازیں سن کر ملازم میرے پاس آ گئے۔ وہ بھی حیران تھے کہ آخر بیگم صاحبہ دروازہ کیوں نہیں کھول رہیں۔ میرے کہنے پر ملازمین نے کمرے کی کھڑکیاں چیک کیں تو وہ بھی بند تھیں۔ جب کافی وقت گزر گیا اور بیگم نے کوئی جواب نہ دیا تو مجھے فکر لاحق ہوئی تو میں نے ملازمین کے ساتھ مل کر کمرے کا دروازہ توڑ دیا اور جب میں اندر داخل ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بیگم کمرے میں موجود نہ تھی۔ خالی کمرہ دیکھ کر میرے تو ہوش ہی اڑ گئے تھے۔ میں نے سارا کمرہ چھان مارا پھر ساری حویلی اور جہاں جہاں ممکن ہو سکتا تھا بیگم کو تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن لا

حاصل۔ نجانے وہ بند کمرے سے کہاں اور کیسے غائب ہو گئی تھی"۔ کرنل ہاشم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ کنفرم ہے کہ وہ اس رات اپنے کمرے میں ہی تھیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ رات کو بیگم ایک گلاس دودھ ضرور پیتی ہے اور انہیں دودھ کا گلاس ہمارا سب سے پرانا اور بوڑھا ملازم رحمت بابا دیتے جاتا ہے۔ رحمت بابا جب دودھ کا گلاس لے کر گیا تھا تو وہ اندر ہی موجود تھی"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"اس کے بعد کون گیا تھا آنٹی کے کمرے میں"...... عمران نے پوچھا۔

"کوئی نہیں۔ دودھ کا گلاس لینے کے بعد بیگم اٹھ کر کمرے کا دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر لیتی تھی"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ رحمت بابا نے جب انہیں دودھ کا گلاس دیا ہو تو ان کے سامنے آنٹی نے دروازہ اندر سے بند کر دیا ہو اور کچھ دیر بعد وہ کمرے سے نکل آئی ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر تمہاری آنٹی کو کہیں جانا ہوتا ہے تو وہ فون کر کے مجھے بتا دیتی ہیں۔ اگر میرا فون نہ ملے تو وہ گھر کے ملازمین کو ضرور بتا دیتی ہیں کہ وہ کہاں جا رہی ہیں اور پھر عمران بیٹے تم خود ہی سوچو کہ اگر تمہاری آنٹی کہیں گئی بھی ہوتی تو

ان کا کمرہ اندر سے لاکڈ کیسے ہوتا اور وہ تمام کھڑکیاں۔ وہ بھی تو اندر سے بند تھیں"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"کیا کمرے میں کوئی خفیہ راستہ بھی ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔ اس حویلی میں تہہ خانہ بھی نہیں ہے پھر خفیہ راستے کے ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے یہ حویلی آپ نے خود نہیں بنائی تھی بلکہ آپ نے بنی بنائی کسی سے لی تھی۔ کیا یہ سچ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ حویلی میں نے اس علاقے کے ایک جاگیردار سے خریدی تھی۔ وہ اپنا سب کچھ فروخت کر کے اپنے بیوی بچوں سمیت ایکریمیا شفٹ ہو گیا تھا"...... کرنل ہاشم نے جواب دیا۔

"کیا نام تھا اس جاگیردار کا"...... عمران نے پوچھا۔

"چوہدری نواز عالم"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"کب خریدی تھی آپ نے ان سے حویلی"...... عمران نے پوچھا۔

"دس برس تو ہو گئے ہوں گے"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"جبکہ یہ حویلی خاصی پرانی معلوم ہو رہی ہے چالیس پچاس سال پہلے تو بنائی گئی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اتنی پرانی تو ہے لیکن میں نے یہاں نئے سرے سے

کنسٹرکشن بھی کرائی تھی"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"کیا پوری حویلی گرا کر اس کی جگہ نئی تعمیر کرائی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ جو حصے سالخوردہ ہو گئے تھے وہ یا پھر کچھ فنشنگ کا کام وغیرہ"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"تب پھر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس حویلی میں کوئی تہہ خانہ نہیں یا کوئی خفیہ راستہ نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"جب میں نے چوہدری نواز عالم سے یہ حویلی خریدی تھی تو اس نے مجھے اس حویلی کے بارے میں ہر بات تفصیل سے بتا دی تھی۔ اگر کوئی تہہ خانہ یا کوئی خفیہ راستہ ہوتا تو وہ مجھے اس کے بارے میں ضرور بتا دیتے"...... کرنل ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ بھول گئے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن نہیں۔ میں نے خود بھی ان سے تہہ خانے اور خفیہ راستوں کے بارے میں پوچھا تھا لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا تھا کہ حویلی میں نہ تو کوئی خفیہ راستہ ہے اور نہ کوئی تہہ خانہ"...... کرنل ہاشم نے جواب دیا۔

"آپ نے خود بھی سرچ کرنے کی کوشش کی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے فوجی آدمی ہوں۔ جب تک پوری تسلی نہ ہو جائے

میں مطمئن کیسے ہو سکتا ہوں۔ لیکن تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"میں یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ بند کمرے سے آنٹی خود بخود کیسے غائب ہو سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس بات نے مجھے بھی بری طرح سے الجھایا ہوا ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ ایسا کیسے ممکن ہے"...... کرنل ہاشم نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھی کا کہنا ہے کہ آنٹی کو بند کمرے سے کوئی جن اٹھا کر لے گیا ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل ہاشم بری طرح سے چونک پڑا۔

"جن۔ کیا مطلب"...... کرنل ہاشم نے حیران ہو کر کہا۔

"کیوں آپ کو جنات کا نہیں پتہ"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"پتہ ہے لیکن جنات کا میری بیگم سے کیا تعلق"...... کرنل ہاشم نے منہ بنا کر کہا۔

"کوئی ایسا جن بھی تو ہو سکتا ہے جس کا آنٹی سے بہت قریبی تعلق ہو۔ وہ جن جو سر سے گنجا ہو اور جس کی بڑی بڑی مونچھیں بھی ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کرنل ہاشم نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا پھر ان کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"تو تم یہ سمجھ رہے ہو کہ بیگم کے غائب ہونے میں میرا ہاتھ ہے"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے ایسا تو نہیں کہا۔ یہ بتائیں کی آپ کی عمر کتنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمر۔ کیا مطلب"...... کرنل ہاشم نے ایک بار پھر چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ایج کیا ہے جناب"...... عمران نے کہا۔

"یہی کوئی ساٹھ سال۔ لیکن تم میری عمر کیوں پوچھ رہے ہو"۔ کرنل ہاشم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پھر آپ واقعی جن نہیں ہو سکتے کیونکہ میں نے سنا ہے کہ جنوں کی عمریں ہزاروں سال ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا تو اس بار کرنل ہاشم بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران بیٹے۔ حد ادب میں رہو"...... کرنل ہاشم نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کریں انکل۔ آنٹی کی غیر موجودگی میں ادب کی حد کافی وسیع ہو چکی ہے"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل ہاشم غمزدہ ہونے کے باوجود کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تم واقعی شیطان ہو"...... کرنل ہاشم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کا ہی بھتیجا ہوں"...... عمران نے کہا تو کرنل ہاشم ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تم تھکے ہوئے ہو گے اس لئے میں تمہیں تمہارے کمرے دکھا دیتا ہوں۔ آرام کر لو پھر رات کے کھانے پر باتیں ہوں گی"۔ کرنل ہاشم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں سارے راستے آرام ہی کرتا آیا ہوں"...... عمران نے کہا تو کرنل ہاشم اٹھتے اٹھتے پھر بیٹھ گئے۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"آپ مجھے ایک نظر وہ کمرہ دکھا دیں جہاں سے آنٹی غائب ہوئی ہیں یا انہیں غائب کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل ہاشم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے مشروب کا گلاس خالی کیا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو جوزف اور جوانا بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"تم دونوں یہیں رکو۔ میں ابھی آتا ہوں"...... عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران، کرنل ہاشم کے ساتھ باہر آیا اور پھر کرنل ہاشم اسے لے کر اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گئے۔ بیڈ روم خاصا وسیع تھا اور کرنل ہاشم کی بیگم جو نفاست پسند خاتون تھی انہوں نے کمرہ انتہائی نفیس انداز میں سجایا ہوا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک بڑا بیڈ پڑا تھا۔ بیڈ کے دائیں طرف ایک منی ریفریجریٹر رکھا ہوا تھا جبکہ بائیں طرف ایک تپائی تھی۔ بیڈ کے سامنے دیوار پر چالیس انچ کی جدید ایل ای ڈی آویزاں تھی۔

دائیں دیوار کے پاس صوفے اور کرسیاں موجود تھیں اور زمین پر خوبصورت اور دبیز قالین بچھا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ کمرے میں قابل ذکر سامان موجود نہ تھا۔ عمران کمرے میں داخل ہوا اور غور سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"لگتا ہے جب سے آنٹی غائب ہوئی ہیں۔ آپ اس کمرے میں نہیں آئے ہیں"...... عمران نے کمرے کے فرش پر دھول مٹی دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کمرے میں آنے کو نجانے کیوں دل ہی نہیں کرتا۔ میں دوسرے بیڈ روم میں سوتا ہوں"...... کرنل ہاشم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تب تو آپ پر سکون نیند سوتے ہوں گے۔ بیگمات ہی ہیں جو شوہروں کو سکون سے سونے نہیں دیتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ ایسا ممکن ہو سکتا ہے"...... کرنل ہاشم نے اداسی بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ آپ تو سنجیدہ ہو گئے۔ میں تو مذاق کر رہا تھا"...... عمران نے انہیں سنجیدہ دیکھ کر جلدی سے کہا۔

"کیا اندازہ لگایا تم نے"...... کرنل ہاشم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ آپ واقعی اپنی بیگم کے لئے بہت فکر مند ہیں"۔ عمران

نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ تمہیں کیا لگتا ہے اس کمرے سے بیگم کیسے غائب ہو سکتی ہے"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"سلیمانی چادر اوڑھ کر"...... عمران نے جواب دیا۔

"سلیمانی چادر۔ کیا مطلب"...... کرنل ہاشم نے چونک کر کہا۔

"آپ کو سلیمانی چادر کا نہیں پتہ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں"...... کرنل ہاشم نے کہا۔

"پرانے زمانے میں عمرو عیار نامی ایک انسان ہوا کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک تھیلا تھا جسے وہ زنبیل کہتا تھا۔ اس کی زنبیل میں بے شمار کراماتی چیزیں تھیں جنہیں وہ جنات، دیوؤں، جادوگروں اور جادوگرنیوں کے خلاف استعمال کرتا تھا۔ اس زنبیل میں ایک سلیمانی چادر بھی تھی جسے وہ کاندھوں پر اوڑھ کر غائب ہو جاتا تھا۔ وہ سب کو دیکھ سکتا تھا لیکن اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ آنٹی کو کہیں سے عمرو عیار کی سلیمانی چادر مل گئی ہو اور وہ آپ کو تنگ کرنے کے لئے جان بوجھ کر غائب ہو گئی ہوں"...... عمران کی زبان چل پڑی تو کرنل ہاشم ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔

"میرے خیال میں تمہیں اکیلا چھوڑ دینا چاہئے تاکہ تم تسلی اور پوری توجہ سے کمرے کا جائزہ لے سکو"...... کرنل ہاشم نے کہا اور پھر وہ مڑے اور تیز تیز چلتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"میرے دونوں ساتھیوں کو یہاں بھیج دیں۔ ان میں سونگھنے اور سوچنے کی کافی صلاحیت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ کمرے کا جائزہ لے کر بتا سکیں کہ آنٹی یہاں سے کیسے اور کہاں غائب ہوئی ہیں"۔ عمران نے کہا تو کرنل ہاشم نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا پھر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد عمران کمرے کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لینے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک ملازم جوزف اور جوانا کو لے کر وہاں آ گیا۔

"آپ نے ہمیں بلایا تھا ماسٹر"...... جوانا نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔

"ہاں۔ آنٹی اسی کمرے میں موجود تھیں اور یہیں سے غائب ہوئی ہیں۔ اب تم دونوں اپنے اپنے دماغ لڑاؤ اور غور کرو کہ آنٹی اس بند کمرے سے کیسے غائب ہو سکتی ہیں۔ وہ بھی اس صورت میں کہ کمرہ اندر سے مکمل طور پر بند تھا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو وہ چونک کر چاروں طرف دیکھنے لگے۔

"باس۔ کیا میں کمرے کی چیزوں کو چھو کر چیک کر سکتا ہوں"۔ جوزف نے پوچھا۔

"جو چاہے کرو لیکن مجھے پتہ چلنا چاہئے کہ یہاں ہوا کیا تھا اور یہ بات تم دونوں میں سے کوئی ایک بھی بتا سکتا ہے"...... عمران نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور پھر وہ کمرے میں ہر طرف چکرانے لگا۔ جوزف کچھ دیر ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ آگے بڑھا اور کمرے میں موجود چیزوں کو اٹھا اٹھا کر انہیں نہ صرف غور سے دیکھنے لگا بلکہ انہیں سونگھ بھی رہا تھا۔ عمران چند لمحے انہیں دیکھتا رہا پھر وہ مڑ کر کمرے سے نکل کر باہر آ گیا۔ باہر ایک ملازم کھڑا تھا جو جوزف اور جوانا کو یہاں لایا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اللہ داد جناب"...... ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کب سے یہاں کام کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"دو سال سے یہاں ہوں جناب"...... اللہ داد نے جواب دیا۔

"جس روز کمرے سے بیگم صاحبہ غائب ہوئی تھیں اس روز تم کہاں تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں یہیں تھا جناب۔ حویلی کے پیچھے اپنے کوارٹر میں"۔ اللہ داد نے کہا۔

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ یہاں ایسا کوئی ملازم ہے جو اس حویلی کے پہلے مالک جاگیردار چوہدری نواز عالم کے پاس بھی ملازم رہا ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ رحمت بابا یہاں برسوں سے ملازمت کر رہے ہیں اور وہ کرنل صاحب سے پہلے جاگیردار چوہدری نواز عالم کے خاص آدمی ہوا کرتے تھے"...... اللہ داد نے جواب دیا۔

"کتنی عمر ہے رحمت بابا کی"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ستر برس سے اوپر کے ہیں"...... اللہ داد نے کہا۔

"اب کہاں ہیں وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے کوارٹر میں ہوں گے۔ وہ صرف بیگم صاحبہ کی خدمت پر مامور تھے۔ جب سے بیگم صاحبہ غائب ہوئی ہیں وہ زیادہ تر اپنے کوارٹر میں ہی رہتے ہیں۔ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے کرنل صاحب ان سے زیادہ کام نہیں لیتے ہیں"...... اللہ داد نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آئیں۔ میں آپ کو ان کے کوارٹر تک لے چلتا ہوں"۔ اللہ داد نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اللہ داد، عمران کو لے کر حویلی کے عقب میں موجود سرونٹ کوارٹرز کے پاس آ گیا۔ ایک کوارٹر کے باہر چارپائی پر ایک دبلا پتلا بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس نے سفید رنگ کا عام سا لباس پہن رکھا تھا اور وہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ ہے جناب رحمت بابا کا کوارٹر اور یہ چارپائی پر رحمت بابا ہی بیٹھے ہیں"...... اللہ داد نے کہا۔

"انہیں میرے بارے میں بتاؤ اور ان سے کہو کہ میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو اللہ داد اثبات میں سر ہلا کر بوڑھے رحمت بابا کی طرف بڑھ گیا۔ اسے دیکھ کر بوڑھا رحمت بابا چونک پڑا۔ اللہ داد نے رحمت بابا کو سلام کیا اور پھر اسے عمران

کے بارے میں بتانے لگا۔ رحمت بابا نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر وہ فوراً چارپائی سے اٹھنے لگا۔

"ارے ارے۔ بیٹھے رہیں رحمت بابا۔ تکلف کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے اسے اٹھتے دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو رحمت بابا اٹھتے اٹھتے بیٹھ گیا۔

"طبیعت کیسی ہے آپ کی رحمت بابا"...... عمران نے رحمت بابا سے پوچھا۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے بیٹا۔ اس بڑھاپے میں بھی ہاتھ پاؤں مار لیتا ہوں ورنہ میری عمر کے لوگ تو بستر سے ہی لگ جاتے ہیں"...... رحمت بابا نے کہا۔

"جی ہاں۔ کم ہمت لوگوں میں یہی کمی ہوتی ہے کہ وہ بوڑھے ہو کر خود کو کسی کام کاج کے قابل نہیں سمجھتے اور ایک ہی جگہ پڑے رہتے ہیں جبکہ اگر وہ اپنے ہاتھ پاؤں چلاتے رہیں تو ان کی صحت بنی رہتی ہے"...... عمران نے کہا تو رحمت بابا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"معاف کرنا بیٹا۔ تم کرنل صاحب کے بھتیجے ہو۔ تم خود چل کر میرے غریب خانے میں آئے ہو اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں تمہیں کیا عزت دوں اور تمہیں کہاں بٹھاؤں"...... رحمت بابا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ارے ارے۔ آپ بزرگ ہیں اور بزرگ چھوٹوں سے

شفقت اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ یہ فرض چھوٹوں کا ہے کہ وہ اپنے سے بڑوں کی عزت اور تکریم کریں اور میں بھی آپ کی طرح ایک عام سا انسان ہوں۔ میں یہاں آپ کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو"...... عمران نے کہا۔

"اس چارپائی پر۔ لیکن بیٹا......" رحمت بابا نے کہا اور اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا کیونکہ عمران ان کے ساتھ فوراً چارپائی پر بیٹھ گیا تھا۔

"اس سے پہلے کہ آپ کچھ کہیں۔ میں آپ کو اپنا تعارف کرا دیتا ہوں۔ میرا نام عمران ہے اور میں کرنل صاحب کے دوست کا بیٹا ہوں اور میں یہاں کرنل صاحب کے کہنے سے ان کی مدد کرنے کے لئے آیا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کرنل صاحب کی مدد کے لئے۔ مطلب تم بیگم صاحبہ کی تلاش کے لئے یہاں آئے ہو"...... رحمت بابا نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تم پولیس والے ہو"...... رحمت بابا نے پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن میرا کام پولیس والوں جیسا ہی ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں آپ کو زیادہ پریشان نہیں کروں گا۔ آپ مجھے بس چند سوالوں کے جواب دے دیں تو میں یہاں سے چلا جاؤں گا"۔ عمران نے کہا۔

"ضرور۔ کیوں نہیں۔ میں تو خود بھی یہی چاہتا ہوں کہ بیگم

صاحبہ کا پتہ چل جائے۔ وہ بہت نیک دل خاتون ہیں۔ ان کی گمشدگی سے تو میں بھی بے حد پریشان ہوں"...... رحمت بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل صاحب نے بتایا ہے کہ جس رات بیگم صاحبہ غائب ہوئی تھیں اس رات آخری بار آپ نے ہی انہیں دیکھا تھا۔ کیا یہ درست ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ رات کے وقت میں نے انہیں دودھ کا گلاس دیا تھا۔ مجھ سے دودھ کا گلاس لینے کے بعد انہوں نے اٹھ کر کمرے کا دروازہ بند کر لیا تھا"...... رحمت بابا نے کہا

"جب آپ انہیں دودھ کا گلاس دینے کے لئے گئے تھے تب وہ کہاں تھیں۔ میرا مطلب ہے کہ وہ اپنے بیڈ پر تھیں یا صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ٹی وی تو نہیں دیکھ رہی تھیں البتہ وہ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ دودھ کا گلاس پینے کے بعد ہی وہ سونے کے لئے بیڈ پر جاتی ہیں ورنہ نہیں"...... رحمت بابا نے جواب دیا۔

"اس وقت بیگم صاحبہ کا موڈ کیسا تھا۔ کیا وہ کچھ پریشان تھیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ بالکل نارمل اور پرسکون تھیں اور صوفے پر بیٹھی روز کی طرح آیات کا ورد کر رہی تھیں"...... رحمت بابا نے جواب دیا تو عمران خاموش ہو گیا۔

"جب آپ ان کے کمرے میں گئے تھے تو کیا آپ نے وہاں کوئی عجیب بات محسوس کی تھی۔ ایسی بات جو آپ کے لئے بھی نئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہاری بات کا مطلب سمجھ رہا ہوں بیٹا۔ لیکن میں نے وہاں کوئی نئی بات محسوس نہیں کی تھی"...... رحمت بابا نے کہا۔

"آپ یہاں جاگیردار نواز عالم کے دور سے کام کر رہے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس حویلی میں تہہ خانہ یا کوئی خفیہ راستہ ہے"...... عمران نے رحمت بابا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"خفیہ راستہ۔ تہہ خانہ"...... رحمت بابا نے کہا اور سوچ میں پڑ گیا۔

"جی ہاں۔ اچھی طرح سوچ کر جواب دیں۔ ہو سکتا ہے کہ جاگیردار نواز عالم نے کبھی آپ کو اس بارے میں بتایا ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس بارے میں مجھے جاگیردار صاحب نے کچھ نہیں بتایا اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے"...... رحمت بابا نے چند لمحے سوچنے کے بعد انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ واقعی اس حویلی میں کوئی تہہ خانہ نہیں ہے اور نہ آپ کسی خفیہ راستے کے بارے میں کچھ جانتے ہیں"۔ عمران نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے تمہیں بہت سوچ سمجھ کر جواب دیا ہے بیٹا۔ میں واقعی کسی تہہ خانے یا خفیہ راستے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن......" رحمت بابا نے بولتے بولتے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"لیکن۔ لیکن کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس حویلی میں ایسا ہی ایک واقعہ آج سے بیس سال پہلے بھی ہوا تھا"...... رحمت بابا نے کہا۔

"کیسا واقعہ"...... عمران نے کہا۔

"جس طرح بیگم صاحبہ بند کمرے سے غائب ہوئی ہیں اسی طرح بیس سال پہلے جاگیردار صاحب بھی بند کمرے سے غائب ہو گئے تھے"...... رحمت بابا نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جاگیردار صاحب بھی بند کمرے سے غائب ہو گئے تھے۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس کمرے میں کرنل صاحب اور بیگم صاحبہ رہتی ہیں۔ یہ کمرہ اس زمانے میں جاگیردار صاحب کا ہوا کرتا تھا۔ مجھے ایک رات جاگیردار صاحب سے کوئی ضروری کام آن پڑا۔ میں ان کے کمرے کے دروازے پر آیا اور میں نے دروازے پر دستک دی لیکن جواب میں جاگیردار صاحب کی کوئی آواز سنائی نہ دی اور نہ ہی انہوں نے دروازہ کھولا۔ میں جانتا تھا کہ جاگیردار صاحب جلدی سونے کے عادی نہیں ہیں۔ میں حیران ہو رہا تھا کہ جاگیردار صاحب مجھے کوئی

جواب کیوں نہیں دے رہے۔ کمرے کا دروازہ اندر سے بند تھا۔
میں وہاں سے ہٹ کر عقبی راہداری میں آیا تو اس طرف کمرے کی
ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ چونکہ میں جانتا تھا کہ جاگیردار صاحب
کمرے میں اکیلے ہوتے ہیں اس لئے میں نے کھڑکی سے اندر
جھانکا لیکن جاگیردار صاحب کمرے میں نہیں تھے۔ میں حیران رہ
گیا کہ دروازہ اندر سے بند ہے پھر بھی جاگیردار صاحب کمرے
میں نہیں ہیں۔ مجھے چونکہ ان سے ضروری بات کرنا تھی اس لئے
میں دوبارہ ان کے کمرے کے دروازے کے پاس آ کر کھڑا ہو
گیا۔ جاگیردار صاحب کی ایک اور عادت یہ تھی کہ وہ سونے سے
پہلے کچھ دیر باہر لان میں آ کر ضرور ٹہلتے تھے۔ ان کا کمرے سے
نکلنے کا مخصوص ٹائم تھا۔ میں انتظار کرتا رہا لیکن اس رات جاگیردار
صاحب نے نہ دروازہ کھولا اور نہ ہی وہ کمرے سے باہر آئے۔ میرا
ان سے ملنا اس قدر ضروری تھا کہ میں تقریباً ساری رات ان کے
دروازے پر کھڑا رہا اور بار بار کھلی ہوئی کھڑکی سے کمرے میں
جھانکتا رہا پھر جب دن کا اجالا نمودار ہونا شروع ہوا تو میں مایوس
ہو کر واپس اپنے کوارٹر کی طرف آنے ہی لگا تھا کہ مجھے بند کمرے
سے جاگیردار صاحب کے کھانسنے کی آواز سنائی دی۔ ان کے
کھانسنے کی آواز سن کر میں حیران رہ گیا کیونکہ میں ساری رات ان
کے کمرے کے باہر کھڑا رہا تھا۔ نہ کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور نہ ہی
جاگیردار صاحب باہر کہیں سے آئے تھے۔ پھر بند کمرے سے ان

کے کھانسنے کی آواز کیسے آ سکتی تھی۔ میں نے دروازے پر دستک
دی تو یہ دیکھ کر میں اور زیادہ حیران رہ گیا کہ اس بار جاگیردار
صاحب نے دروازہ کھولنے میں دیر نہ لگائی تھی۔ مجھے دیکھ کر وہ
حیران ہوئے اور انہوں نے میرے آنے کی وجہ پوچھی تو میں نے
انہیں وجہ بتا دی تھی۔ میں نے جب انہیں بتایا کہ میں رات بھر ان
کے کمرے کے باہر رہا اور بار بار ان کے دروازے پر دستک دیتا
رہا لیکن انہوں نے دروازہ ہی نہیں کھولا البتہ جب میں نے انہیں
عقبی کھڑکی کے بارے میں بتایا تو وہ مجھ پر بھڑک اٹھے کہ میں نے
ان کے کمرے میں جھانکا ہی کیوں تھا۔ وہ اس بات سے انکاری
تھے کہ وہ ساری رات اپنے کمرے میں نہیں تھے۔ انہوں نے مجھے
سختی سے حکم دیا تھا کہ یہ بات میں دوبارہ کبھی اپنی زبان پر نہ لاؤں
کہ وہ رات بھر کمرے میں ہونے کے باوجود غائب تھے۔ میں بھی
چپ ہو گیا اور پھر میں نے اس بات کا کبھی کسی سے ذکر نہیں کیا
تھا"...... رحمت بابا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اگر آپ نے ان کے کمرے میں بار بار جھانکا تھا اور وہ
کمرے میں نہیں تھے پھر وہ صبح کمرے سے اچانک کیسے برآمد ہو
گئے تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ بات تو آج تک مجھے سمجھ نہیں آئی۔ عقبی کھڑکی سے کمرے
کا ایک ایک حصہ واضح نظر آتا ہے۔ اگر نواب صاحب کسی کونے
میں بھی موجود ہوتے تو مجھے دکھائی دے جاتے لیکن یہ سچ ہے کہ وہ

واقعی اس وقت کمرے میں نہیں تھے"...... رحمت بابا نے کہا۔

"اس کے بعد آپ نے کبھی یہ جاننے کی کوشش نہیں کی کہ جاگیردار صاحب رات بھر بند کمرے میں کہاں غائب رہے تھے"۔ عمران نے پوچھا۔

"کئی بار کوشش کی تھی لیکن اس کے بعد جاگیردار صاحب نے کھڑکیاں بند رکھنے کا بہت خیال رکھنا شروع کر دیا تھا اور پھر آہستہ آہستہ میں یہ بات بھول گیا"...... رحمت بابا نے کہا۔

"آپ کے خیال میں اس رات جاگیردار نواز عالم کہاں غائب ہوئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔ نہ ہی میں نے بعد میں اس کی زیادہ جستجو کی تھی لیکن اب بیگم صاحبہ کے غائب ہونے کے بعد مجھے یہ واقعہ یاد آ گیا ہے"...... رحمت بابا نے جواب دیا۔ اسی لمحے جوزف اور جوانا تیز تیز چلتے ہوئے وہاں آ گئے۔

"باس"...... جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک منٹ رحمت بابا۔ یہ میرے ساتھی ہیں۔ میں ان سے بات کر لوں پھر آپ کے پاس آتا ہوں"...... عمران نے کہا تو رحمت بابا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اٹھ کر جوزف اور جوانا کی طرف بڑھا۔

"کچھ معلوم ہوا"...... عمران نے ان دونوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں نے آپ سے کہا تھا نا کہ یہ سارا چکر شانگل دیوتا کا چلایا ہوا معلوم ہوتا ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"کمرے میں مجھے اس دلدل کی بو محسوس ہوئی ہے جس میں شانگل دیوتا رہتا ہے گو کہ وہ بو کافی ہلکی ہے لیکن میں نے فوراً محسوس کر لی تھی۔ اس کے علاوہ کمرے میں بیڈ کے پاس مجھے سیاہ رنگ کی تھوڑی سی مٹی بھی ملی ہے جسے دیکھ کر میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ مٹی اسی دلدل سے لائی گئی ہے جس کی انتہائی گہرائی میں شانگل دیوتا کا معبد موجود ہے۔ کمرے میں شانگل دیوتا کے آنے کا ایک اور بڑا ثبوت بھی ملا ہے مجھے"...... جوزف نے کہا اور اس نے جیب سے سرخ رنگ کی ایک چھوٹی سی لکڑی نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اس سے لکڑی لی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ یہ خودرو جھاڑی کی شاخ تھی جس سے عجیب کسیلی سی بو نکل رہی تھی۔

"یہ رانگامتی بوٹی ہے اور یہ بوٹی زمین کی انتہائی گہرائی میں اگتی ہے جہاں دلدل کا کچھ حصہ خشک ہو گیا ہو اور میں نے فادر جوشوا سے سنا تھا کہ یہ بوٹی صرف شانگل دیوتا کے معبد کی دیواروں پر ہی اگتی ہے"...... جوزف نے کہا۔

"یہ رانگامتی بوٹی نہیں۔ ایلائی کولسی کی بوٹی ہے جو زمین کی

گہرائی میں ہی ہوتی ہے اور گہرائی میں اس جگہ جو پہلے گیلی ہو اور پھر وہ جگہ خشک ہو گئی ہو اور وہاں پانی کا ایک قطرہ بھی موجود نہ ہو۔ یہ درخت نما چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں ہوتی ہیں جو بعض اوقات زمین کے نیچے ٹھوس چٹانوں کو بھی پھاڑ کر نکل آتی ہیں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تو کیا آپ کو میری باتوں پر یقین نہیں آ رہا ہے باس کہ آپ کی آنٹی کو شانگل دیوتا نے اغوا کیا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"کیا تم نے کمرے میں شانگل دیوتا کے قدموں کے نشان دیکھے ہیں۔ ایسے نشان جس کے دونوں پیروں کی دس دس انگلیاں ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ شانگل دیوتا کے پیروں اور ہاتھوں کی دس دس انگلیاں ہیں لیکن میں نے کمرے میں اس کے پیروں کے نشان کہیں نہیں دیکھے"...... جوزف نے کہا۔

"اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ شانگل دیوتا جس کو پسند کرتا ہے اسے اٹھانے کے لئے وہ خود آتا ہے کسی اور کو نہیں بھیجتا اور شانگل دیوتا جہاں جاتا ہے اپنے پیروں کے نشان ضرور چھوڑ جاتا ہے۔ اگر اس کمرے میں تمہیں شانگل دیوتا کے پیروں کے نشان دکھائی نہیں دیئے تو پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ کرنل ہاشم کی بیوی کو شانگل دیوتا ہی اٹھا کر لے گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف سوچ میں پڑ گیا۔

"تم گریٹ ہو باس۔ تم واقعی سب کچھ جانتے ہو۔ میرے ذہن میں تو واقعی شانگل دیوتا کے پیروں کے نشان والی بات ہی نہیں آئی تھی۔ واقعی شانگل دیوتا جہاں جاتا ہے وہاں اس کے پیروں کے نشان ضرور رہ جاتے ہیں اور اس کمرے کو میں نے انتہائی باریک بینی سے دیکھا ہے وہاں شانگل دیوتا کے قدموں کے نشان نہیں ہیں"...... جوزف نے عمران کی جانب تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم کیا کہتے ہو جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا جو اس دوران خاموش کھڑا تھا۔

"ماسٹر اس کمرے کے نیچے ایک گہرا کنواں ہے اور میرے خیال میں آپ کی آنٹی اس کنوئیں میں گر گئی ہے"...... جوانا نے سنجیدگی سے کہا۔

"کنواں۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ میرے ساتھ اس کمرے میں چلیں۔ میں آپ کو کچھ دکھانا چاہتا ہوں"...... جوانا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ رکو میں رحمت بابا سے اجازت لے کر آتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران رحمت بابا کے پاس گیا اس سے اس نے چند باتیں کیں اور پھر وہ ان سے اجازت لے کر واپس جوزف اور جوانا کے پاس آ گیا۔

"چلو آؤ اور دکھاؤ کیا دکھانا چاہتے ہو تم مجھے"...... عمران نے کہا
تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ اس کمرے کی طرف بڑھتے
چلے گئے جہاں سے کرنل ہاشم کی بیوی غائب ہوئی تھی۔ تھوڑی ہی
دیر بعد وہ کمرے میں تھے۔

"ماسٹر۔ اس پلنگ کی طرف دیکھیں"...... جوانا نے کمرے میں
داخل ہوتے ہوئے کہا اور تیزی سے کمرے میں موجود بیڈ کی طرف
بڑھا۔

"دیکھ رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو جوانا نے بیڈ کے ایک
کنارے پر نجانے کیا کیا کہ اسی لمحے ہلکی سی گڑگڑاہٹ ہوئی اور بیڈ
اپنی جگہ سے حرکت کرتا ہوا گھوم کر سائیڈ کی طرف کھسکا اور سائیڈ کی
دیوار کے ساتھ جا کر رک گیا۔ پلنگ کے نیچے فرش پر قالین نہیں
تھا۔ عمران اور جوزف حیرت سے یہ سب دیکھ رہے تھے کہ اسی لمحے
فرش پر ٹھیک اس جگہ جہاں چند لمحے پہلے بیڈ تھا سرر کی آواز کے
ساتھ ایک خلاء سا بنتا چلا گیا۔ یہ خلاء ایسا تھا جیسے فرش پر کوئی
دروازہ ہو اور وہ دو حصوں میں بٹ کر کھل گیا ہو۔ فرش کھلتے دیکھ کر
عمران واقعی حیران رہ گیا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور اس خلاء میں
جھانکنے لگا۔ نیچے سیڑھیاں جاتی دکھائی دے رہی تھیں جو کافی گہرائی
تک چلی گئی تھیں۔ راستہ کھلتے ہی کمرے میں تیز اور انتہائی ناگوار
تعفن سا پھیل گیا تھا یہ تعفن اس قدر تیز تھا کہ جوانا اور عمران کے
ساتھ جوزف نے بھی بے اختیار اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔

"یہ کون سا راستہ ہے"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"اس حویلی کا خفیہ راستہ جس کے بارے میں کرنل ہاشم کچھ
نہیں جانتے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ خفیہ راستہ جاتا کہاں ہے"...... جوزف نے اسی طرح
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے تو یہ راستہ مجھے نیچے جاتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔
نیچے سے کہاں جاتا ہے یہ تو نیچے جانے کے بعد ہی پتہ چلے گا"۔
عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لیکن ماسٹر نیچے تو بہت بو ہے۔ راستہ کھلتے ہی یہاں ناقابل
برداشت بو پھیل گئی ہے تو ہم نیچے کیسے جائیں گے"...... جوانا نے
تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ یہ بو بالکل ویسی ہے جیسی شانگل دیوتا کی دلدل
میں ہوتی ہے۔ یہی بو میں نے کمرے میں محسوس کی تھی لیکن اس
وقت یہ بو نہ ہونے کے برابر تھی"...... جوزف نے کہا۔

"اور وہ سرخ لکڑی بھی نیچے سے ہی آئی تھی جسے تم نے
رانگا متی بوٹی کہا تھا"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"یس باس۔ یہ بوٹی ایسی ہی بدبودار جگہوں پر ہوتی ہے"۔
جوزف نے کہا۔

"ماسٹر۔ کیا میں کرنل ہاشم کو بلا لاؤں تاکہ وہ بھی یہ راستہ دیکھ

لے"...... جوانا نے کہا۔
"نہیں۔ ابھی نہیں۔ پہلے ہم دیکھیں گے کہ یہاں یہ راستہ کیوں بنایا گیا ہے اور یہ راستہ جاتا کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔
"یس ماسٹر۔ لیکن یہ بدبو۔ اس سے تو دماغ پھٹا جا رہا ہے"۔ جوانا نے کہا۔
"ایسا کرو۔ ابھی یہ راستہ بند کر دو۔ میں ٹائیگر کو کال کرتا ہوں وہ شہر سے آکسیجن ماسک لے آئے گا۔ ہم منہ پر آکسیجن ماسک لگا کر نیچے جائیں گے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ واپس آ گیا۔
"میں نے ٹائیگر کو کال کر دی ہے۔ وہ تھوڑی دیر تک آ جائے گا"...... عمران نے کہا۔
"یس باس"...... جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔
"جوانا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس بیڈ میں کوئی ایسا سسٹم ہے جسے آپریٹ کرنے سے یہ بیڈ اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے اور یہ راستہ کھل جاتا ہے"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
"میں نے یہاں موجود ہر چیز کی انتہائی باریک بینی سے چیکنگ کی تھی باس۔ مجھے بیڈ کے کنارے پر ایک ابھار دکھائی دیا تھا۔ میں نے اس ابھار کو دبایا تو اچانک بیڈ حرکت کرنے لگا۔ بیڈ کو حرکت کرتے دیکھ کر میں نے دوبارہ بٹن پریس کر کے اسے روک دیا۔

ایسا فنکشن میں ایکریمیا میں ماسٹر کلرز کے دور میں بھی دیکھ چکا ہوں جب ماسٹر کلرز کو ایک ٹارگٹ ہٹ کرنا تھا اور وہ ٹارگٹ اپنی رہائش گاہ میں ایسی ہی جگہ چھپا ہوا تھا جسے آخرکار ہم نے ڈھونڈ لیا تھا۔ اس فنکشن کو دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ اس بیڈ کے نیچے کیا ہو سکتا ہے"۔ جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"گڈ شو۔ تم دونوں نے بہترین ورک کیا ہے۔ جوزف نے اپنے انداز سے اور تم نے اپنے انداز سے۔ جوزف نے جس بو کا ذکر کیا تھا وہ ایسی ہی تھی اور وہ بوٹی دیکھ کر ہی میں بھی سمجھ گیا تھا کہ کمرے کے نیچے ضرور کوئی تہہ خانہ ہے جو برسوں سے بند پڑا ہوا ہے"...... عمران نے ان دونوں کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو اپنی تعریف سن کر دونوں کے چہرے کھل اٹھے۔

سرخ رنگ کا ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر سمندر کے سینے پر نیچی پرواز کرتا ہوا انتہائی برق رفتاری سے اُڑا جا رہا تھا۔ نیچے حد نگاہ تک ٹھاٹھیں مارتا سمندر کا نیلا پانی دکھائی دے رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کے ساتھ ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس نے کانوں پر ہیڈ فون لگایا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر دو لمبے تڑنگے اور مضبوط جسموں والے نوجوان آدمی بیٹھے ہوئے تھے جو دروازوں کے شیشوں سے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو دیکھ رہے تھے۔ لڑکی کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کا خوبصورت ڈیزائن کا چشمہ لگا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سکون دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بار بار ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھ رہی تھی جس کا سرخ رنگ کا بلب جل بجھ رہا تھا۔ ٹرانسمیٹر آن تھا لیکن اس پر کوئی کال نہیں آ رہی تھی۔ لڑکی کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کی کال کی منتظر ہو۔ کال کی منتظر ہونے کے باوجود اس کے چہرے پر کوئی اضطراب نہ تھا۔ ابھی

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔ ٹرانسمیٹر پر لگا ہوا جلتا بجھتا سرخ بلب بجھ گیا تھا اور سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ سبز بلب جلتے دیکھ کر لڑکی نے ہاتھ بڑھا کر فوراً ایک بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ سپیشل سیکشن سے ایئر کمانڈر انچارج کیپٹن سٹونگر بول رہا ہوں۔ تمہارا ہیلی کاپٹر ہمارے ٹارگٹ پر ہے۔ پائلٹ اپنی شناخت کراؤ فوراً۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر سے ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

”ایف ایس سکس ہنڈرڈ ہیلی کاپٹر کا پائلٹ راجر بول رہا ہوں جناب۔ اوور“...... پائلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کوڈ بتاؤ۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بلیک نائٹ۔ اوور“...... پائلٹ نے جواب دیا۔

”ڈبل کوڈ بتاؤ۔ اوور“...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”گولڈن ڈے۔ بلیک نائٹ۔ اوور“...... پائلٹ نے کہا۔

”کوڈ درست ہیں۔ تمہارے ساتھ کون ہے۔ اوور“...... ایئر کمانڈر سٹونگر نے پوچھا۔

”ایم ایس ون اور اس کے دو ساتھی ہیں جناب۔ اوور“۔ پائلٹ نے جواب دیا۔

”ایم ایس ون کا نام بتاؤ۔ اوور“...... کمانڈر سٹونگر نے کہا۔

”لارا ایڈن۔ اوور“...... پائلٹ نے کہا۔

"اوکے۔ میری اس سے بات کراؤ۔ اوور"...... کمانڈر سٹونگر نے کہا تو پائلٹ نے سائیڈ سیٹ پر موجود لڑکی کو اشارہ کیا کہ وہ اپنے ہیڈ فون سے کمانڈر سٹونگر سے بات کرے۔ لڑکی نے ہیڈ فون کے ساتھ لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"لیس کمانڈر سٹونگر۔ میں لارا ایڈسن بول رہی ہوں۔ اوور"...... لڑکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام لارا۔ آپ اپنے ساتھ آنے والے دونوں ساتھیوں کے نام بتائیں۔ اوور"...... کمانڈر سٹونگر نے سنجیدگی سے کہا۔

"برائن اور جیکب۔ اوور"...... لارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شناخت درست ہے۔ پائلٹ تم ہیلی کاپٹر ون ایٹ زیرو پر ٹرن کرو اور ڈبل ون پوائنٹ پر آ جاؤ۔ ان تینوں کو وہاں ڈراپ کرو اور ہیلی کاپٹر لے کر واپس چلے جاؤ۔ اوور"...... کمانڈر سٹونگر نے ایک بار پھر پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیس کمانڈر۔ اوور"...... پائلٹ نے جواب دیا اور اس نے کمانڈر سٹونگر کی بتائی ہوئی سمت کی طرف ہیلی کاپٹر گھما دیا۔

"مادام لارا۔ جب آپ پوائنٹ ڈبل ون پر پہنچیں گی تو جزیرے کے ساحل پر آپ تینوں کو پک کرنے کے لئے سرخ رنگ کی ایک لانچ پہنچ جائے گی۔ آپ کو اپنے ساتھیوں سمیت خاموشی سے لانچ میں سوار ہونا ہے۔ لانچ آپ کو لے کر ایس ڈبلیو پہنچ

جائے گی جہاں بگ کنگ آپ سے ملاقات کریں گے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کمانڈر سٹونگر نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی لارا نے ایک طویل سانس لیا اور کانوں پر چڑھا ہوا ہیڈ فون اتار کر ہیلی کاپٹر کے پینل کے ساتھ منسلک کر دیا۔

"ہم کتنی دیر میں ڈبل ون پوائنٹ پر پہنچ جائیں گے"...... لارا نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"دس منٹ لگیں گے مادام"...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو لارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمارا سفر خاصا طویل ہو گیا ہے۔ ایکریمیا سے نکلنے کے بعد ہم پالینڈ پہنچے پھر آک لینڈ، پھر ہوائی اور اب ہم ہی ورلڈ جا رہے ہیں جو نجانے دنیا کے کس حصے میں ہے"...... پیچھے بیٹھے ہوئے برائن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اس کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ سیٹ پر یوں تڑپنے لگا جیسے اسے زور دار کرنٹ لگ رہا ہو۔ اس کے ساتھ بیٹھا ہوا جیکب آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا۔ لارا اور پائلٹ بھی سر گھما کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"اسے کیا ہوا"...... جیکب نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ برائن کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا۔ وہ چند لمحے بری طرح سے چیختا رہا پھر وہ ساکت ہو گیا۔ شاید وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اسی لمحے ہیلی

کاپٹر میں ایک تیز آواز ابھری۔

''مادام لارا''...... تیز اور سرد آواز نے مادام لارا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس''...... لارا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ آواز ہیلی کاپٹر کے نجانے کس حصے سے آ رہی تھی۔

''تمہارے ساتھی نے ڈائریکٹ ایس ڈبلیو کا نام لیا تھا اور میں نے تمہیں سختی سے منع کیا تھا کہ تم میں سے کبھی کوئی ایس ڈبلیو کا پورا نام نہیں لے گا۔ اس علاقے میں ایس ڈبلیو کا پورا نام لینے والا کسی بھی صورت میں زندہ نہیں رہ سکتا''...... کرخت آواز آئی۔

''اوہ۔ تت۔ تت۔ تو کیا تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے''۔ لارا نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''نہیں۔ اسے لائٹ شاک دیا گیا ہے۔ یہ اس کی پہلی غلطی ہے اور اسے تمہاری وجہ سے زندہ چھوڑا گیا ہے لیکن اگر تم نے یا تمہارے کسی ساتھی نے دوبارہ ایسی غلطی کی تو سزا یقینی موت ہو گی''...... اسی طرح سرد اور کرخت لہجے میں کہا گیا۔

''یس۔ یس بگ کنگ۔ آئی ایم رئیلی سوری بگ کنگ کہ میرے ساتھی نے ڈائریکٹ ایس ڈبلیو کا نام لیا۔ میں نے انہیں پہلے ہی سمجھایا تھا لیکن شاید بے خیالی میں اس کے منہ سے ایس ڈبلیو کا پورا نام نکل گیا ہے۔ آئندہ ہم میں سے کوئی ایسی غلطی نہیں کرے گا''۔ لارا نے کہا لیکن جواب میں بگ کنگ کی آواز سنائی

نہ دی۔

''برائن نے بہت بڑی غلطی کی ہے جیکب۔ میں نے تم دونوں کو بتایا بھی تھا کہ ہم کسی بھی صورت میں ایس ڈبلیو کا نام نہیں لیں گے۔ ایس ڈبلیو کا پورا نام لینے والا دنیا کے کسی بھی حصے میں ہو ایک لمحے میں جلا کر راکھ بنا دیا جاتا ہے۔ یہ تو برائن کی قسمت اچھی ہے کہ بگ کنگ نے اسے میری وجہ سے زندہ چھوڑ دیا ہے ورنہ یہاں اس کی جلی ہوئی لاش پڑی ہوتی''...... لارا نے پیچھے بیٹھے ہوئے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نے بھی اسے سمجھایا تھا لیکن شاید اس کے دماغ میں آسانی سے کوئی بات بیٹھتی ہی نہیں۔ ہر بات پر منہ کھول دیتا ہے۔ اب اسے سزا ملی ہے تو یقیناً یہ آئندہ ایسی کوئی غلطی نہیں کرے گا''...... جیکب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہوش میں لاؤ اسے''...... لارا نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ایک ہاتھ برائن کے منہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک پکڑ لی۔ برائن کا سانس رکا تو اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس کے جسم میں حرکت ہوتے دیکھ کر جیکب نے اس کے ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔ تھوڑی ہی دیر میں برائن کو ہوش آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس نے ایک بار پھر حلق کے بل چیخنا شروع کر دیا۔

''خاموش ہو جاؤ نانسنس''...... لارا نے چیختے ہوئے کہا تو برائن

یوں خاموش ہو گیا جیسے چابی بھرے کھلونے کی یکلخت چابی ختم ہو گئی ہو البتہ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اور انتہائی خوف بھری نظروں سے لارا اور جیکب کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"گگ۔ گگ۔ کیا ہوا تھا مجھے"...... برائن نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں نئی زندگی ملی ہے برائن۔ اگر ہمارے ساتھ مادام لارا نہ ہوتی تو یہاں تمہاری جلی ہوئی لاش پڑی ہوتی"...... جیکب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... برائن نے اسی طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں منع کیا گیا تھا نا کہ تم کسی بھی حالت میں ایس ڈبلیو کا پورا نام نہیں لو گے چاہے تم تنہا ہی کیوں نہ ہو یا دنیا میں کہیں بھی کیوں نہ ہو"...... لارا نے سرد لہجے میں کہا۔

"ایس ڈبلیو۔ اوہ اوہ۔ تو یہ سب اس وجہ سے ہوا ہے"۔ برائن نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب اگر تم نے یہ نام لیا تو آسمان سے بجلی کی ایک لہر آئے گی اور تمہیں جلا کر بھسم کر دے گی چاہے تم دنیا کے کسی بھی حصے میں کیوں نہ ہوئے۔ یاد رکھنا یہ بات"...... لارا نے کہا۔

"ٹھ ٹھ۔ ٹھیک ہے۔ یاد رکھوں گا"...... برائن نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک چھوٹے سے ٹاپو

نما جزیرے پر پہنچ گیا۔ یہ جزیرہ بنجر اور خشک پہاڑیوں پر مشتمل تھا۔ وہاں درخت اور گھاس کا ایک تنکا بھی دکھائی نہ دے رہا تھا۔ ہر طرف ویرانی کا راج تھا۔ پائلٹ نے ہیلی کاپٹر ساحل کے کنارے ایک مسطح چٹان پر اتار لیا۔

"چلو اترو"...... لارا نے کہا اور اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر ہیلی کاپٹر سے باہر کود گئی۔ جیکب اور برائن نے بھی دروازے کھولے اور ہیلی کاپٹر سے نکل کر باہر آ گئے۔ برائن کو اپنے جسم میں شدید نقاہت محسوس ہو رہی تھی۔ لارا کے اشارے پر جیکب اسے سہارا دے کر چٹان سے اتار کر نیچے لے آیا۔ ان کے چٹان سے اترتے ہی ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ اوپر اٹھنے لگا اور پھر کچھ بلندی پر آتے ہی مڑا اور تیزی سے ایک طرف روانہ ہو گیا۔

لارا، جیکب اور برائن اس وقت تک ہیلی کاپٹر کو دیکھتے رہے جب تک وہ ان کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر کے وہاں سے جاتے ہی برائن ایک چٹان کا سہارا لے کر بیٹھ گیا۔ لارا اور جیکب چٹان کے کنارے پر کھڑے ہو کر سمندر کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہمیں یہاں رک کر سرخ رنگ کی لانچ کا انتظار کرنا ہے۔ لانچ جب کنارے پر آئے گی تو ہم خاموشی سے اس پر چڑھ جائیں گے اور کسی سے کوئی بات نہیں کریں گے"...... لارا نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیے۔ اسی لمحے انہیں دور سے سرخ

رنگ کا ایک دھبہ سا دکھائی دیا جو تیزی سے اس جزیرے کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

"لانچ آ رہی ہے"...... لارا نے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں لانچ انہیں واضح دکھائی دینے لگی۔ لانچ کافی بڑی تھی۔ لانچ کے اگلے کنارے پر ایک آدمی کھڑا تھا جس نے سر سے پاؤں تک سرخ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کی چہرے پر نقاب میں آنکھوں کی جگہ دو سیاہ شیشے تھے جس سے اس کا سارا جسم ہی جیسے سرخ لباس میں چھپ گیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں لانچ ساحل کے کنارے سے آ کر لگ گئی۔ جیسے ہی لانچ کنارے سے لگ کر رکی۔ ریلنگ کے پاس کھڑے سرخ پوش آدمی نے لارا اور اس کے ساتھیوں کو اپنی جانب آنے کا اشارہ کیا۔

"چلو"...... لارا نے کہا تو جیکب مڑ کر برائن کی طرف دیکھنے لگا جو بدستور چٹان پر بیٹھا ہوا تھا۔

"ہمت نہیں ہے تو مدد کروں"...... جیکب نے کہا۔

"نہیں۔ تم چلو۔ میں آ رہا ہوں"...... برائن نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ لارا کے پیچھے چل پڑا جو چٹانیں پھلانگتی ہوئی لانچ کی طرف جا رہی تھی۔ برائن بھی اٹھا اور آہستہ آہستہ چٹانوں کو پھلانگتا ہوا لانچ کی طرف بڑھ گیا۔ لانچ سے ایک سیڑھی لٹکا دی گئی تھی۔ لارا اور جیکب باری باری اوپر چڑھے تو برائن بھی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آ گیا۔

"آپ تینوں سامنے سیڑھیاں اتر کر نیچے چلے جائیں۔ نیچے ایک کیبن ہے۔ آپ اس وقت تک اس کیبن میں رہیں گے جب تک آپ کو باہر آنے کا نہ کہا جائے"...... سرخ پوش نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اس آدمی کے سرخ لباس پر سیاہ الفاظ میں زیرو ون زیرو لکھا ہوا تھا۔ یہ نمبر شاید اس کی پہچان تھی۔ لارا نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور سنٹر میں موجود سیڑھیاں کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ برائن اور جیکب بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ تینوں ایک لگژری کیبن میں تھے۔ وہ تینوں جیسے ہی کیبن میں داخل ہوئے ان کے پیچھے کیبن کا دروازہ نہ صرف خود بخود بند ہو گیا بلکہ لاکڈ بھی ہو گیا۔

"ہمیں یہاں شاید اس لئے رکھا جا رہا ہے تاکہ ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں"...... جیکب نے سائیڈ پر لگے ایک آرام دہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... لارا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس کیبن میں ہماری ضرورت کی ہر چیز موجود ہے۔ کیا خیال ہے کچھ پیا جائے"...... برائن نے کیبن کی سائیڈ میں موجود ریک پر شراب کی بوتلیں اور دوسرا سامان دیکھ کر آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

"میرا تو کافی پینے کو دل چاہ رہا ہے"...... لارا نے کہا۔

"میرا بھی"...... جیکب نے کہا۔

"اوکے۔ تم دونوں کافی پیو میں تو وائن پیئوں گا"...... برائن نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر ریک سے ایک بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر بوتل منہ سے لگا لی اور یوں غٹاغٹ پیتا چلا گیا جیسے برسوں کا پیاسا ہو۔ اس نے منہ سے بوتل تب ہٹائی جب بوتل میں موجود شراب کا ایک ایک قطرہ اس کے حلق سے نہ اتر گیا۔ بوتل خالی ہوتے ہی اس نے اسے سائیڈ پر رکھا اور دوسری بوتل اٹھا لی۔

"اسے تو اپنی پسند کی شراب مل گئی ہے۔ تم ہی اٹھ کر اپنے لئے اور میرے لئے کافی بنا لو"...... لارا نے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا تو جیکب مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے الیکٹرک کیٹل میں پانی گرم کیا اور پھر اپنے لئے اور لارا کے لئے کافی بنانے لگا۔ ان کا کیبن میں سفر دو گھنٹوں تک جاری رہا پھر انہیں یوں محسوس ہوا جیسے کیبن کے فرش کا ارتعاش کم ہو رہا ہو۔

"شاید ہم منزل تک پہنچ گئے ہیں"...... لارا نے کہا۔

"ہاں۔ لانچ کی رفتار خاصی کم ہو گئی ہے اور اب شاید یہ رک گئی ہے"...... جیکب نے کہا۔ اسی لمحے کیبن میں انہیں ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے اسپیکر کھڑکھڑا رہے ہوں۔

"مادام لارا"...... اچانک کیبن کے کسی حصے سے انہیں ایک غراہٹ بھری اور انتہائی سرد آواز سنائی دی۔ یہ وہی آواز تھی جو انہوں نے ہیلی کاپٹر میں سنی تھی جب برائن کو شاک لگا تھا۔

"یس"...... لارا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم تینوں اس وقت ہماری نئی اور عظیم دنیا میں ہو اور میں ایس ڈبلیو کا بگ کنگ۔ اس سے پہلے کہ میں تمہیں اپنی دنیا میں لاؤں تم تینوں کیبن میں رکھے ہوئے سرخ لباس پہن لو۔ ایس ڈبلیو میں کوئی بھی ایک دوسرے کا چہرہ نہیں دیکھتا اور نہ دیکھ سکتا ہے اس لئے تم سب کو بھی اس پر عمل کرنا پڑے گا"...... بگ کنگ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ہمارے لباس کہاں ہیں"...... لارا نے سنجیدگی سے کہا۔

"تمہارے ساتھ والے کیبن میں۔ باری باری جاؤ اور جا کر لباس پہن لو۔ جب تم تینوں لباس پہن لو گے تو نمبر ون زیرو تمہارے پاس آئے گا اور وہ تمہیں مجھ تک پہنچا دے گا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اوکے"...... لارا نے کہا۔ اسی لمحے کٹاک کی آواز کے ساتھ کیبن کے دروازے کا لاک کھلا اور دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"پہلے میں جاتی ہوں"...... لارا نے کہا تو جیکب اور برائن نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ لارا اٹھ کر اس کیبن سے نکل کر دوسرے کیبن میں چلی گئی تھوڑی دیر بعد وہ لوٹی تو اس کے جسم پر بھی سرخ رنگ کا ویسا ہی لباس تھا جیسا انہوں نے لانچ پر ریلنگ کے پاس کھڑے آدمی کے جسم پر دیکھا تھا۔ لارا سر سے پاؤں تک سرخ

رنگ کے لباس میں چھپ گئی تھی۔ اس کے چہرے پر نقاب پر آنکھوں کی جگہ سیاہ شیشے لگے ہوئے تھے جس سے اس کی آنکھیں بھی مکمل طور پر چھپ گئی تھیں۔ اس کے لباس پر کوئی نشان یا کوئی نمبر نہ تھا۔

"تم لارا ہو"...... جیکب نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب تم جاؤ اور جا کر لباس بدل آؤ"...... لارا نے جواب دیا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ بھی کیبن سے نکل گیا اس کے لباس بدل کر واپس آنے کے بعد براؤن نے بھی جا کر لباس بدلا اور وہ تینوں کیبن میں رک کر ریڈ کنگ کے نمائندے کا انتظار کرنے لگے۔ ان دونوں کے لباسوں پر بھی کوئی نمبر درج نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی تو وہ تینوں چونک پڑے۔

"یس۔ کم ان"...... لارا نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک سرخ پوش اندر داخل ہوا۔ اس کے لباس پر ون زیرو لکھا ہوا تھا۔

"آپ میرے ساتھ آئیں"...... اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ ون زیرو کے ساتھ کیبن سے نکلتے چلے گئے۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ ڈیک پر آئے تو یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ وہ فولاد کی بنی ہوئی کسی نئی اور انوکھی دنیا میں پہنچ گئے تھے۔ ہر طرف فولاد کی بڑی

بڑی سرنگیں سی بنی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جن سے لانچیں، جدید بوٹس اور بڑے بڑے بحری جہاز آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ وہاں ایک جدید اور انتہائی وسیع سی پورٹ بنا ہوا تھا۔ ہال نما اس وسیع و عریض پورٹ پر ہر طرف سرخی ہی سرخی دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں موجود تمام افراد نے سرخ رنگ کے ایسے ہی لباس پہنے ہوئے تھے جو انہوں نے پہنے تھے۔ ان میں سے بہت سے افراد لانچوں، بوٹس اور جہازوں سے سامان اتار اور لاد رہے تھے اور جگہ جگہ ایسے افراد بھی موجود تھے جن کے کاندھوں پر مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ وہ شاید یہاں کے محافظ تھے۔ ان کی لانچ کے پاس ایک بند باڈی والی وین کھڑی تھی جس کا پچھلا حصہ کھلا ہوا تھا۔

"آپ تینوں اس وین میں سوار ہو جائیں۔ آپ کو بگ کنگ تک پہنچا دیا جائے گا"...... نمبر ون زیرو نے کہا تو وہ تینوں لانچ کے کنارے پر لگی ہوئی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے اور پھر وہ خاموشی سے وین کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وین کے پاس بھی دو مسلح افراد موجود تھے۔ ان کے اشارے پر لارا اور اس کے ساتھی وین کے پچھلے حصے میں سوار ہو گئے۔ ان کے وین میں سوار ہوتے ہی ایک مسلح آدمی نے وین کا دروازہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں وین حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔

دس منٹ تک وہ وین میں سفر کرتے رہے پھر وین رک گئی۔ کچھ دیر بعد وین کا دروازہ کھلا تو باہر وہی سرخ لباس والا کھڑا تھا

جس کے لباس پر ون زیرو لکھا ہوا تھا۔ اس نے اشارہ کیا تو وہ تینوں ویگن سے نکل کر باہر آ گئے۔ سامنے ایک بڑی راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ وہ تینوں ایک فولادی کمرے کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔ کمرے کے دروازے پر سرخ رنگ کا ایک بلب جل رہا تھا۔ ون زیرو کے کہنے پر وہ اس دروازے کے سامنے آ گئے۔ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ کمرے کا دروازہ لفٹ کے دروازے کی طرح کھلتا چلا گیا۔

"اندر جائیں۔ یہ لفٹ آپ کو بگ کنگ کے پاس لے جائے گی"...... ون زیرو نے کہا تو وہ تینوں سر ہلا کر لفٹ میں داخل ہو گئے۔ ان کے لفٹ میں داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہوا اور لفٹ حرکت میں آ گئی۔ لفٹ اوپر اٹھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی پھر لفٹ رکی تو انہیں ایک اور بڑی راہداری دکھائی دی۔ سامنے ایک کمرے کا دروازہ تھا وہ لفٹ سے نکل کر باہر آئے تو یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئے کہ راہداری میں سوائے اس کمرے کے اور کوئی کمرہ نہیں تھا اور وہاں ہر طرف سرخ لباس والے مسلح افراد موجود تھے۔ ان سب کے لباسوں پر مختلف نمبر درج تھے۔ لفٹ کا دروازہ کھلتے ہی دو سرخ پوش آگے بڑھ آئے۔

"باہر آ جائیں"...... ان میں سے ایک سرخ پوش نے کہا تو وہ تینوں لفٹ سے نکل کر باہر آ گئے۔ سرخ پوش نے اشارہ کیا تو وہ تینوں سامنے والے دروازے کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ جیسے

ہی وہ دروازے کے پاس رکے دروازے کے اوپر سے ان پر نیلے رنگ کی تیز روشنی پڑنے لگی۔ وہ اس روشنی میں نہا گئے۔ چند لمحوں تک ان کے جسموں پر روشنی پڑتی رہی پھر روشنی ختم ہوئی اور ساتھ ہی سامنے والا دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی اندر سے ہوا کا سرد جھونکا آیا اور وہ یکلخت کانپ کر رہ گئے۔ سامنے ایک ہال نما بڑا سا کمرہ تھا جہاں ہر طرف شیشے کی بڑی بڑی میزیں پڑی تھیں۔ ان میزوں پر سامان نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ ہر میز پر ایک کمپیوٹرائزڈ سکرین آن تھی۔ دیواروں پر بھی بڑی بڑی سکرینیں نصب تھیں جو آن تھیں اور ان پر مختلف مناظر دکھائی دے رہے تھے۔ ان مناظر میں کہیں پہاڑی علاقے دکھائی دے رہے تھے کہیں شہری علاقے اور کہیں سمندر ہی سمندر دکھائی دے رہا تھا۔ لارا اور اس کے ساتھی اندر آئے تو ان کے پیچھے دروازہ بند ہو گیا۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز کے ساتھ ان کے سامنے زمین سے ایک روشن سایہ نکل کر باہر آ گیا۔ روشن سائے نے سیاہ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ یہ لبادے نما لباس تھا جس کے بڑے بڑے کالر تھے۔ ان کالروں کے درمیان ایک انسانی سر تھا لیکن یہ سر بھی سیاہ رنگ کے نقاب کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ لبادے نما سیاہ لباس پر سنہری رنگ کا ایک تاج بنا ہوا تھا جس کے نیچے بگ کنگ لکھا ہوا تھا۔ یہ انسانی روشن سایہ تھری ڈی ٹیکنیک کے ذریعے ظاہر ہو رہا تھا۔

"ویلکم مادام لارا۔ میں بگ کنگ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو

سی ورلڈ میں خوش آمدید کہتا ہوں"...... روشن سائے کے ہونٹ ہلے اور انہیں یہ آواز پورے کمرے میں گونجتی ہوئی محسوس ہوئی۔ یہ آواز انہیں ہیلی کاپٹر اور لانچ کے کیبن میں بھی سنائی دی تھی۔

"تھینک یو کنگ"...... لارا نے کہا۔

"کنگ نہیں۔ بگ کنگ۔ میں سی ورلڈ کا بگ کنگ ہوں"۔ سائے نے کرخت لہجے میں کہا۔

"لیس بگ کنگ"...... لارا نے فوراً کہا۔

"تم تینوں اس وقت دنیا کی سب سے طاقتور اور عظیم ترین سمندری دنیا کے سی ورلڈ میں ہو اور تم تینوں وہ خوش قسمت انسان ہو جن سے بگ کنگ پہلی بار ڈائریکٹ ملاقات کر رہا ہے ورنہ بگ کنگ سے بات کرنے اور اسے دیکھنے کے لئے سی ورلڈ کے باسی بھی ترستے ہیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"لیس بگ کنگ۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہم آپ جیسے عظیم کنگ کے سامنے ہیں"...... لارا نے خوشامد بھرے لہجے میں کہا۔

"تم تینوں کو یہ اعزاز صرف اس لئے حاصل ہوا ہے کہ تم میرے لئے دنیا کے سب سے قیمتی اور نایاب بلیک ڈائمنڈ لائے ہو۔ ایسے ڈائمنڈ جن سے میں اپنی اس نئی دنیا، سی ورلڈ کی تقدیر بدل سکتا ہوں اور ان بلیک ڈائمنڈز کی وجہ سے میں جلد ہی پوری دنیا میں سی ورلڈ کی برتری ثابت کر سکتا ہوں اور پوری دنیا کو اپنا غلام بنا سکتا ہوں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"لیس بگ کنگ"...... لارا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہیں بلیک ڈائمنڈز"...... بگ کنگ نے کہا۔

"بلیک ڈائمنڈز ہم اپنے ساتھ نہیں لائے ہیں بگ کنگ"۔ لارا نے کہا اس کا لہجہ بے حد دھیما تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ بلیک ڈائمنڈز تم اپنے ساتھ نہیں لائی ہو۔ کیوں"...... بگ کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"بلیک ڈائمنڈز ابھی محفوظ جگہ پر ہیں آپ جانتے ہیں کہ ہم نے ڈائمنڈز کہاں سے اڑائے ہیں۔ پورے ایکریمیا میں لارڈ کراسٹن کا بلیک سینڈیکیٹ ہماری اور بلیک ڈائمنڈز کی تلاش میں لگا ہوا ہے۔ اگر ہم پکڑے جاتے تو بلیک ڈائمنڈز بھی ہمارے ہاتھوں سے نکل جاتے اس لئے ہم نے وقتی طور پر ڈائمنڈز خفیہ جگہ چھپا دیئے تھے تاکہ اگر ہم پکڑے بھی جائیں تو لارڈ کراسٹن کا بلیک سینڈیکیٹ ہم سے بلیک ڈائمنڈز حاصل نہ کر سکے اور جب تک بلیک ڈائمنڈز ہمارے پاس ہیں وہ ہمیں زندہ رکھنے پر بھی مجبور رہے"...... لارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ جب میں نے تمہیں سی ورلڈ اپنے پاس بلا لیا تھا تو تم بلیک ڈائمنڈز خفیہ جگہ سے نکال کر ساتھ لے آتی۔ نانسنس"...... بگ کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے احتیاطاً ایسا نہیں کیا تھا بگ کنگ۔ ہم آپ کو اس خفیہ جگہ کے بارے میں بتا دیتے ہیں۔ آپ اپنے کسی آدمی کے

ذریعے وہاں سے بلیک ڈائمنڈز نکلوا کر یہاں منگوا لیں۔ ہمارے
بجائے آپ کا آدمی آسانی سے بلیک ڈائمنڈز یہاں لا سکتا
ہے"...... لارا نے کہا۔ بگ کنگ کا روشن سایہ چند لمحے لارا کو تیز
نظروں سے گھورتا رہا پھر اس نے سر جھٹک دیا۔

"ٹھیک ہے بتاؤ۔ کہاں ہیں ڈائمنڈز"...... بگ کنگ نے خشک
لہجے میں کہا تو لارا نے اسے اس خفیہ ٹھکانے کے بارے میں بتا دیا
جہاں اس نے بلیک ڈائمنڈز چھپائے ہوئے تھے۔

"اوکے۔ میں ابھی کاربن میں اپنے ساتھیوں کو بھیجتا ہوں وہ
تمہاری بتائی ہوئی جگہ سے بلیک ڈائمنڈز نکال کر لے آئیں گے"۔
بگ کنگ نے کہا۔ اس کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"یس بگ کنگ۔ ہم نے آپ سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کیا ہے
اور بلیک سینڈیکیٹ سے دونوں بلیک ڈائمنڈز نکال لئے ہیں۔ اب
آپ ہمارے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کریں"...... لارا نے کہا۔

"کون سا وعدہ"...... بگ کنگ نے کہا۔

"آپ نے کہا تھا کہ اگر ہم آپ کو بلیک سینڈیکیٹ سے دونوں
بلیک ڈائمنڈز نکال کر لا دیں گے تو آپ ہمیں ایس ڈبلیو میں اعلیٰ
مقام دیں گے اور ہمیں ہمیشہ کے لئے ایس ڈبلیو کا حصہ بنا لیں
گے"...... لارا نے کہا۔

"بگ کنگ جو وعدہ کرتا ہے اسے ضرور پورا کرتا ہے۔ تم نے
بلیک سینڈیکیٹ سے بلیک ڈائمنڈز ضرور حاصل کر لئے ہیں لیکن

دونوں ڈائمنڈز ابھی میرے پاس نہیں پہنچے ہیں۔ جب دونوں
ڈائمنڈ مجھے مل جائیں گے تب ہی میں تم سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا
کروں گا اور جب تک بلیک ڈائمنڈ مجھ تک نہیں پہنچ جاتے تم تینوں
کو میری قید میں رہنا پڑے گا"...... بگ کنگ نے سپاٹ لہجے میں
کہا تو وہ تینوں چونک پڑے۔

"قید میں۔ لل۔ لل۔ لیکن بگ کنگ......" لارا نے بوکھلا کر کہنا
چاہا۔ اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا اسی لمحے اس کے اور
اس کے دونوں ساتھیوں کے پیروں کے نیچے سے زمین غائب ہو
گئی اور وہ تینوں حلق کے بل چیختے ہوئے ایک ساتھ اپنے پیروں
کے نیچے بننے والے فرش کے خلاء میں غائب ہوتے چلے گئے اور
کمرہ یکلخت بگ کنگ کے تیز اور خوفناک قہقہوں سے گونج اٹھا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آپ کافی دنوں بعد نظر آئے ہیں۔ کہیں گئے ہوئے تھے کیا"۔ سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کہاں گئے تھے۔ رانا ہاؤس میں جوزف اور جوانا بھی نہیں تھے۔ کیا انہیں بھی آپ ساتھ لے گئے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ وہ دونوں بھی میرے ساتھ تھے۔ کیوں کیا جوزف نے تمہیں فون کر کے بتایا نہیں تھا کہ وہ میرے ساتھ جا رہے ہیں"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اگر اس نے بتا دیا ہوتا تو میں آپ سے کیوں پوچھتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"حیرت ہے۔ میں نے جوزف کو ہدایات دے رکھی ہیں کہ اسے اور جوانا کو جب بھی میرے ساتھ کہیں جانا ہو تو وہ خاص طور پر تمہیں آگاہ کر دیا کرے"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ مجھے فون کرنا بھول گیا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ابھی اس عمر کو نہیں پہنچا کہ اس کی یادداشت کمزور ہو گئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ممکن ہے کہ اس نے تب فون کیا ہو جب میں کسی کام سے دانش منزل سے باہر گیا ہوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسی صورت میں کیا تم کال ریکارڈر آن نہیں کرتے"۔ عمران نے کہا۔

"کرتا ہوں لیکن دو روز سے کال ریکارڈر سسٹم میں فالٹ تھا جسے میں نے اب ٹھیک کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو یوں کہو نا کہ تمہارا اپنا ہی قصور ہے۔ بے چارے جوزف نے کال کر کے ریکارڈنگ کرائی ہو گی لیکن سسٹم خراب ہونے کی وجہ سے تمہیں اس کا پیغام نہ ملا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جواب میں بلیک زیرو بھی مسکرا دیا۔

"ویسے گئے کہاں تھے آپ"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"تارن قصبے میں گیا تھا چند روز کے لئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"قصبہ تارن۔ جہاں آپ کے انکل کرنل ہاشم رہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کیسے ہیں کرنل ہاشم اور ان کی اہلیہ۔ میرا مطلب ہے آپ کی آنٹی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کرنل ہاشم تو ٹھیک ہیں لیکن آنٹی اب ہمارے درمیان نہیں رہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا ہے انہیں"...... بلیک زیرو نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ایک انجان حادثے کا شکار ہو گئی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"انجان حادثہ۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے کرنل ہاشم کی اہلیہ کے پراسرار انداز میں غائب ہونے کی تفصیل بتا دی۔

"جو کمرہ انکل ہاشم اور آنٹی کا ہے اس کمرے کے نیچے ایک پرانا خفیہ راستہ ہے جو ایک خاص میکنزم کے ذریعے کھلتا ہے۔ اس راستے کو کھولنے کے لئے بیڈ میں لگے ہوئے خفیہ بٹن کو پریس کرنا پڑتا ہے۔ انکل ہاشم اور آنٹی کو اس بٹن اور خفیہ راستے کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا۔ چند روز پہلے آنٹی جب کمرے میں اکیلی تھیں تو ان کا بیڈ خود بخود حرکت کرنے لگا اور اپنی جگہ سے کھسک کر دیوار

سے جا لگا۔ آنٹی کو بے حد حیرت ہوئی اور وہ اٹھ کر اتفاق سے ٹھیک اس جگہ آ کر کھڑی ہو گئیں جہاں فرش میں خفیہ راستہ کھلتا ہے۔ وہ راستہ بیڈ کے اپنی جگہ سے ہٹنے کے چند سیکنڈ بعد اوپن ہوتا ہے جس کا آنٹی کو کچھ پتہ نہیں تھا۔ چونکہ وہ کھلنے والے خفیہ راستے کے عین اوپر کھڑی تھیں اس لئے جیسے ہی وہ راستہ کھلا وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکیں اور اس کھلے ہوئے راستے میں گر گئیں۔ وہ سیڑھیوں پر نیچے تک پھسلتی چلی گئیں۔ ان کا سر کسی سیڑھی سے ٹکرا گیا تھا اور وہ بے ہوش ہو کر نیچے موجود ایک تہہ خانے میں پہنچ گئی تھیں۔ جہاں کئی روز پڑے رہنے کے بعد آخر کار وہ ہلاک ہو گئیں۔ وہ جیسے ہی کھلے ہوئے خفیہ راستے سے نیچے موجود تہہ خانے میں گریں فرش دوبارہ برابر ہو گیا اور بیڈ واپس اپنی جگہ پر آ گیا جس سے اس بات کا پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کہ آنٹی بند کمرے سے راتوں رات کیسے غائب ہو گئیں اور جب اس بات کا پتہ چلا کہ آنٹی کہاں ہیں اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ بہت افسوس ہوا یہ سن کر کہ آپ کی آنٹی اس طرح اچانک انجان حادثے کا شکار ہو گئی ہیں"...... بلیک زیرو نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ افسوس تو مجھے بھی ہے لیکن جو بھی ہوتا ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ جب کسی انسان کا وقت پورا ہو جاتا ہے پھر کوئی

بہانہ ہی بنتا ہے اور بس"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن آنٹی کی موت اس طرح ہوگی یہ واقعی دکھ کی بات ہے۔ ان کی لاش نجانے کتنے دنوں تک بے گور و کفن پڑی رہی ہوگی"...... بلیک زیرو نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

"پانچ دن وہ اسی طرح تہہ خانے میں پڑی رہی تھیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آنٹی کی لاش دیکھ کر آپ کے انکل کرنل ہاشم کو تو بہت دکھ ہوا ہوگا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ان کے تو ہوش ہی اڑ گئے تھے۔ انہیں تو اس بات کا یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ آنٹی رحلت فرما چکی ہیں۔ ان کی حالت دیکھ کر تو ایک لمحے کے لئے میں بھی ڈر گیا تھا کہ کہیں انہیں بھی کچھ نہ ہو جائے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ انہوں نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ آنٹی کی ناگہانی موت نے انہیں گہرا صدمہ پہنچایا ہے اسی لئے مجھے ان کے ساتھ وہاں کئی روز رہنا پڑا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اب کیسی ہے کرنل ہاشم کی طبیعت"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب ٹھیک ہیں وہ۔ ڈیڈی اور اماں بی بھی وہاں پہنچ گئے ہیں۔ ان کے ڈھارس دینے پر انکل نے خود کو کافی حد تک سنبھال لیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن وہ خفیہ راستہ وہاں بنایا کیوں گیا تھا اور اس کے بارے میں کرنل صاحب کو علم کیوں نہیں تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ ایک عجیب اور حیرت انگیز کہانی ہے بلیک زیرو۔ آنٹی ناگہانی موت کا تو شکار ہوگئی ہیں لیکن وہ اپنے پیچھے ایک انتہائی حیرت انگیز اور ناقابلِ یقین راز کھول گئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"راز۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"خفیہ راستہ نیچے ایک تہہ خانے میں جاتا ہے اور اس تہہ خانے سے ایک سرنگ نکلتی ہے جو قصبے سے ہوتی ہوئی ایک خشک دریا کے پاس چھوٹے سے جنگل میں موجود غار میں نکلتی ہے۔ یہ بہت پرانا راستہ ہے جسے حویلی کا پرانا مالک جاگیردار نواز عالم کسی زمانے میں اسمگلنگ کے لئے استعمال کرتا تھا۔ تہہ خانے میں کچھ ایسے نشانات بھی ملے ہیں جیسے وہاں اسلحہ، بارود اور منشیات رکھی جاتی رہی ہوں۔ تہہ خانے کے نیچے ایک اور تہہ خانہ ہے جسے جاگیردار نواز عالم سونا اور قیمتی سامان چھپانے کے لئے استعمال کرتا رہا تھا۔ میں نے جب دوسرے تہہ خانے کو چیک کیا تو مجھے ایک دیوار میں ایک فولادی سیف دکھائی دیا۔ سیف پرانا تھا لیکن اسے ایک خاص میکنزم کے ذریعے ہی اوپن اور کلوز کیا جاتا تھا۔ ٹائیگر نے اپنے ہنر سے سیف کھولا تھا۔ سیف خالی تھا لیکن اس کے ایک خانے میں ہمیں ایک ایسی چیز ملی جس نے مجھے چونکا کر رکھ دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ وہ کیا چیز تھی"...... بلیک زیرو نے حیرت سے کہا۔

"السٹوشن کا نام سنا ہے کبھی"...... عمران نے اس کی طرف غور

سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"لسٹوشن۔ یہ تو شاید یورینم کے ساتھ ملنے والی وہ دھات ہے جس سے یورینم کی طاقت میں ہزاروں گنا اضافہ کیا جا سکتا ہے اور اس سے عام یورینم سے پھیلنے والی تباہی میں بھی ہزاروں گنا اضافہ ہو جاتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس دھات کو طاقتور میزائلوں میں بطور ایندھن بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایندھن کا خرچ اس دھات کے استعمال سے ایک ہزار گنا کم ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ دھات پاکیشیا میں موجود تو ہے لیکن اس قدر کم کہ ہم اسے نہ تو بطور ایندھن تیار کر سکتے ہیں اور نہ ایٹمی طاقت کے لئے یورینم میں استعمال کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سیف کے خفیہ خانے میں ہمیں جو راکھ ملی ہے وہ اسی دھات کی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بری طرح سے اچھل پڑا۔

"سیف میں لسٹوشن دھات۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہاں راکھ کا چھوٹا سا ڈھیر پڑا ہوا تھا اور اس ڈھیر کو دیکھ کر ایسا نہیں لگتا کہ کسی نے خاص طور پر وہاں رکھا ہو۔ ایسا لگتا ہے جیسے اس خانے میں کوئی اور چیز رکھی گئی ہو اور وہ چیز جل کر لسٹوشن دھات کی شکل اختیار کر گئی ہو۔ لیکن وہ دھات سو فیصد خالص اور اصل لسٹوشن دھات سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ اگر یہ

دھات پاکیشیا کو مل جائے تو پاکیشیا ایٹمی ٹیکنالوجی میں سپر پاورز کو بھی پیچھے چھوڑ دے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ دھات وہاں آئی کیسے۔ آپ بتا رہے ہیں کہ دھات راکھ کے ایک ڈھیر کی شکل میں ہے اور ایسی حالت میں ہے جیسے کوئی چیز جل کر راکھ بن گئی ہو اور وہ راکھ لسٹوشن میں تبدیل ہو گئی ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے اور جس طرح دھات وہاں رکھی ہوئی ہے اسے دیکھ کر ایسا بھی نہیں لگتا کہ اسے خاص طور پر رکھا گیا ہو کیونکہ اس کی حفاظت کا وہاں کوئی انتظام نہیں تھا حالانکہ یہ دھات انتہائی حفاظت میں رکھی جاتی ہے۔ اوپن رہنے کی صورت میں اس کی طاقت زائل ہو جاتی ہے اور ہمیں وہاں جو دھات ملی ہے وہ نجانے کتنے عرصے سے پڑی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس کی طاقت نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا کہنے کا مطلب ہے جس نے بھی لسٹوشن وہاں رکھی تھی اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ یہ کون سی دھات ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یا پھر اس خانے میں کچھ اور بھی تھا جس نے کسی اور دھات کو جلا کر لسٹوشن بنا دیا تھا"...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ وہاں ایسی دوسری کون سی چیز ہو سکتی ہے جس سے کسی دھات کو جلا کر قیمتی دھات لسٹوشن میں تبدیل کر دیا ہو"۔

بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سیف کے خانے میں مجھے ایسا نشان دکھائی دیا تھا جیسے وہاں کوئی ترشا ہوا پرل یا پھر ڈائمنڈ رکھا گیا ہو۔ مجھے اس کا ثبوت تو نہیں ملا لیکن تم جانتے ہو کہ ایک ہی چیز اگر عرصہ دراز تک ایک ہی جگہ پڑی رہے تو اس کا نشان ضرور باقی رہ جاتا ہے۔ وہاں ایسا ہی ایک نشان موجود تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ سیف کے خفیہ خانے میں کوئی پرل یا ڈائمنڈ پڑا ہوا تھا اور اس کے ساتھ کوئی دھات بھی رکھی گئی تھی جو اس پرل یا ڈائمنڈ سے چھو گئی اور وہ دھات جل کر لسٹوشن دھات میں تبدیل ہو گئی۔ ایسا کیسے ممکن ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیوں۔ ممکن کیوں نہیں ہے۔ اگر پارس پتھر کے چھونے سے لوہا سونے میں تبدیل ہو سکتا ہے تو کسی ڈائمنڈ یا پرل کے کسی دھات کو چھونے سے وہ قیمتی دھات کیوں نہیں بن سکتی"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"پارس پتھر کی باتیں محض افسانوی ہیں۔ جدید دور میں ابھی تک کہیں ایسا کوئی پتھر دریافت نہیں ہوا ہے کہ اس کے چھونے سے لوہا سونا بن جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"افسانوی باتوں میں کوئی نہ کوئی حقیقت ضرور ہوتی ہے طاہر۔ پارس پتھر کی باتیں آج کی نہیں صدیوں سے چلی آ رہی ہیں ہو سکتا

ہے کسی زمانے میں واقعی کسی کو ایسا پتھر مل گیا ہو جس کے چھونے سے لوہا سونے میں تبدیل ہو جاتا ہو"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو پھر آج تک کسی کو وہ پتھر کیوں نہیں ملا"۔ بلیک زیرو نے باقاعدہ جرح کرنے والے انداز میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ تمہاری طرح سب نے اس حقیقت کو افسانہ سمجھ کر اسے ڈھونڈنے یا اس کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش ہی نہ کی ہو اور جس چیز کو سرے سے ڈھونڈا ہی نہ جائے تو وہ کسی کو کیسے مل سکتی ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"پارس پتھر کے بارے میں تو بہت سی کہانیاں ہیں لیکن آپ کی یہ نئی اختراع سمجھ سے بالاتر ہے کہ کسی ڈائمنڈ یا پرل کے چھونے سے کوئی عام دھات قیمتی اور طاقتور دھات میں تبدیل ہو جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"گرے والٹ نام کا ایک ہیرا ہے جسے عام طور پر سیاہ ہیرا یا بلیک ڈائمنڈ کہا جاتا ہے۔ یہ ہیرا آج سے دو سو سال پہلے بلگارنیہ کی شمالی پہاڑیوں میں موجود کوئلے کی ایک کان سے نکالا گیا تھا۔ سیاہ رنگت کی وجہ سے اس ہیرے کو اہمیت نہیں دی گئی تھی اور اسے عام قیمت پر ہی فروخت کر دیا گیا تھا۔ ایک ہی ہیرا تھا جو اس دور کے بڑے بڑے جاگیردار، وڈیرے، زمیندار یا پھر لارڈ ٹائپ کے افراد خریدتے تھے لیکن ہیرے کی خاصیت تھی کہ اگر اسے دوسرے ہیروں کے ساتھ رکھا جاتا تو دوسرے ہیرے بھی ماند پڑ جاتے

تھے۔ اس ہیرے کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس ہیرے کے چھونے سے بہت سی چیزیں جل کر راکھ ہو جاتی ہیں۔ جیسے چٹانیں۔ فولاد اور ماربل پتھروں کی چٹانیں اور بہت سی دوسری دھاتیں۔ اس ہیرے سے نادیدہ گرم شعاعیں نکلتی ہیں جو انسانی صحت کے لئے بھی انتہائی خطرناک تصور کی جاتی ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ سیاہ ہیرا کوئی بھی زیادہ عرصہ اپنے پاس نہیں رکھتا تھا اور آگے فروخت کر دیا جاتا تھا۔ پھر اس ہیرے کو بلگارنیہ کی حکومت نے خرید کر اسے اپنے عجائب گھر میں رکھ لیا۔ کئی برسوں تک ہیرا وہیں پڑا رہا اس کے بعد سیاہ ہیرا اس عجائب گھر سے چوری ہو گیا اور آج تک اس بات کا پتہ نہیں چل سکا کہ عجائب گھر سے سیاہ ہیرا کس نے چرایا تھا اور اب کہاں ہے۔ کئی برسوں بعد ان چیزوں کی لیبارٹریوں میں چیکنگ کی گئی جو اس ہیرے کی وجہ سے راکھ میں بدل گئی تھیں۔ ان میں سے ایک راکھ ایسی تھی جس سے پتہ چلا کہ وہ ہیرے کی حدت سے یا پھر اس کے چھونے کی وجہ سے جل کر لسٹوشن دھات میں تبدیل ہو چکی ہے۔ لیکن وہ کیا چیز تھی جو ہیرے سے جل کر راکھ بن کر لسٹوشن دھات میں تبدیل ہوئی تھی۔ اس کے بارے میں بھی کچھ پتہ نہ چل سکا اور جب سپر پاورز ممالک کو اس ہیرے کا پتہ چلا کہ اس ہیرے سے کسی دھات کو قیمتی ترین دھات میں تبدیل کیا جا سکتا ہے تو ہر طرف اس ہیرے کی تلاش شروع ہو گئی۔ بلگارنیہ حکومت جو اس ہیرے کی چوری میں اتنی دلچسپی نہ لے

رہی تھی۔ اس کی حقیقت جاننے کے بعد وہ بھی سیاہ ہیرے کی تلاش میں لگ گئی لیکن سیاہ ہیرے کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ ایک وقت ایسا آیا جب اس ہیرے کی اہمیت کے بارے میں پوری دنیا کے تحقیقاتی رسالوں میں مضامین چھپنا شروع ہو گئے تھے جس سے اس ہیرے کی اہمیت اور قیمت راتوں رات آسمانوں پر پہنچ گئی تھی لیکن لاکھ کوششوں کے باوجود آج تک اس ہیرے کا کچھ علم نہیں ہو سکا“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا آپ نے یہ سب کچھ کسی تحقیقاتی رسالے میں پڑھا تھا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ کچھ دنوں پہلے مجھے اپنے ایک دوست کی لائبریری میں جانے کا اتفاق ہوا تھا جہاں اس نے قدیم اور نایاب کتابوں کا ذخیرہ اکٹھا کر رکھا تھا۔ میں نے وہاں سے چند قدیم میگزین اٹھا کر پڑھے تھے۔ ان میں سے ایک میگزین میں یہ ساری معلومات موجود تھیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”تو کیا وہ تاریخی ہیرا یہاں پاکیشیا میں تھا“...... بلیک زیرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ سیف میں موجود لسٹوشن دھات کی راکھ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس سیف میں بلیک ڈائمنڈ بھی رکھا ہوا تھا اور میں نے تہہ خانے کا باریک بینی سے جائزہ لیا ہے۔ وہاں تازہ قدموں کے نشان ملے ہیں اور ان نشانوں سے ایسا لگتا ہے کہ کوئی وہاں

اس ہیرے کے لئے ہی آیا تھا اور اس نے غار کا دہانہ کھولنے کے ساتھ ساتھ حویلی کا بھی خفیہ راستہ کھول دیا تھا جس سے کرنل ہاشم کی اہلیہ ناگہانی حادثے کا شکار ہو گئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کون لوگ تھے وہ جو اس خفیہ جگہ سے ہیرا لے گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"میں نے ٹائیگر کی ڈیوٹی لگا دی ہے۔ وہ جلد ہی پتہ لگا لے گا"...... عمران نے کہا۔

"اگر یہ ہیرا پاکیشیا کو مل جائے تو اس سے واقعی پاکیشیا کی تقدیر ہی بدل جائے گی۔ اس قدرتی نعمت کا استعمال کر کے پاکیشیا کو تمام بیرونی قرض سے نجات دلائی جا سکتی ہے اور پاکیشیا کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو پھر پتہ کرائیں کہ بلیک ڈائمنڈ کہاں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ڈائمنڈ پاکیشیا سے ہی نکل جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک بار اس ہیرے کا سراغ مل جائے پھر یہ ہیرا دنیا کے کسی بھی کونے میں کیوں نہ پہنچ جائے میں اسے پاکیشیا کے لئے ضرور حاصل کروں گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ڈی اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کا مطالعہ کر رہا تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سن کر چونک پڑا۔ اس نے میز پر اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل سے نظریں ہٹائیں اور دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔

"یس۔ کم ان"...... کرنل ڈی نے تیز لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور میجر پرمود کی شکل دکھائی دی۔ میجر پرمود نے اندر آتے ہی کرنل ڈی کو مخصوص انداز میں سیلوٹ مارا۔

"آؤ میجر پرمود۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"...... کرنل ڈی نے فائل بند کرتے ہوئے کہا تو میجر پرمود سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ آیا۔

"بیٹھو"...... کرنل ڈی نے کہا تو میجر پرمود شکریہ کہہ کر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ نے مجھے بلایا تھا"...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں۔ تم سے ایک اہم سلسلے میں بات کرنی ہے"..... کرنل ڈی نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

"کس سلسلے میں"..... میجر پرمود نے کہا۔

"تم جانتے ہو کہ بلگارنیہ نے میزائل ٹیکنالوجی میں کس قدر ترقی کر لی ہے۔ ہمارے سائنس دانوں کے بنائے ہوئے میزائل انتہائی طاقتور اور تیز رفتار ہیں جن کا مقابلہ سپر پاورز ممالک کے بنائے ہوئے میزائلوں سے بھی کیا جا سکتا ہے اور ہمارے پاس اتنی تعداد میں میزائل ہیں کہ ہم جنگ کی صورت میں کسی بھی طاقتور ملک کا دیر تک اور آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں اور دشمن کے دانت کھٹے کر سکتے ہیں"..... کرنل ڈی نے کہا۔

"جی ہاں۔ ہمارے ملک کے سائنس دانوں نے یہ سب انتھک محنت سے کیا ہے"..... میجر پرمود نے کہا۔

"ہمارے پاس ایٹمی میزائلوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ پاکیشیا کے بعد بلگارنیہ مسلم ورلڈ کا دوسرا ملک ہے جو اب ایٹمی ٹیکنالوجی کے حامل ممالک کی صف میں شامل ہو گیا ہے اور دشمن ممالک کو بھی ہماری طاقت کا اندازہ ہو چکا ہے اور انہوں نے بھی ہماری طرف میلی آنکھ سے دیکھنا چھوڑ دیا ہے"..... کرنل ڈی نے کہا۔

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں جناب۔ یہ سب باتیں مجھے بتانے کا آپ کا مقصد کیا ہے"..... میجر پرمود نے کہا۔ وہ کرنل ڈی کی تمہید بھری باتیں سن کر اکتا گیا تھا۔

"ہمارا میزائل سسٹم شدید خطرے سے دوچار ہے میجر پرمود۔ اگر میں کہوں کہ ہمارے اب تک بنائے گئے تمام میزائل ناکارہ ہو رہے ہیں تو تم کیا کہو گے"..... کرنل ڈی نے سنجیدگی سے کہا تو میجر پرمود چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"..... میجر پرمود نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ درست ہے۔ ہمارا میزائل سسٹم ایس ٹی ایس سسٹم کے تحت ہے۔ ایس ٹی ایس سسٹم میزائلوں میں بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے۔ عام طور پر میزائلوں میں ایندھن کے طور پر بارود کی ایک خاص قسم یا پھر مخصوص گیسوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ہمارا ایس ٹی ایس سسٹم ایک دھاتی عنصر سے بنا ہوا ہے جو بارود کی طرح جل کر خاص گیس کی شکل اختیار کرتا ہے اور اسی گیس کی طاقت سے میزائل کو اڑایا جاتا ہے۔ بارود کی مقدار اور کوالٹی کنٹرول کے ذریعے ہی اس کی رفتار اور دوری ایڈجسٹ کی جاتی ہے جس سے میزائل کو دور اور نزدیک فائر کیا جا سکتا ہے۔ اب ہمارے لئے بھی ایس ٹی ایس سسٹم مسئلہ بنتا جا رہا ہے"..... کرنل ڈی نے کہا۔

"کیسا مسئلہ"..... میجر پرمود نے پوچھا۔

"ایس ٹی ایس جن دھاتی عناصر سے بنایا جاتا ہے وقت گزرنے کے ساتھ ان عناصر کی کوالٹی اور ان کی پاور کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ سائنس دانوں کا خیال تھا کہ کوالٹی اور پاور کم ہونے

میں کئی سال درکار ہوتے ہیں دس سے چودہ سالوں کے بعد ہی ایس ٹی ایس سسٹم ایکسپائر ہوتا ہے لیکن ان کا خیال غلط ثابت ہوا ہے۔ یہ سسٹم چند ماہ بعد ہی اپنا اثر کھونا شروع کر دیتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو سے تین ماہ میں ایس ٹی ایس سسٹم مکمل طور پر ناکارہ ہو جاتا ہے جس سے نہ تو میزائل فائر ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس میزائل سے کسی ہدف کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ میری سپریم لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر فاروق ہاشم سے بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا ہے کہ جن میزائلوں میں ایس ٹی ایس سسٹم لوڈ کیا گیا ہے۔ وہ میزائل مکمل طور پر ناکارہ ہو چکے ہیں اور اگر یہی حال رہا تو بلگارنیہ کا کوئی بھی میزائل ضرورت پڑنے پر کام نہیں آئے گا“...... کرنل ڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو انتہائی تشویشناک صورتحال ہے“...... میجر پرمود نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اس صورتحال سے نہ صرف ہمارے سائنس دان بلکہ اعلیٰ حکام بھی پریشان ہیں اور کوشش کی جا رہی ہے کہ میزائلوں کے ناکارہ ہونے کی خبر لیک آؤٹ نہ ہو ورنہ بلگارنیہ کے دشمن ممالک بلگارنیہ پر حملہ کرنے میں ایک منٹ کی بھی تاخیر نہیں کریں گے“...... کرنل ڈی نے کہا۔

”لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ کیا سائنس دان یہ بات پہلے سے نہیں جانتے تھے کہ ایس ٹی ایس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے“۔ میجر

پرمود نے کہا۔

”نہیں۔ شروع میں اس کا انہیں اندازہ نہیں ہوا تھا بعد میں جب پتہ چلا تو اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی“...... کرنل ڈی نے کہا۔

”حیرت ہے۔ اس قدر حساس معاملے پر اس وقت توجہ دی جا رہی ہے جب سب کچھ ختم ہوتا جا رہا ہے“...... میجر پرمود نے تلخ لہجے میں کہا۔

”اس میں سائنس دانوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔ ایس ٹی ایس کو تمام تجربات کے بعد میزائلوں میں لوڈ کیا گیا تھا۔ تمام سنسرز اور ماسٹر کمپیوٹر رپورٹ اوکے تھی۔ اس بات کا تو تب پتہ چلا جب ڈاکٹر فاروق ہاشم نے سپر فاسٹ میزائل بنا کر ان کا تجربہ کرنے کی کوشش کی۔ ایس ایف میزائل میں چند ناکارہ ہو جانے والے میزائلوں کا ایندھن استعمال کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ جب ایس ایف میزائل کا تجربہ ناکام ہوا تب ڈاکٹر فاروق ہاشم کو احساس ہوا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔ انہوں نے میزائلوں میں موجود ایندھن کے نمونے حاصل کئے اور پھر جب ان پر تجربات کئے گئے تو انہیں علم ہوا کہ تمام میزائلوں کا ایندھن ناکارہ ہو چکا ہے جبکہ میزائلوں میں لگے ہوئے سنسرز اور ماسٹر کمپیوٹر سسٹم مسلسل اوکے کی رپورٹ دے رہے تھے“...... کرنل ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تب ڈاکٹر فاروق ہاشم نے اس کا کوئی تو حل نکالا ہو گا۔ یہ

کیسے ممکن ہے کہ بلگارنیہ کے تمام میزائل ناکارہ ہو جائیں اور سائنس دان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اس مسئلے کی وجہ سے سائنس دانوں کے ساتھ ساتھ فوجی قیادت اور اعلیٰ حکام بھی بے حد پریشان ہیں میجر پرمود۔ ڈاکٹر فاروق ہاشم سمیت بلگارنیہ کے تمام سائنس دان اس جستجو میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی بھی طریقے سے میزائلوں کو ناکارہ ہونے سے بچایا جائے۔ وہ میزائلوں سے ایس ٹی ایس نکال کر اس کی جگہ فریش ایس ٹی ایس ڈال کر وقتی طور پر تو میزائلوں کو شاید بچا لیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ فریش ایس ٹی ایس بھی ناکارہ ہو گیا تو کیا ہو گا۔ سائنس دان کب تک ایس ٹی ایس بدلتے رہیں گے۔ اگر یہ کام مستقل بنیادوں پر کیا جاتا رہا تو ایک ایک میزائلوں کی قیمت کروڑوں ڈالرز تک پہنچ جائے گی۔ بلگارنیہ شدید مالی بحران کا شکار ہے اگر ہم اپنا سارا بجٹ میزائلوں کو ایکٹیو رکھنے پر صرف کر دیں گے تو باقی کام کیسے ہوں گے"...... کرنل ڈی نے کہا۔

"تو ایس ٹی ایس کی جگہ ان میزائلوں میں وہ ایندھن ڈال دیا جائے جو پوری دنیا میں استعمال کیا جاتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اس پر بھی اربوں ڈالرز کا خرچہ ہے جس کا بلگارنیہ متحمل نہیں

ہو سکتا"...... کرنل ڈی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میزائلوں میں ایندھن ڈالا ہی نہ جائے جب تک ان کی ضرورت نہ ہو۔ میزائل ایم ٹی بھی تو رکھے جا سکتے ہیں"...... میجر پرمود نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"تم شاید اصل پریشانی سمجھ ہی نہیں رہے ہو"...... کرنل ڈی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ پلیز وضاحت کر دیں"...... میجر پرمود نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سارا مسئلہ ایس ٹی ایس کی خرابی کا ہے۔ اسے میزائلوں میں لوڈ کیا جائے یا کسی بھی جگہ سٹور کیا جائے۔ اس کی کوالٹی اور پاور مسلسل کم ہوتی رہتی ہے اور چند ماہ بعد وہ کسی بھی طرح قابل استعمال نہیں رہتا۔ یہ سمجھ لو کہ فریش تیار ہونے والا ایس ٹی ایس بھی چند ماہ تک کے لئے کارآمد ہو گا اس کے بعد اس کی بھی افادیت ختم ہو جائے گی"...... کرنل ڈی نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر اس کا حل کیا ہے۔ سائنس دانوں نے اس کے بارے میں کچھ تو سوچا ہو گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ ایس ٹی ایس کو بچانے کا ایک حل ہے"...... کرنل ڈی نے جواب دیا۔

"کیا حل ہے"...... میجر پرمود نے دلچسپی سے پوچھا۔

"گرے والٹ کے بارے میں جانتے ہو"...... کرنل ڈی نے

اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"گرے والٹ۔ کیا مطلب"...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

"گرے والٹ نام کا ایک ہیرا ہے جسے عام طور پر سیاہ ہیرا یا بلیک ڈائمنڈ کہا جاتا ہے"...... کرنل ڈی نے کہا۔

"ہاں۔ سنا ہے اس کے بارے میں۔ یہ ہیرا آج سے دو سو سال پہلے بلگارنیہ کی شمالی پہاڑیوں میں موجود کوئلے کی ایک کان سے نکالا گیا تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ میں اسی ہیرے کی بات کر رہا ہوں"...... کرنل ڈی نے کہا اور پھر وہ میجر پرمود کو بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں وہ تمام باتیں بتانے لگا جو عمران نے بلیک زیرو کو بتائی تھیں۔

"آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ اگر ہمیں بلیک ڈائمنڈ مل جائے تو ہم اسے پارس پتھر کی طرح ایس ٹی ایس کو چھو کر اس کی طاقت بحال کر سکتے ہیں اور ایس ٹی ایس کو دوبارہ قابل استعمال بنایا جا سکتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ میزائلوں سے ایس ٹی ایس نکال کر پھر سے ان میں فریش ایس ٹی ایس ڈالا جائے اور وہ بھی وقت گزرنے پر ناکارہ ہو جائے تو اس سے بہتر تو یہی ہو گا کہ ہم گرے والٹ حاصل کر لیں تاکہ اس کی مدد سے ایس ٹی ایس کو بچا سکیں"...... کرنل ڈی نے کہا۔

"یہ مشورہ آپ کو کس نے دیا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اس سلسلے میں میری ڈاکٹر فاروق ہاشم سمیت نامور اور ذہین سائنس دانوں کی ٹیم سمیت اعلیٰ حکام سے بھی کئی بار ڈسکشن ہوئی ہے اور ان سب کا ہی یہی ماننا ہے کہ بلیک ڈائمنڈ جو بلگارنیہ سے نکالا گیا تھا اور اسے بلگارنیہ کے ہی نیشنل میوزیم سے چوری کیا گیا تھا اسے تلاش کر کے واپس بلگارنیہ لایا جائے تاکہ اس کی مدد سے ہم میزائل پروگرام کو بچا سکیں"...... کرنل ڈی نے کہا۔

"لیکن اس ہیرے کو چوری ہوئے تو کئی سال ہو چکے ہیں۔ انٹیلی جنس اور متعلقہ ایجنسیوں نے ہیرا تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن آج تک اس ہیرے کا پتہ نہیں چلایا جا سکا پھر اب اس کا کیسے پتہ چلایا جا سکتا ہے اور پھر اس معاملے سے ہمارا کیا تعلق"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ملک کی سلامتی اور بقاء کے ہر معاملے سے ہمارا تعلق ہے میجر پرمود۔ اس وقت ملک و قوم کی تمام تر امیدیں ہم سے وابستہ ہیں۔ ہمارے ملک کا میزائل سسٹم تباہی کے دہانے پر ہے جسے ہم نہیں بچائیں گے تو اور کون بچائے گا"...... کرنل ڈی نے تلخی سے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن ایک ہیرے کی تلاش کا کام ہم کیسے کر سکتے ہیں کیا یہ ہمارے معیار کا کام ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ ملک کی سلامتی اور بقاء کو سامنے رکھو گے تو تمہیں خود اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ یہ کام ہمارے معیار کا ہے یا

نہیں"...... کرنل ڈی نے کہا تو میجر پرمود نے جبڑے بھینچ لئے۔

"میں نے انٹیلی جنس اور ان ایجنسیوں کی تمام فائلیں منگوا لی ہیں جو اس ہیرے کی تلاش میں مصروف تھیں۔ انہوں نے اس معاملے میں جو بھی اقدامات کئے اور ان سے جو بھی پیش رفت ہوئی وہ تمام تر معلومات چن چن کر میں نے ایک فائل میں اکٹھی کر لی ہے۔ تم ایک بار اس فائل کو پڑھ لو۔ مجھے یقین ہے کہ اس فائل کے مطالعے کے بعد تمہیں اس معاملے میں نہ صرف دلچسپی پیدا ہو جائے گی بلکہ تم اسے اپنے لئے اعلیٰ معیار کا مشن قرار دینے پر بھی مجبور ہو جاؤ گے"۔ کرنل ڈی نے کہا اور سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے میجر پرمود کی طرف بڑھا دی۔ میجر پرمود نے اس سے فائل لی اور اپنے سامنے رکھ لی۔ فائل زیادہ ضخیم تو نہ تھی لیکن اس میں سو سے زائد پرنٹڈ صفحات ضرور تھے۔

"میں اسے گھر جا کر تسلی سے پڑھوں گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن یہ فائل آج ہی پڑھ لو۔ کل میری بگ کنگ صاحب سے خصوصی میٹنگ ہے جس میں مجھے بگ کنگ صاحب کو رپورٹ دینی ہے کہ ہم نے یہ کیس آفیشل طور پر قبول کیا ہے"۔ کرنل ڈی نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلایا اور فائل اٹھا کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دو گھنٹوں تک آپ کو رپورٹ دے دوں

گا"...... میجر پرمود نے کہا تو کرنل ڈی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"فائل پڑھنے کے بعد خود ہی یہاں چلے آنا۔ میں تمہارا منتظر رہوں گا"...... کرنل ڈی نے کہا۔

"جی بہتر"...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا اور پھر اس نے کرنل ڈی کو سیلوٹ کیا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا آفس سے نکلا چلا گیا۔

۱

عمران ٹائیگر کے ساتھ ایکریمیا کے شہر کابرن کے ایک فائیو سٹار ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ ٹائیگر نے کرنل ہاشم کی رہائش گاہ سے جو معلومات حاصل کی تھیں ان کی انوسٹی گیشن کرنے کے بعد اسے پتہ چلا تھا کہ کرنل ہاشم کی رہائش گاہ کے نیچے موجود تہہ خانے میں تین افراد داخل ہوئے تھے۔ ٹائیگر کو ان کے فنگر پرنٹس مل گئے تھے اور ان فنگر پرنٹس کو جب ٹائیگر نے رجسٹریشن آفس سے چیک کرایا تو ان میں ایک فنگر پرنٹ جاگیر دار نواز عالم کے بڑے بیٹے رجب عالم کے تھے جو اپنے ماں باپ کے ساتھ ایکریمیا میں تھا۔ اس کے فنگر پرنٹس ملنے پر ٹائیگر سمجھ گیا کہ رجب عالم پاکیشیا آیا تھا اور وہی اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ رہائش گاہ کے خفیہ تہہ خانے میں داخل ہوا تھا اور وہاں موجود خفیہ سیف میں سے بلیک ڈائمنڈ نکال کر لے گیا تھا۔

ٹائیگر نے رجب عالم کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو

اسے ایئر پورٹ امیگریشن سے اس کے بارے میں معلومات ملیں کہ وہ چند روز قبل پاکیشیا پہنچا تھا اور ایئر پورٹ سے سیدھا تارن پہنچا تھا۔ تارن میں اس نے ایک ہوٹل میں رہائش اختیار کی تھی اور پھر وہیں سے وہ دریا کے کنارے پہنچا جہاں اس نے سرنگ کا راستہ کھولا اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ رہائش گاہ کے تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ تہہ خانے سے اس نے ہیرا نکالا اور پھر اسے لے کر وہ واپس چلا گیا۔ ہیرا حاصل کرتے ہی اس نے ہوٹل چھوڑ دیا تھا۔ ہوٹل چھوڑنے کے بعد وہ ایئر پورٹ پہنچا اور پہلی دستیاب فلائٹ سے ایکریمیا روانہ ہو گیا۔

اب یہ بات صاف ہو چکی تھی کہ بلیک ڈائمنڈ حاصل کرنے میں جاگیردار نواز عالم اور اس کے بیٹے کا ہی ہاتھ تھا اور وہ ہیرا لے کر ایکریمیا پہنچ چکا تھا۔ عمران نے ٹائیگر کو ساتھ لیا اور ایکریمیا پہنچ گیا۔ ٹائیگر کی حاصل کردہ معلومات کے مطابق جاگیردار نواز عالم اور اس کی فیملی کابرن میں ہی رہتی تھی۔ ٹائیگر نے یہاں آتے ہی انڈر ورلڈ میں اپنے رابطوں کے ذریعے جاگیردار نواز عالم کا پتہ لگانے کا کام شروع کر دیا تھا کہ وہ کابرن میں کہاں رہتا ہے۔ جلد ہی اسے جاگیردار نواز عالم کی رہائش گاہ کا پتہ مل گیا لیکن ساتھ ہی اسے یہ بتایا گیا کہ نواز عالم اور اس کی فیملی جس رہائش گاہ میں رہتی تھی وہاں ایک ہولناک واقعہ رونما ہو چکا ہے۔ اس رہائش گاہ پر نامعلوم گر منٹو نے حملہ کیا تھا اور رہائش گاہ میں داخل ہوتے ہی

انہوں نے جاگیردار نواز عالم اور اس کی ساری فیملی کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ جاگیردار نواز عالم کا وہ بیٹا بھی ان حملہ آوروں کے ہاتھوں مارا جا چکا تھا جو پاکیشیا سے بلیک ڈائمنڈ لایا تھا۔ ٹائیگر نے جب یہ بات عمران کو بتائی تو عمران بھی پریشان ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ ٹائیگر کے ہمراہ اس پتے پر پہنچا جہاں جاگیردار اور اس کی فیملی کو قتل کیا گیا تھا۔ رہائش گاہ کو اس واقعے کے بعد متعلقہ پولیس نے سیلڈ کر رکھا تھا اور رہائش گاہ کے گرد پولیس کا بھی پہرہ تھا اس لئے عمران اور ٹائیگر رہائش گاہ کے اندر نہیں جا سکتے تھے۔ عمران، ٹائیگر کے ساتھ رہائش گاہ کا جائزہ لے کر واپس ہوٹل آ گیا تھا اور اب وہ دونوں کمرے میں ہی موجود تھے۔

''باس۔ کیا نواز عالم اور اس کی فیملی کو بلیک ڈائمنڈ کے لئے ہلاک کیا گیا ہے''...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ تمہاری معلومات کے مطابق نواز عالم کا بیٹا رجب عالم تین روز پہلے بلیک ڈائمنڈ لے کر یہاں پہنچا تھا اسی رات اس رہائش گاہ پر حملہ کیا گیا تھا اور رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ حملہ آوروں نے رہائش گاہ کے ملازمین کو بھی زندہ نہیں چھوڑا تھا۔ اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ حملہ بلیک ڈائمنڈ حاصل کرنے کے لئے ہی کیا گیا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''تو پھر یہ کیسے پتہ چلے گا کہ حملہ آور کون تھے اور بلیک ڈائمنڈ

اب کس کے پاس ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہر مجرم اپنے پیچھے کوئی نہ کوئی سراغ ضرور چھوڑ جاتا ہے۔ اگر ہمیں کسی طرح اس عمارت میں داخل ہونے کا موقع مل جائے اور ہم وہاں جا کر سراغ لگائیں تو ہمیں حملہ آوروں کا کوئی نہ کوئی کلیو ضرور مل جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ہم اس عمارت میں داخل کیسے ہوں گے۔ عمارت کے اندر اور باہر متعلقہ پولیس موجود ہے اور انہوں نے رہائش گاہ سیلڈ کر رکھی ہے اور پھر یہاں کی پولیس تحقیقات کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی ہو سکتا ہے انہیں قاتلوں کا کوئی سراغ مل گیا ہو اور اب تک وہ قاتلوں تک پہنچ بھی چکے ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے گزشتہ دو تین روز کے تمام اخبارات کا مطالعہ کیا ہے۔ اخبارات میں جاگیردار نواز عالم اور اس کی فیملی کو ہلاک کرنے والوں کا کوئی سراغ نہیں ملا ہے البتہ یہ ضرور کہا جا رہا ہے کہ ہلاک ہونے والے افراد کو جس انداز میں گولیاں ماری گئی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حملہ آور بہترین نشانہ باز تھے ان کی چلائی ہوئی ایک گولی بھی ضائع نہیں گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر حملہ آور تربیت یافتہ تھے تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے وہاں اپنا کوئی سراغ ہی نہ چھوڑا ہو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ذہین سے ذہین مجرم بھی اپنے پیچھے کوئی نہ کوئی کلیو ضرور چھوڑ جاتا ہے۔ اس کلیو کو ڈھونڈنے والی نظر کی ضرورت ہوتی ہے''۔

عمران نے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو کیا آپ اس عمارت کے اندر جانے کا سوچ رہے ہیں"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"تب ہمیں رات ہونے کا انتظار کرنا چاہئے۔ رات کے وقت ہی ہم وہاں موجود سیکورٹی سے بچ کر اس عمارت میں داخل ہو سکیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ ہم دن کے وقت ہی جائیں گے اور لیگل طریقے سے تاکہ ہم بغیر کسی پریشانی کے وہاں اپنی تفتیش کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن لیگل طریقے سے ہم وہاں کیسے جائیں گے"...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ معلوم کرو یہاں کے ڈائریکٹر سٹیٹ آفیسر کا نام کیا ہے اور جاگیردار نواز عالم کی رہائش گاہ میں کس ڈیپارٹمنٹ کی تحقیقی ٹیم کام کر رہی ہے۔ کیا تم نے معلوم کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ ڈائریکٹر سٹیٹ آفیسر کا نام کلارک جونز ہے اور جاگیردار نواز عالم کی رہائش گاہ میں اسی ڈیپارٹمنٹ کا ایک آفیسر ایرک اپنی ٹیم کے ساتھ تفتیش کر رہا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کلارک جونز اور آفیسر کا فون نمبر معلوم ہے تمہیں"...... عمران

نے پوچھا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک کاغذ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا جس پر دو فون نمبر لکھے ہوئے تھے۔

"عمران نے قریب پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور ڈائریکٹر سٹیٹ آفیسر کلارک جونز کے نمبر ملانے لگا۔

"یس۔ ڈائریکٹر سٹیٹ آفیسر کلارک جونز بول رہا ہوں"۔ رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"ہوم ڈیپارٹمنٹ سے سیکرٹری داخلہ بول رہا ہوں"...... عمران نے رعب دار لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے کلارک جونز کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مسٹر جونز۔ چند روز قبل ویسٹرن کالونی کی رہائش گاہ میں پاکیشیائی نژاد ایکریمنز جن بارہ افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اس کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ کیا ان حملہ آوروں کا کچھ پتہ چلا ہے آپ کو"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ نو سر۔ ہم تفتیش کر رہے ہیں۔ حملہ آور ضرورت سے زیادہ چالاک تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے کوئی کلیو نہیں چھوڑا ہے لیکن ہمارا کام جاری ہے۔ ہم جلد ہی ان کا کوئی نہ کوئی سراغ لگا لیں گے"...... سٹیٹ آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون ہے تفتیشی آفیسر"...... عمران نے پوچھا۔

"آفیسر ایرک جناب اور وہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا ہونہار اور انتہائی ذہین آفیسر ہے۔ وہ اب تک کئی بلائنڈ مرڈرز کا سراغ لگا چکا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس بار بھی وہ ان قاتلوں کا کوئی نہ کوئی کلیو ڈھونڈ نکالے گا جنہوں نے ان بارہ افراد کو انتہائی سفاکی اور بے رحمی سے قتل کیا ہے"...... کلارک جونز نے کہا۔

"ان افراد کو قتل ہوئے کئی روز ہو چکے ہیں۔ اگر آپ کا ذہین آفیسر ابھی تک قاتلوں کا سراغ نہیں لگا پایا تو وہ آئندہ ان کا سراغ کیسے لگائے گا۔ نانسنس"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہمیں چند کلیوز ملے ہیں جناب۔ ہم ان پر ہی آگے بڑھ رہے ہیں۔ آپ ہمیں چند دن دے دیں۔ میں آپ کے سامنے نہ صرف تمام ثبوت رکھ دوں گا بلکہ قاتلوں کو بھی آپ کے سامنے لے آؤں گا"...... کلارک جونز نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن ہوم ڈیپارٹمنٹ سے اس معاملے پر اوپر سے بھی بہت دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ وشنگٹن سے دو ایف بی آر آفیسر آئے ہیں۔ میں انہیں آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ آپ ان سے کوآپریٹ کریں۔ وہ ایک نظر اس رہائش گاہ کو خود دیکھنا چاہتے ہیں جہاں بارہ افراد کو قتل کیا گیا ہے۔ آپ نے اب تک جو کلیوز حاصل کئے ہیں ان آفیسرز کو بتا دیں۔ وہ ایک رپورٹ بنا کر اپنے ساتھ لے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ انہیں میرے پاس بھیج دیں۔ میں انہیں تمام حالات بتا دوں گا"...... کلارک جونز نے کہا۔

"وہ سیدھے جائے واردات پر جائیں گے۔ آپ کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ انوسٹی گیشن آفیسر ایرک کو وہاں بھیج دیں اور اسے میری طرف سے ہدایات جاری کر دیں کہ وہ ان آفیسرز سے تعاون کریں۔ گڈ بائی"...... عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ ٹائیگر سے کوئی بات کرتا اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"روگر بول رہا ہوں۔ کیا میں کوبرا سے بات کر سکتا ہوں"۔ دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔ عمران نے چونکہ فون کے لاؤڈر کا بٹن پریسڈ کر رکھا تھا اس لئے ٹائیگر نے بھی یہ آواز سن لی تھی۔

"یہ فون میرے ملئے ہے باس"...... ٹائیگر نے عمران سے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا کر رسیور ٹائیگر کو دے دیا۔

"یس۔ کوبرا بول رہا ہوں"۔ ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تمہارا کام ہو گیا ہے کوبرا۔ کیا تم تھوڑی دیر کے لئے میرے پاس آ سکتے ہو"...... روگر نے کہا۔

"ابھی"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں۔ اگر تمہیں قاتلوں کے نام اور ان کا پتہ چاہئے تو ابھی آ

جاؤ ورنہ تمہاری مرضی"...... روگر نے سپاٹ لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"میں تمہیں پانچ منٹ بعد فون کر کے بتاتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے"...... روگر نے کہا تو ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"باس۔ روگر میرا دوست ہے۔ میں نے یہاں آ کر اس سے ہی یہ ساری معلومات حاصل کی تھیں اور میں نے اس کے ذمہ یہ کام بھی لگایا تھا کہ وہ اپنے طور پر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ پاکیشیائی نژاد بارہ افراد کو کس نے گولیاں مار کر ہلاک کیا ہے۔ اس کا انداز بتا رہا ہے کہ اس نے قاتلوں کا پتہ چلا لیا ہے"...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گڈ شو۔ اگر روگر نے قاتلوں کا پتہ چلا لیا ہے تو پھر ہمیں نواز عالم کی رہائش گاہ پر جا کر خود تفتیش کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو اسے فون کرو اور کہو کہ ہم اس کے پاس آ رہے ہیں"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر روگر کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"روگر کلب"...... رابطہ ملتے ہی ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"کوبرا بول رہا ہوں۔ روگر سے بات کراؤ"...... ٹائیگر نے اس سے بھی زیادہ کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا پھر رسیور میں چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"روگر بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں کے بعد روگر کی آواز سنائی دی

"کوبرا بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اتنی جلدی۔ تم نے تو پانچ منٹ بعد کال کرنے کا کہا تھا"...... روگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فضول باتیں نہ کرو۔ میں تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ اور سنو میرے ساتھ میرا باس بھی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہارا باس۔ اوہ۔ ٹھیک ہے لیکن میرا معاوضہ لانا نہ بھول جانا جس کا تم نے وعدہ کیا تھا"...... روگر نے چونک کر کہا۔

"بے فکر رہو۔ تم اپنا وعدہ پورا کرنا میں اپنا پورا کروں گا"۔ ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"تو تمہارا دوست معاوضے کے عیوض معلومات مہیا کر رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ انڈر ورلڈ میں سب سے بڑا دوست دولت ہی ہوتی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھے۔ وہ کمرے سے نکل کر باہر آئے اور پھر وہ تھوڑی ہی دیر میں ایک ٹیکسی میں سوار روگر کلب

کی جانب اُڑے جا رہے تھے۔ پندرہ منٹ کے سفر کے بعد ٹیکسی
ایک وسیع و عریض کلب کے احاطے میں داخل ہوئی۔ سامنے ایک
بڑی سی عمارت تھی جس پر روگر کلب کا نیون سائن چمک رہا تھا۔
عمران اور ٹائیگر ٹیکسی سے اتر آئے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ
ادا کیا اور پھر وہ دونوں مین ڈور کی جانب بڑھتے گئے۔

مین ڈور سے وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے ان کے چہروں
پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔ ہال میں بے شمار افراد موجود
تھے جو سستی شراب اور منشیات کا آزادانہ استعمال کر رہے تھے اور
اس کی بو پورے ہال میں رچی بسی ہوئی تھی۔ سامنے ایک کاؤنٹر تھا
جہاں سرخ رنگ کے منی اسکرٹ میں ملبوس لڑکی موجود تھی۔ عمران
اور ٹائیگر رکے بغیر کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"یس پلیز"...... لڑکی نے انہیں قریب آتے دیکھ کر کاروباری
انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام کوبرا ہے اور ہم روگر سے ملنے آئے ہیں"...... ٹائیگر
نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ"...... لڑکی نے کہا ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر پر
پڑا ہوا انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور ایک نمبر پریس کر
دیا۔ اس نے روگر سے بات کی اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ دائیں طرف راہداری میں چلے جائیں۔ سامنے باس کا
آفس ہے"...... لڑکی نے کہا تو عمران اور ٹائیگر سر ہلاتے ہوئے

آگے بڑھے اور کاؤنٹر کی سائیڈ پر موجود ایک راہداری میں چلتے
ہوئے سامنے موجود ایک کمرے کے دروازے کے پاس آ کر رک
گئے۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ ٹائیگر بھی اس
کے پیچھے آ گیا۔ آفس انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ سامنے
ایک لمبی چوڑی میز تھی جس کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا
مالک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر جا بجا زخموں کے
نشان دکھائی دے رہے تھے۔ شکل و صورت سے ہی وہ انتہائی
سفاک بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ انہیں اندر آتے دیکھ کر وہ
چونک پڑا۔

"آؤ کوبرا۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"...... بدمعاش ٹائپ آدمی
نے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا جو اس کلب کا مالک روگر تھا۔ عمران
اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر باری باری اس سے ہاتھ ملایا۔ ٹائیگر
چونکہ اس میک اپ میں اس سے پہلے بھی مل چکا تھا اس لئے روگر
نے اسے پہچان لیا تھا۔

"بیٹھو"...... روگر نے کہا تو ٹائیگر اور عمران اس کے سامنے
کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تو یہ ہے تمہارا باس"...... روگر نے عمران کی طرف غور سے
دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... روگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا

جو چاروں طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔

"ڈمبکٹو"...... عمران نے کہا۔

"ڈمبکٹو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسا نام ہے"...... روگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تمہیں میرے نام پر کیا اعتراض ہے۔ تمہارا نام بھی تو برگر ہے۔ میں نے تو اس پر اعتراض نہیں کیا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو روگر کا چہرہ غصے سے بگڑ گیا۔

"برگر نہیں۔ میرا نام روگر ہے۔ روگر"...... روگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں تو میں نے کیا کہا ہے۔ برگر ہی تو کہہ رہا ہوں"۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو روگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"میں تمہاری وجہ سے اس کا لحاظ کر رہا ہوں کوبرا۔ یہ تمہارے ساتھ نہ آیا ہوتا تو اپنا نام بگاڑنے کی سزا کے طور پر میں اسے گولی مار دیتا"...... روگر نے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں گولی چلانی بھی آتی ہے"...... عمران نے کہا تو روگر کو ایک جھٹکا سا لگا اور اس نے غراہٹ بھرے انداز میں اپنی میز کی دراز کھولی اور اس میں سے بھاری ریوالور نکال لیا۔ اس نے ریوالور نکال کر اس کا رخ عمران کی طرف کیا ہی تھا کہ اچانک ایک

زور دار دھماکا ہوا اور کمرہ روگر کی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں ٹائیگر پر پڑیں اس کا رنگ بدلتا چلا گیا۔ ٹائیگر کے ہاتھ میں بھی ایک ریوالور دکھائی دے رہا تھا اور ریوالور کی نال سے دھواں نکل رہا تھا۔ ٹائیگر نے برق رفتاری سے ریوالور نکال کر روگر کے ہاتھ سے ریوالور اڑا دیا تھا۔

"چپ چاپ اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ روگر۔ ورنہ دوسری گولی تمہارے سر میں گھسا دوں گا"۔ ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تت۔ تت۔ تم کوبرا تم۔ تم نے مجھ پر فائر کیا۔ روگر دی گریٹ پر۔ تم تم......" روگر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک اور فائر ہوا اور اس بار گولی روگر کے عین کان کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔ روگر بوکھلا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس بار عمران کے ہاتھ میں موجود ریوالور سے فائر ہوا تھا۔

"اسے کہتے ہیں نشانہ بازی۔ میں چاہتا تو تمہارا ایک کان سر سے ہی غائب ہو سکتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم"...... روگر نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے ڈمبکٹو ہوں۔ اگر تمہیں میرا نام پسند نہیں تو میں تمہارے لئے اپنا نام تو نہیں بدل سکتا"...... عمران نے منہ بنا کر

کہا۔

"کوبرا۔ یہ سب کیا ہے۔ تم میرے دوست ہو پھر یہ سب......"
روگر نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"دوست ہو اسی لئے زندہ ہو ورنہ باس پر گن نکالنے والے کو میں دوسرا سانس لینے کا موقع نہیں دیتا"...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

"لل لل۔ لیکن......" روگر نے کہنا چاہا۔

"لیکن ویکن چھوڑو اور بتاؤ کہ پاکیشیائی نژاد بارہ ایکریمیوں کو کس نے ہلاک کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تم سے بات نہیں کر رہا"...... روگر نے اسے گھور کر کہا۔

"باس جو پوچھ رہا ہے اس کا جواب دو روگر۔ ورنہ اس بار میں تمہارا کوئی لحاظ نہیں کروں گا"...... ٹائیگر نے غرا کر کہا تو روگر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ آج سے بلکہ ابھی سے ہماری دوستی ختم۔ تم نے میرے دفتر میں آ کر اور مجھ سے ایسا سلوک کر کے اچھا نہیں کیا۔ اب نہ میں تم سے کبھی کوئی بات کروں گا اور نہ ہی میں تمہارا کوئی کام کروں گا۔ تم دونوں جا سکتے ہو یہاں سے"...... روگر نے روکھے لہجے میں کہا مگر دوسرے لمحے وہ حلق کے بل چیختا ہوا کرسی سمیت الٹ کر عقب میں جا گرا۔ کمرہ ایک بار پھر دھماکے کی آواز سے گونج اٹھا تھا۔ ٹائیگر نے اس بار فائر کر کے اس کے کان کی لو اڑا دی تھی۔ جیسے ہی روگر گرا ٹائیگر تیزی سے اٹھا اور میز کی سائیڈ

سے ہوتا ہوا اس طرف آ گیا جہاں روگر کان پر ہاتھ رکھے چیخ رہا تھا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ روگر۔ جلدی۔ ورنہ......" ٹائیگر نے ریوالور کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا تو روگر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتا ہوا تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا جو ہاتھ کان پر تھا وہ تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

"اب بتاؤ گے یا میں بھی کوبرا کی طرح تمہارا دوسرا کان اڑا دوں"...... عمران نے کہا تو روگر نے اپنی کرسی سیدھی کی اور اس پر بیٹھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے وہ ٹائیگر اور عمران کی طرف گھبرائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"کوبرا۔ اگر یہ کچھ بتانے کے لئے تیار نہیں ہے تو اس کا دوسرا کان بھی اڑا دو۔ پھر اس کے کاندھوں پر گولیاں مارنا۔ اس کے بعد اس کی ٹانگوں پر اور پھر اس کے سینے پر۔ اگر یہ پھر بھی کچھ نہ بتائے تو ایک گولی اس کے سر میں بھی اتار دینا"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر اس قدر سرد لہجے میں کہا کہ روگر یکلخت کانپ کر رہ گیا۔ عمران نے روگر کے آفس میں آتے ہی چیک کر لیا تھا کہ آفس ساؤنڈ پروف ہے۔ یہاں ہونے والی فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں باہر نہیں جا سکتی تھیں۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو روگر کا رنگ زرد ہو گیا۔

"نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ فار گاڈ سیک۔ فائر مت کرنا۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں"...... روگر نے خوف بھرے لہجے میں کہا وہ عمران کا سرد لہجہ سن کر حقیقتاً بری طرح سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"شروع ہو جاؤ۔ جہاں رکے وہیں گولی چلے گی اور تمہارا کوئی ایک اعضاء بے کار ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیائی نژاد فیملی اور ملازموں کو ٹی مور نے ہلاک کرایا ہے۔ ٹی مور اپنے دس ساتھیوں کے ہمراہ اس رہائش گاہ میں گیا تھا اور اس نے وہاں جاتے ہی سب کو سفاکی سے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا"...... روگر نے کہا۔

"کون ہے ٹی مور اور تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس فیملی کی ہلاکت کے پیچھے ٹی مور کا ہاتھ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ٹی مور، بلیک سینڈیکیٹ کا آدمی ہے وہ بلیک سینڈیکیٹ کے چیف لارڈ کراسٹن کا رائٹ ہینڈ ہے اور وہ جو بھی کام کرتا ہے لارڈ کراسٹن کے حکم سے ہی کرتا ہے۔ اس نے اس فیملی کو بھی لارڈ کراسٹن کے حکم سے ہلاک کیا ہے۔ ٹی مور اس فیملی کو ہلاک کرنے کے لئے اپنے ساتھ جن دس آدمیوں کو لے گیا تھا ان میں میرا بھی ایک آدمی شامل تھا جو میرے لئے ٹی مور کی مخبری کا کام کرتا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ ٹی مور دس آدمیوں کے ساتھ نواز عالم کی رہائش گاہ پر گیا تھا اور اس نے وہاں جاتے ہی تمام افراد کو ہلاک کر دیا تھا البتہ اس نے ایک نوجوان جو نواز عالم کا بیٹا رجب عالم

تھا کو ہلاک نہیں کیا تھا۔ اسے زندہ رکھ کر ٹی مور ایک کمرے میں اس کے ساتھ بند ہو گیا تھا۔ پھر ٹی مور نے اس نوجوان پر انتہائی خوفناک تشدد کیا۔ وہ اس نوجوان سے کوئی راز اگلوا رہا تھا۔ وہ راز کیا تھا یہ ٹی مور اور اس نوجوان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا کیونکہ ٹی مور نے اپنے تمام ساتھیوں کو کمرے سے باہر نکال دیا تھا۔ پھر شاید اس نوجوان نے ٹی مور کو راز بتا دیا تھا کیونکہ ٹی مور نے اسے فوراً گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اس کے بعد ٹی مور کسی کمرے میں گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد واپس آ گیا تو اس کا چہرہ فخر و انبساط سے کھلا ہوا تھا جیسے اسے کوئی بڑا خزانہ مل گیا ہو"...... روگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس کی زبان یوں چل رہی تھی جیسے اس کے منہ میں ٹیپ ریکارڈ فٹ ہو گیا ہو اور وہ رکے بغیر چلتا جا رہا ہو۔

"کیا تمہارے آدمی نے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی کہ ٹی مور دوسرے کمرے میں جا کر کیا لایا تھا۔ میرا مطلب ہے واپسی پر ٹی مور کے پاس اسے کوئی چیز دکھائی نہیں دی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ خالی ہاتھ تھا لیکن میرا آدمی بتا رہا تھا کہ وہ بار بار اپنے کوٹ کی اندرونی جیب کو ضرور ہاتھ لگا رہا تھا۔ شاید اس نے دوسرے کمرے میں جا کر جو چیز حاصل کی تھی وہ چھوٹی تھی جو اس کی جیب میں سما گئی تھی"...... روگر نے کہا۔

"تمہارے مخبر کا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میلر۔ اس کا نام میلر ہے"...... روگر نے جواب دیا۔

"کیا وہ لارڈ کو جانتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ ٹی مور کے ساتھ کام کرتا ہے اور سوائے ٹی مور کے کوئی نہیں جانتا کہ لارڈ کون ہے"...... روگر نے جواب دیا۔

"پھر تو میلر کو یہ بھی معلوم نہیں ہو گا کہ لارڈ کہاں رہتا ہے"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ یہ بھی نہیں جانتا"...... روگر نے کہا۔

"میلر سے رابطے کا ذریعہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے پاس سپیشل سیل فون ہے جس سے وہ ضرورت پڑنے پر مجھ سے بات کر سکتا ہے"...... روگر نے کہا۔

"اور اگر تمہیں اس سے بات کرنی ہو تو"...... عمران نے کہا۔

"میں بھی اس سے سپیشل سیل سے بات کر سکتا ہوں۔ بشرطیکہ وہ ٹی مور کے ساتھ نہ ہو تو"...... روگر نے کہا۔

"کہاں ہے تمہارا سپیشل سیل"...... عمران نے کہا۔

"میز کی دراز میں ہے"...... روگر نے جواب دیا۔ عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر تیزی سے روگر کی میز کی طرف بڑھا اور اس نے روگر کی میز کی دراز کھول لی اور اس میں سے ایک نئے اور جدید ڈیزائن کا سیل فون نکال لیا۔

"اب تم بتاؤ کہ بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں کیا جانتے ہو"۔

عمران نے روگر سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"بلیک ڈائمنڈ۔ کیا مطلب"...... روگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اس کے چہرے سے اندازہ لگا لیا کہ وہ واقعی بلیک ڈائمنڈ سے واقف نہیں ہے۔

"ٹھیک ہے۔ رہنے دو۔ تم میلر سے بات کرو اور اس سے پوچھو کہ وہ اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو روگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر کے پوچھنے پر اس نے میلر کا نمبر بتایا تو ٹائیگر نے نمبر پریس کئے اور پھر کالنگ بٹن پریس کر کے اس نے سیل فون کا لاؤڈر آن کر کے سیل فون روگر کے منہ کے پاس کر دیا۔

"یس۔ ایم سپیکنگ"...... رابطہ ملتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

"آر بول رہا ہوں"...... روگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... میلر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ وہ جس انداز میں بات کر رہا تھا اس سے عمران کو اندازہ لگانے میں دیر نہ لگی کہ وہ سیف پوائنٹ پر ہے۔ عمران نے ٹائیگر کے ہاتھ سے سیل فون لے کر اسے اشارہ کیا تو ٹائیگر نے فوراً روگر کے پیچھے آ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"تم کہاں ہو ایم"...... عمران نے روگر کی آواز میں کہا تو اسے اپنے لہجے میں بات کرتے دیکھ کر روگر کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"میں کاربن میں ہی ہوں باس اور میں سپیشل گروپ کے ساتھ

مین روڈ کی طرف جا رہا ہوں ہم سینڈیکیٹ کے تین افراد کی تلاش میں ہیں"...... میلر نے جواب دیا۔

"کون ہیں وہ تین افراد"...... عمران نے پوچھا۔

"ان کے نام، برائن، جیکب اور لارا ہیں باس۔ یہ تینوں سینڈیکیٹ کی کوئی قیمتی چیز لے کر فرار ہوئے ہیں۔ ٹی مور کے حکم سے سپیشل فورس انہیں پورے کابرن میں تلاش کر رہی ہے"۔ میلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سی قیمتی چیز ہے جو یہ تینوں لے کر فرار ہوئے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ٹی مور نے قیمتی چیز کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ہے۔ اس کا حکم ہے کہ سپیشل فورس پورے کابرن میں پھیل جائے اور ان تینوں کو ہر صورت میں تلاش کرے اور انہیں زندہ پکڑ کر ٹی مور کے سامنے پیش کرے۔ ہمیں ان تینوں افراد کے فوٹو جاری کئے گئے ہیں اور ہم ان کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں"...... میلر نے کہا۔

"ٹی مور کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہے اور ان تینوں کو تلاش کرنے والے گروپس کو ہینڈل کر رہا ہے"...... میلر نے کہا۔

"اوکے۔ تم اپنا کام کرو اور اگر کوئی اہم رپورٹ ہو تو مجھے کال کر لینا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے باس"...... میلر نے کہا تو عمران نے سیل فون آف کر

دیا۔ اس نے سیل فون آف کیا تو ٹائیگر نے روگر کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیسے کیا۔ تم نے میری آواز"...... روگر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب چھوڑو اور بتاؤ کیا تم جانتے ہو کہ لارڈ کراسٹن ہمیں کہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ لارڈ کراسٹن ایک نام ہے جو آج تک کسی کے سامنے نہیں آیا ہے اور نہ ہی اسے کسی نے دیکھا ہے۔ ہو سکتا ہے ٹی مور اس سے واقف ہو اس کے سوا کابرن میں کوئی نہیں جانتا کہ لارڈ کراسٹن کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... روگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے کبھی کوشش بھی نہیں کی کہ لارڈ کراسٹن کا پتہ کرایا جائے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ لارڈ کراسٹن کے ہاتھ بہت لمبے ہیں اور اس کا سینڈیکیٹ بھی انتہائی باوسائل اور طاقتور ہے۔ مجھ جیسے چھوٹے موٹے بدمعاشوں میں اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ ان کے خلاف کوئی قدم بھی اٹھا سکے"...... روگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم نے یہ جو معلومات دی ہیں اس کا کوبرا سے کتنا معاوضہ لینا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"معاوضہ۔ کیا مطلب"...... روگر نے پوچھا۔

''ہاں اس نے یہ سب معلومات دینے کے لئے بیس ہزار ڈالرز مانگے تھے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے معاوضہ دے دو''...... عمران نے کہا تو روگر کی آنکھیں پھیل گئیں۔ یہ معلومات اس نے عمران اور ٹائیگر کو اپنی جان بچانے کے لئے دی تھیں۔ ساری معلومات لینے کے بعد اب عمران اسے معاوضہ دینے کی بات کر رہا تھا۔

''گگ۔ گگ۔ کیا تم سچ میں مجھے معاوضہ دو گے''...... روگر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہیں سزا تمہارے برے رویئے کے باعث دی گئی ہے۔ معلومات کے لئے تم سے معاوضہ طے کیا گیا تھا۔ جو تمہارا حق ہے اور میں کسی کا حق مارنے کا عادی نہیں ہوں''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ٹائیگر نے جیب سے دو بڑی گڈیاں نکالیں اور روگر کی طرف اچھال دیں۔

''چلو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اٹھا اور ٹائیگر کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھا۔

''ایک منٹ۔ میری بات سنو''...... روگر نے کہا تو عمران رک گیا اور مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''اب کیا رہ گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے تم سے اتنا برا برتاؤ کیا اس کے لئے میں تم سے معذرت چاہتا ہوں۔ تم نے کوبرا کے ساتھ مل کر مجھے قابو کر'' تھا

اور مجھ سے وہ ساری معلومات بھی لے لی تھیں جو تم لینا چاہتے تھے اس کے بعد اگر تم چاہتے تو مجھے گولی بھی مار سکتے تھے لیکن تم نے اعلیٰ ظرف کا مظاہرہ کیا ہے اور مجھے گولی نہیں ماری اور مجھے میرا معاوضہ بھی دے دیا ہے۔ تمہاری اس اعلیٰ ظرفی نے مجھے تمہارا گرویدہ کر دیا ہے۔ اس لئے میں تمہیں بلا معاوضہ لارڈ کراسٹن کے بارے میں ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں''...... روگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کون سی بات''...... عمران نے کہا۔

''کاربن کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا ایک آفیسر ہے جیراللہ۔ اگر تم لارڈ کراسٹن کے بارے میں جاننا چاہتے ہو تو اس سے پوچھو۔ وہ لارڈ کراسٹن کو پرسنل طور پر جانتا ہے''...... روگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا کرمنل لارڈ سے کیا تعلق''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں ہر ڈیپارٹمنٹ میں کالی بھیڑیں ہیں۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے کچھ آفیسر ایسے ہیں جو انڈر گراؤنڈ سینڈیکیٹس کی پشت پناہی کرتے ہیں اور ان کی معاونت بھی کرتے ہیں۔ جیراللہ بھی ان میں ہی سے ایک ہے۔ وہ لارڈ کراسٹن کا خاص آدمی ہے اور اس کے خلاف سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ جب بھی حرکت میں آتا ہے تو وہ لارڈ کراسٹن کو اس سے بچاتا ہے۔ ایسے ہی دوسرے معاملات میں بھی

جیرالڈ اس کا بہت ساتھ دیتا ہے جس کے لئے لارڈ کراسٹن اسے بھاری معاوضہ دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں ہونے کے باوجود جیرالڈ کی کئی خفیہ ملٹی نیشنل کمپنیاں چل رہی ہیں۔ یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہیں۔ جیرالڈ میرا بھی دوست ہے اور ضرورت کے وقت میں بھی اسے معاوضہ دے کر اپنا کام کراتا ہوں۔ کسی کرمنل کو رہائی دلانی ہو یا اپنے کسی دشمن کا خاتمہ کرانا ہو تو یہ کام میں اپنے آدمیوں سے لینے کی بجائے جیرالڈ سے ہی کراتا ہوں تاکہ میرے ہاتھ صاف رہیں''...... روگر نے کہا۔

''لیکن یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ جیرالڈ نہ صرف لارڈ کراسٹن کے لئے کام کرتا ہے بلکہ وہ اسے پرسنل طور پر جانتا بھی ہے''۔ عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جیرالڈ کو بلیک ہارس وائن بے حد پسند ہے اور جیرالڈ کو جب بھی بلیک ہارس وائن کی طلب ہوتی ہے تو وہ میرے کلب آ جاتا ہے اور میرے دفتر میں ہی بیٹھ کر بوتلوں پر بوتلیں چڑھاتا رہتا ہے۔ ایک روز اس نے ضرورت سے زیادہ شراب پی لی تھی جس سے وہ نشے میں آؤٹ ہو گیا تھا۔ اس دوران میری اس سے لارڈ کراسٹن اور اس کے سینڈیکیٹ کے بارے میں ہی باتیں ہو رہی تھیں تو اس نے نشے کی حالت میں مجھے لارڈ کراسٹن کے بارے میں بتانا شروع کر دیا کہ وہ لارڈ کراسٹن اور اس کے بلیک سینڈیکیٹ کے لئے بھی کام کرتا ہے اور اس نے کئی بار لارڈ کراسٹن

سے پرسنل طور پر ملاقات بھی کی ہے۔ اس سٹیٹ میں وہ واحد آدمی ہے جو لارڈ کراسٹن کو ذاتی طور پر جانتا ہے''...... روگر نے کہا۔

''تو تم نے اس کی حالت کا فائدہ اٹھا کر لارڈ کراسٹن کے بارے میں پوچھا کیوں نہیں کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے''۔ عمران نے روگر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے اسے کریدنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ چند باتیں بتا کر نشے میں اس قدر آؤٹ ہو گیا تھا کہ اس کے منہ سے کوئی بات نکل ہی نہیں رہی تھی اور پھر وہ مدہوش ہو گیا۔ پھر جب اسے ہوش آیا تو شاید اسے خود بھی یاد نہیں تھا کہ اس نے مجھ سے کیا باتیں کی ہیں''...... روگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کہاں ملے گا جیرالڈ''...... عمران نے پوچھا۔

''سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ وہ کہاں ہو سکتا ہے''...... روگر نے کہا۔

''اس کی رہائش کا پتہ جانتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں''...... روگر نے کہا اور اس نے انہیں ایک پتہ بتا دیا۔

''اوکے۔ میں دیکھ لیتا ہوں۔ کوبرا اسے دس ہزار ڈالر دے دو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں مزید معاوضہ نہیں لوں گا۔ تم نے جو دے دیا کافی ہے''...... روگر نے جلدی سے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ

آ گئی۔

"اگر تم مجھ سے اتنے ہی خوش ہو تو میرا ایک اور کام کر دو۔ اس کام کے لئے میں تمہیں منہ مانگا معاوضہ دے سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"بولو۔ کیا کام ہے"...... روگر نے کہا۔

"مجھے ایک ایسی رہائش گاہ چاہئے جس کے بارے میں سوائے تمہارے کوئی نہ جانتا ہو۔ اس رہائش گاہ میں جدید اسلحہ سمیت تیز رفتار کار بھی ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر دوں گا بندوبست"...... روگر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اور اگر ممکن ہو سکے تو جیرالڈ کو بھی اپنے ساتھیوں کے ذریعے اٹھوا کر وہاں پہنچا دو اس کا میں تمہیں الگ سے معاوضہ دوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"میں جیرالڈ کو تمہارے پاس پہنچا تو سکتا ہوں لیکن......" روگر کہتے کہتے رک گیا۔

"تم شاید یہ کہنا چاہتے ہو کہ اگر ہم نے اسے ہلاک کر دیا تو پھر سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں تمہاری معاونت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ جیرالڈ بے حد کام کا آدمی ہے۔ اس کے ذریعے مجھ جیسے لوگ ڈیپارٹمنٹ میں کوئی کیس ہی نہیں جانے دیتے اور اگر

غلطی سے کوئی کیس شروع ہو جائے تو جیرالڈ اس کیس کی فائل ہی بدل دیتا ہے۔ اگر وہ ضائع ہو گیا تو مجھ سمیت کاربن کے بے شمار کرمنلز مشکل میں آ جائیں گے"...... روگر نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ میں جیرالڈ سے ایسے طریقے سے معلومات لوں گا کہ خود اسے بھی پتہ نہیں چلے گا کہ اس نے کیا بتایا ہے۔ معلومات حاصل کرتے ہی میں اسے زندہ بھی چھوڑ دوں گا تاکہ وہ تمہارے کام آتا رہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اسٹن کالونی، بلاک بی کی کوٹھی نمبر سات میں چلے جاؤ۔ وہاں میرا ایک آدمی ہے جیمز۔ میں اسے کال کر دیتا ہوں۔ اس کوٹھی میں تمہیں تمہاری ضرورت کی ہر چیز مل جائے گی"۔ روگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا معاوضہ کیا لو گے"...... عمران نے کہا۔

"تم بس مجھے اپنا نام بتا دو۔ میرے لئے یہی معاوضہ ہو گا"۔ روگر نے مسکرا کر کہا۔

"ٹرومین"...... عمران نے کہا تو روگر یکلخت اچھل پڑا۔

"ٹ۔ ٹ۔ ٹرو مین۔ وہی ٹرو مین جو بلیک تھنڈر کے لئے کام کرتا ہے"...... روگر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا تو روگر کا رنگ بدل گیا۔ اس نے جان بوجھ کر ٹرو مین کا نام لیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کاربن سمیت

ایکریمیا کی متعدد ریاستوں میں ٹرومین نے اپنا خاصا رعب جما رکھا ہے اور انڈر ورلڈ کی دنیا میں اسے بڑا مقام حاصل تھا۔ اس کا نام سنتے ہی انڈر ورلڈ میں خوف دوڑ جاتا تھا۔ اسی لئے عمران بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا کیونکہ روگر نے ایک عجیب سی حرکت کی تھی وہ تیزی سے آگے بڑھا تھا اور اس نے اچانک عمران کی ٹانگیں پکڑ لی تھیں۔

"مجھے معاف کر دو ٹرومین۔ میں نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم ٹرومین ہو تو میں تم سے کبھی برے رویے سے پیش نہ آتا۔ معاف کر دو مجھے۔ فار گاڈ سیک"...... روگر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا جسم بخار میں مبتلا کسی مریض کی طرح کانپ رہا تھا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جب تک تم مجھے معاف نہیں کرو گے میں تمہاری پیروں سے نہیں اٹھوں گا۔ معاف کر دو پلیز مجھے معاف کر دو"...... روگر نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"کوبرا۔ اگر اس نے میری ٹانگیں نہ چھوڑیں تو اسے گولی مار دینا"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور اس نے جیب سے ایک بار پھر ریوالور نکال لیا۔ یہ دیکھ کر روگر اور زیادہ بوکھلا گیا۔ اس نے نہ صرف عمران کی ٹانگیں چھوڑ دیں بلکہ اٹھ کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔

پیچھے ہٹتے ہی اس نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ لئے تھے اور اس کے چہرے پر یتیمی برس رہی تھی۔

"دوبارہ ایسی حرکت کی تو دوسرا سانس لینے کا موقع بھی نہیں ملے گا تمہیں"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"او کے۔ تم جیسا کہو گے میں ویسا ہی کروں گا۔ میں تمہیں بیس ہزار ڈالر بھی واپس کر دیتا ہوں۔ اگر تم مجھے پہلے ہی بتا دیتے کہ تم ٹرومین ہو تو میں تمہیں ہر بات بلا معاوضہ ہی بتا دیتا"...... روگر نے کہا۔

"نہیں۔ تم بیس ہزار ڈالر اپنے پاس رکھو۔ میں تمہاری بتائی ہوئی رہائش گاہ پر جا رہا ہوں۔ ضرورت پڑنے پر میں تم سے دوبارہ رابطہ کروں گا لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ میرے بارے میں کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہئے۔ ورنہ......" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں چلے گا۔ کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔ تم بے فکر رہو"...... روگر نے فوراً کہا۔

"چلو"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ روگر کے آفس سے نکلنے کے بعد وہ اطمینان بھرے انداز میں چلتے ہوئے کلب سے نکلتے چلے گئے۔ کلب کے باہر ایک ٹیکسی موجود تھی۔ عمران اس ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ٹیکسی میں سوار ایسٹن کالونی کی طرف اڑے جا رہے تھے۔

وسیع و عریض آفس میں جو انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا
ایک لمبے قد اور دیو ہیکل جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی ایک اونچی
نشست والی ریوالونگ کرسی پر اکڑے ہوئے انداز میں بیٹھا ہوا
تھا۔ اس کے جسم پر ریڈ لائن نیوی بلیو کلر کا سوٹ تھا۔ اس کا چہرہ
اس کے جسم کی مناسبت سے بڑا اور چوڑا تھا اور اس کے چہرے پر
سختی اور کرختگی فطری طور پر نمایاں تھی۔ میز پر مختلف رنگوں کے فونز
موجود تھے اور ایک طرف جدید طرز کا ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ اس
آدمی کے سامنے ایک فائل پڑی ہوئی تھی جسے وہ انہاکی سے
پڑھنے میں مصروف تھا کہ ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی۔ اس نے چونک
کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھا لیا۔ اس
نے ایک بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی
اور ٹرانسمیٹر پر لگا ہوا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔
”ہیلو ہیلو۔ ایس ڈبلیو ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور“۔ دوسری

طرف سے مسلسل کال دی جا رہی تھی۔
”یس۔ بارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... ادھیڑ عمر نے کرخت لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کوڈ۔ اوور“...... دوسری طرف سے مشینی آواز میں پوچھا گیا۔
”ٹاپ ریڈ ایجنٹ۔ اوور“...... ادھیڑ عمر جس نے اپنا نام بارٹر
بتایا تھا کہا۔
”سیکنڈ کوڈ۔ اوور“...... مشینی آواز نے کہا۔
”ایس ڈبلیو۔ اوور“...... بارٹر نے جواب دیا۔
”تھرڈ کوڈ بتاؤ۔ اوور“...... مشینی آواز نے پوچھا۔
”ڈبل ہنڈرڈ۔ اوور“...... بارٹر نے اسی انداز میں جواب دیا۔
”لاسٹ کوڈ بتاؤ۔ اوور“...... اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا
گیا۔
”سی ورلڈ۔ اوور“...... بارٹر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
”کوڈز درست ہیں۔ ایس ڈبلیو کے ای کنگ آپ سے بات
کریں گے۔ اوور“...... مشینی آواز نے اس بار قدرے نرم لہجے میں
کہا اور چند لمحوں کے لئے ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔
”ای کنگ بول رہا ہوں۔ اوور“...... چند لمحوں بعد ایک غراہٹ
بھری اور کرخت آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی انتہائی
خونخوار بھیڑیا شکار دیکھ کر غرا رہا ہو۔
”ٹاپ ریڈ ایجنٹ بارٹر بول رہا ہوں۔ اوور“...... بارٹر نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ عمران اور میجر پرمود ایکریمیا میں کیا کر رہے ہیں۔ اوور"۔ ای کنگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران۔ میجر پرمود۔ کیا مطلب۔ اوور"...... بارٹر نے چونک کر کہا۔

"کس بات کا مطلب پوچھ رہے ہو نانسنس۔ کیا تم وہاں آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہوئے ہو کہ تمہیں اب تک عمران اور میجر پرمود کی ایکریمیا میں آمد کا علم ہی نہیں ہوا۔ اوور"...... ای کنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"آ۔ آ۔ آپ کا مطلب ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے والا عمران اور بلگارنوی ڈی ایجنٹ میجر پرمود۔ اوور"۔ بارٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا میں کسی گھسیارے کا کہہ رہا ہوں۔ نانسنس اوور"...... ای کنگ نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری کنگ۔ رئیلی ویری سوری۔ میں واقعی نہیں جانتا کہ یہ دونوں ایکریمیا میں ہیں۔ اوور"...... بارٹر نے اسی طرح ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایس ڈبلیو کا ٹاپ ریڈ ایجنٹ گھوڑے بیچ کر سویا ہوا ہے۔ دشمن سر پر آن پہنچا ہے اور تمہیں اس کی خبر ہی نہیں۔ ویل ڈن۔ اوور"...... ای کنگ نے غراتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"سس۔ سس۔ سوری ای کنگ۔ رئیلی ویری سوری۔ اوور"۔ بارٹر نے کہا۔

"تم جانتے ہو کہ ای کنگ سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن اس کا ایجنٹ سوری کہے تو اس کا کیا انجام ہوتا ہے اور وہ بھی ایس ڈبلیو کا ریڈ ایجنٹ سوری کہے تو۔ اوور"...... ای کنگ نے انتہائی سرد اور سفاک لہجے میں کہا تو بارٹر کا رنگ زرد ہو گیا اور وہ خوف بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اپنے آفس میں کسی غیر مرئی قوت کو دیکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"لل۔ لل لیکن یہ میری پہلی غلطی ہے ای کنگ۔ اوور"۔ بارٹر نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ای کنگ کی نظر میں پہلی غلطی ہی آخری تصور کی جاتی ہے۔ اور ای کنگ کسی کی بھی غلطی معاف نہیں کرتا۔ گڈ بائی اینڈ اوور اینڈ آل"...... ای کنگ نے انتہائی خوفناک لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اچانک چھت سے سرخ روشنی کی تیز دھار بارٹر کے جسم پر پڑی۔ بارٹر کے حلق سے انتہائی زوردار چیخ نکلی اور وہ اس بری طرح سے چیخنے اور تڑپنے لگا جیسے وہ آگ میں زندہ جل رہا ہو۔ اس کا رنگ تیزی سے بدلتا جا رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم سیاہ پڑ گیا۔ اس کی چیخیں بند ہو گئیں اور پھر کچھ ہی دیر میں وہاں ایک جلا ہوا انسانی ڈھانچہ دکھائی دینے لگا۔ بارٹر کا جسم جل کر خاکستر ہو گیا تھا۔ سرخ شعاع سے اس کے جسم پر نہ تو آگ لگی تھی اور نہ ہی اس

کے جسم سے دھواں اٹھا تھا، نہ ہی کمرے میں انسانی گوشت جلنے کی سرانڈ پھیلی تھی اور اس شعاع سے اس کا لباس بھی نہیں جلا تھا لیکن اس کا جسم اور چہرہ مکمل طور پر جل کر سیاہ ہو گیا تھا۔ بارٹر کی لاش جل کر سیاہ ہوئی تو چھت سے نکلنے والی سرخ روشنی بھی ختم ہو گئی۔

پھر تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور دو سیاہ پوش اندر آ گئے۔ ان دونوں نے سر سے پاؤں تک سیاہ لباس پہن رکھے تھے۔ اندر آتے ہی وہ تیزی سے چلتے ہوئے بارٹر کی طرف بڑھے اور انہوں نے بارٹر کی جلی ہوئی لاش اٹھائی اور اسے لے کر کمرے سے نکلتے چلے گئے۔ کچھ دیر کے بعد ایک بار پھر کمرے کا دروازہ کھلا اور کمرے میں ایک اور ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس آدمی نے سفید رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ اس کے چہرے پر بھی بارٹر کی طرح سختی اور سرد مہری ثبت تھی۔ اس کی آنکھیں گہرے رنگ کی تھیں جن میں بلا کی چمک تھی جو اس کی ذہانت کا ثبوت تھی۔

کمرے میں آتے ہی وہ تیز تیز چلتا ہوا بارٹر کی میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بارٹر کی کرسی صاف ستھری دکھائی دے رہی تھی جیسے اس پر کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ ادھیڑ عمر بغیر کسی تکلف کے میز کی سائیڈ سے گزر کر کرسی کی طرف آیا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی خوشی لہرا رہی تھی جیسے بارٹر کی کرسی پر بیٹھ کر اسے انتہائی مسرت ہوئی ہو۔ ابھی وہ کرسی پر

بیٹھا ہی تھا کہ اسی لمحے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو ادھیڑ عمر آدمی چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا اور پھر اسے میز کے نیچے گرا ہوا ٹرانسمیٹر دکھائی دیا تو اس نے جھک کر ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔

"یس۔ میگراتھ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ادھیڑ عمر نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوڈ۔ اوور"...... دوسری طرف سے مشینی آواز میں پوچھا گیا۔

"ٹاپ ریڈ ایجنٹ۔ اوور"...... ادھیڑ عمر جس نے اپنا نام میگراتھ بتایا تھا کہا۔

"سیکنڈ کوڈ۔ اوور"...... مشینی آواز نے کہا۔

"ایس ڈبلیو۔ اوور"...... میگراتھ نے جواب دیا۔

"تھرڈ کوڈ بتاؤ۔ اوور"...... مشینی آواز نے پوچھا۔

"ڈبل ہنڈرڈ۔ اوور"...... میگراتھ نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"لاسٹ کوڈ بتاؤ۔ اوور"...... اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"بی ولف۔ اوور"...... میگراتھ نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"کوڈز درست ہیں۔ ایس ڈبلیو کے ای کنگ آپ سے بات کریں گے۔ اوور"...... مشینی آواز نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا اور چند لمحوں کے لئے ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔

"ای کنگ بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک غراہٹ

بھری اور کرخت آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی انتہائی خونخوار بھیڑیا شکار دیکھ کر غرا رہا ہو۔

"ریڈ ایجنٹ میگراتھ بول رہا ہوں ای کنگ۔ اوور"...... ادھیڑ عمر آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ای کنگ تمہیں ریڈ ایجنٹ سے ریڈ کمانڈ کا ٹاپ ریڈ ایجنٹ تعینات کرتا ہے۔ آج سے تم ریڈ کمانڈ کے ٹاپ ریڈ ایجنٹ بارٹر کی جگہ کام کرو گے۔ اوور"...... ای کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس ای کنگ۔ مجھے ماسٹر ون سسٹم پر آپ کا پیغام مل گیا تھا۔ اسی لئے میں فوراً یہاں پہنچ گیا ہوں۔ اوور"...... میگراتھ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ ٹاپ ریڈ ایجنٹ بارٹر کو موت کی سزا کیوں دی گئی ہے۔ اوور"...... ای کنگ نے کہا۔

"یس ای کنگ۔ دو باتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو بارٹر نے ای کنگ کی ہدایات پر عمل نہیں کیا ہو گا یا پھر کسی بات پر عمل کرنے سے پہلے اس نے سوری کہہ دیا ہو گا۔ ای کنگ کی ڈکشنری میں ناکامی اور سوری کے کوئی الفاظ نہیں ہیں۔ ناکام ہونے والے یا کسی بھی بات پر ای کنگ کو سوری کہنے والے کی سزا یقینی موت ہے۔ اوور"...... میگراتھ نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تم ذہین ایجنٹ ہو۔ ایس ڈبلیو کے ٹاپ ریڈ ایجنٹوں کو

ایسا ہی ہونا چاہئے۔ اوور"...... ای کنگ نے کہا۔

"یس ای کنگ۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"سنو۔ بارٹر کو اس کی غیر ذمہ داری کے ساتھ ساتھ اس کے سوری کہنے پر موت کی سزا دی گئی ہے۔ وہ ایکریمیا میں ایس ڈبلیو کے مفادات کا نگران تھا لیکن اس نے ایس ڈبلیو کے مفادات کی نگرانی میں غفلت برتی تھی۔ ایکریمیا میں دنیا کے دو خطرناک ایجنٹ موجود ہیں۔ جن میں سے ایک کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور دوسرے کا بلگارنیہ سے۔ اوور"...... ای کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ کیا وہ پاکیشیائی علی عمران ہے جو بظاہر احمق سا نوجوان ہے اور بلگارنوی میجر پرمود ہے۔ اوور"...... میگراتھ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس۔ یہ دونوں ہی یہاں موجود ہیں۔ علی عمران اپنے ایک ساتھی کے ساتھ کاربن میں ہے جبکہ میجر پرمود دس ساتھیوں کے ساتھ ایکریمیا آیا ہوا ہے۔ وہ کارلینا کے شہر آرما میں ہے۔ اوور"۔ ای کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن یہ دونوں یہاں کیا کر رہے ہیں۔ کیا یہ دونوں ایس ڈبلیو کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"ایس ڈبلیو ہیڈ کوارٹر ان پر سائنسی طریقے سے نظر رکھ رہا ہے۔ انہیں نہ صرف مسلسل مانیٹر کیا جا رہا ہے بلکہ ان کی آوازیں بھی ریکارڈ کی جا رہی ہیں۔ وہ دونوں یہاں بلیک ڈائمنڈ حاصل

کرنے کے لئے آئے ہیں جو ایس ڈبلیو ہیڈ کوارٹر میں ہیں۔
اوور“...... ای کنگ نے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا وہ جانتے ہیں کہ بلیک ڈائمنڈز ایس ڈبلیو ہیڈ کوارٹر میں ہیں۔ اوور“...... میگراتھ نے کہا۔

”نہیں۔ ابھی تک انہیں ایس ڈبلیو کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ملی ہیں۔ لیکن وہ جس طرح بلیک ڈائمنڈ کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں خدشہ ہے کہ انہیں ایس ڈبلیو کی بھی سن گن مل سکتی ہے اس لئے ایس ڈبلیو کے فور کنگز نے جو ایس ڈبلیو کے بورڈ آف ڈائریکٹران بھی ہیں فیصلہ کیا ہے کہ اس خطرے کو کسی بھی صورت میں آگے نہ بڑھنے دیا جائے۔ اگر ان دونوں کو ایس ڈبلیو کا علم ہو گیا کہ ایس ڈبلیو دنیا میں نمودار ہونے والا نیا اور طاقتور ملک ہے جو پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تو یہ دونوں بلکہ پوری دنیا کے طاقتور ایجنٹ ایس ڈبلیو کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور ان کی توپوں کا رخ بھی ہماری طرف ہو جائے گا اس لئے ایسے خطرناک ایجنٹوں کے کانوں میں ایس ڈبلیو کا نام بھی نہیں پہنچنا چاہئے۔ فور کنگز نے حتمی طور پر فیصلہ کیا ہے کہ ان دونوں ایجنٹوں کو فوراً ہلاک کر دیا جائے تاکہ انہیں آگے بڑھنے کا کوئی موقع نہ مل سکے۔ دنیا میں کام کرنے والے تمام ریڈ ایجنٹوں کا کنٹرول اور ایس ڈبلیو کے باہر ایس ڈبلیو کے مفادات کی نگرانی اور تحفظ ای کنگ یعنی کہ میرے انڈر ہے۔ اس لئے میں تمہیں حکم دیتا

ہوں کہ تم فوری طور پر عمران اور میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کے خلاف ایکشن کرو اور انہیں ہر صورت میں ہلاک کر دو۔ چاہے اس کے لئے تمہیں کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اوور“...... ای کنگ نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یس ای کنگ۔ آپ کا حکم میرے لئے حرف آخر ہے۔ میں ان دونوں ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کے لئے اپنی پوری طاقت لگا دوں گا اور جلد ہی میں آپ کو ان کی ہلاکت کی رپورٹ پیش کر دوں گا۔ اوور“...... میگراتھ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”گڈ شو۔ ان دونوں کو ہلاک کرنے کے لئے ایکریمیا کے ٹاپ ٹارگٹ کلرز کو ہائر کر لو تاکہ وہ بالا ہی بالا عمران اور میجر پرمود سمیت ان کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیں۔ اس طرح کہ مرنے کے بعد عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی روحوں کو بھی اس بات کا پتہ نہ چلے کہ انہیں ہلاک کرنے میں ایس ڈبلیو کا ہاتھ تھا۔ اوور“...... ای کنگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یس ای کنگ۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا۔ خود سامنے آنے کی بجائے اگر میں کسی اور گروپ کو ہائر کر کے ان کے خلاف کام کروں گا تو ہمارا نام کبھی سامنے نہیں آئے گا۔ میں اپنا نام ظاہر کئے بغیر انڈر ورلڈ کا نمائندہ بن کر ٹارگٹ کلر گروپ کو ہائر کروں گا جو عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کے خلاف کام کرے گا اور میری نظر میں ایک ایسا گروپ ہے جو عمران، میجر پرمود اور ان کے

ساتھیوں کے خلاف انتہائی جارحانہ انداز میں کام کر سکتا ہے۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"کیا نام ہے اس گروپ کا۔ اوور"...... ای کنگ نے پوچھا۔

"اس گروپ کا نام بلیک راڈ گروپ ہے۔ اس گروپ کا باس ڈیگر ہے۔ میں اسے بخوبی جانتا ہوں۔ منہ مانگے معاوضے کے لئے وہ کسی ملک کے صدر یا بگ کنگ کو بھی ہلاک کر سکتا ہے چاہے وہ کتنی بھی سیکورٹی کے حصار میں کیوں نہ ہو۔ اوور"...... میگراتھ نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی بلیک راڈ کی بہت تعریف سنی ہے۔ تم فوری طور پر اس سے رابطہ کرو اور وہ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی ہلاکت کے لئے جو بھی معاوضہ مانگے اسے ایڈوانس دے دو لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ بھی باور کرا دینا کہ اگر وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا تو اسے اس کے گروپ سمیت ختم کر دیا جائے گا۔ اوور"...... ای کنگ نے کرختگی سے کہا۔

"یس ای کنگ۔ میں ابھی اس سے رابطہ کرتا ہوں۔ اوور"۔ میگراتھ نے کہا تو ای کنگ نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ میگراتھ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے میز پر رکھ دیا۔ پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ ملتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیگر کلب کا نمبر بتاؤ"...... میگراتھ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں"...... آپریٹر نے کہا اور رسیور میں چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"نمبر نوٹ کریں جناب"...... آپریٹر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک نمبر نوٹ کرا دیا۔ میگراتھ نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

"ڈیگر کلب"...... رابطہ ملتے ہی ایک پھاڑ کھانے والی آواز سنائی دی۔

"ڈیگر سے بات کراؤ۔ میں کانڈا سے ریڈ ڈان بول رہا ہوں"...... میگراتھ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ میں ابھی بات کراتا ہوں۔ ایک منٹ"...... ریڈ ڈان کا سن کر دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر رسیور میں چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"یس۔ ڈیگر سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد پہلے سے تیز اور غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"ریڈ ڈان بول رہا ہوں کانڈا سے"...... میگراتھ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ریڈ ڈان تم۔ اتنے عرصے بعد اچانک تمہیں میری یاد کیسے آ گئی"...... ڈیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم سے ایک کام ہے ڈیگر"...... میگراتھ نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیسا کام"...... ڈیگر نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

"چند افراد کو ٹارگٹ کرنا ہے۔ معاوضہ کی فکر نہ کرنا۔ معاوضہ تمہارے مطلب کا ہو گا"...... میگراتھ نے کہا۔

"کون ہیں وہ افراد اور انہیں کہاں ٹارگٹ کرنا ہے"...... ڈیگر نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

"ان دونوں کا تعلق دو مختلف ممالک سے ہے۔ دونوں ان ممالک کے خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے چند ساتھی بھی ہیں۔ میں چاہتا ہوں تم ان سب کو ہلاک کر دو۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں بچنا چاہئے۔ اور وہ سب اس وقت ایکریمیا میں ہی موجود ہیں"...... میگراتھ نے کہا۔

"خطرناک ایجنٹ۔ تم کن کی بات کر رہے ہو"...... ڈیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران کے بارے میں جانتے ہو"...... میگراتھ نے پوچھا۔

"علی عمران۔ وہ مسخرہ نوجوان جو خود کو احمق اعظم کہتا ہے"۔ ڈیگر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ وہی علی عمران۔ وہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ کابرن میں ہے اور اس کے علاوہ کارلینا کے شہر آرما میں بلگارنیہ کا ڈی ایجنٹ میجر پرمود موجود ہے۔ اس کے ساتھ دس افراد ہیں۔ ان

سب کا بھی خاتمہ ضروری ہے"...... میگراتھ نے کہا۔

"کافی خطرناک کام ہے۔ علی عمران تو میرے نزدیک پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ میں اسے کسی مچھر کی طرح مسل سکتا ہوں لیکن ڈی ایجنٹ میجر پرمود کی ہلاکت واقعی میرے لئے اور میرے گروپ کے لئے چیلنج ہو گی"...... ڈیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم خود کو اس چیلنج کے قابل نہیں سمجھتے"...... میگراتھ نے منہ بنا کر کہا۔

"میں نے ایسا کب کہا ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا میری زندگی کا سب سے بڑا چیلنج ہو گا اور ڈیگر چیلنج مشن ہر صورت میں قبول کرتا ہے اور اسے پورا بھی کرتا ہے"...... ڈیگر نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

"گڈ شو۔ تم نے میری پیشکش قبول کر لی ہے تو مجھے معاوضے کے ساتھ ساتھ اپنے بنک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر بھی بتا دو تاکہ میں تمہارے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرا سکوں"...... میگراتھ نے کہا۔

"علی عمران اور اس کے ساتھی کو ہلاک کرنے کے دس لاکھ ڈالرز ہوں گے لیکن چونکہ میجر پرمود ٹاپ ٹارگٹ ہے اس لئے میں اس کے الگ سے دس لاکھ ڈالرز لوں گا اور اس کے ساتھ جتنے بھی اس کے ساتھی ہیں ان سب کو ہلاک کرنے کے تمہیں پانچ پانچ لاکھ ڈالرز ادا کرنے ہوں گے۔ تمہارے کہنے کے مطابق میجر پرمود کے

ساتھ دس افراد ہیں تو پچاس لاکھ یہ اور بیس لاکھ میجر پرمود اور علی عمران کی ہلاکت کا معاوضہ اس طرح ٹوٹل ستر لاکھ ڈالرز بنتے ہیں۔ اگر سودا منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ۔ گڈ بائی"...... ڈیگر نے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔ میں آدھی رقم ایڈوانس دوں گا اور آدھی کام ہونے کے بعد"...... میگراتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بنک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر نوٹ کرا دیتا ہوں۔ تم میرے اکاؤنٹ میں آدھی رقم ٹرانسفر کرو اس کے بعد بھول جاؤ کہ عمران، میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کا بھی اس دنیا میں کوئی وجود تھا"...... ڈیگر نے کہا۔

"کب تک کام پورا ہو جائے گا"...... میگراتھ نے پوچھا۔

"میں ٹائم کی کوئی لمٹ نہیں مقرر کرتا۔ یہ کام آج بھی ہو سکتا ہے۔ دو روز بعد بھی اور اس میں ایک ہفتہ بھی لگ سکتا ہے لیکن صرف ایک ہفتہ۔ اس سے زیادہ نہیں"...... ڈیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ میں تمہارے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر کرا رہا ہوں۔ ایک ہفتے تک ان کا کام تمام ہو جانا چاہئے"...... میگراتھ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر اس نے سبز رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کر کے اس نے رسیور کان سے لگا لیا۔

"ٹام بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میگراتھ بول رہا ہوں"...... میگراتھ نے بڑے بارعب لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس"...... میگراتھ کی آواز سن کر ٹام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹام۔ ای کنگ نے ٹاپ ریڈ ایجنٹ ہارڈ کو اس کی کسی غلطی پر سزا دیتے ہوئے ہلاک کر دیا ہے اور اس کی جگہ مجھے ٹاپ ریڈ ایجنٹ کے ساتھ ساتھ ایس ڈبلیو کی ریڈ کمانڈ کا چیف بھی مقرر کر دیا ہے"...... میگراتھ نے رعب بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ایس ڈبلیو کی طرف سے ہمیں سرکولیشن لیٹر مل چکا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ریڈ کمانڈ کے انچارج آپ ہیں"۔ ٹام نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو۔ کاربن میں ڈیگر نام کا ایک کلب ہے۔ اس کلب کا مالک اور جنرل منیجر ڈیگر نام کا آدمی ہے۔ میں تمہیں ایک بنک کا نام اور نمبر بتا رہا ہوں۔ اسے نوٹ کرو اور فوری طور پر ڈیگر کے اکاؤنٹ میں پینتیس لاکھ ڈالرز جمع کرا دو"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس"...... ٹام نے بغیر کوئی سوال و جواب کئے بغیر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور میگراتھ نے اسے ڈیگر کے بنک کا نام اور اس کا اکاؤنٹ نمبر بتانا شروع کر دیا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"امید ہے کہ ڈیگر اپنا کام آسانی سے کر لے گا اور وہ جلد سے

جلد عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا"...... میگراتھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سر گھما گھما کر ہارڈر کے خوبصورت آفس کو دیکھنے لگا۔ میگراتھ کا تعلق سی ورلڈ سے تھا اور وہ ٹاپ ریڈ ایجنٹ ہارڈر کے نمبر ٹو کے طور پر کام کرتا تھا۔ اسے سپیشل مسینجر کے ذریعے سی ورلڈ سے پیغام دیا گیا تھا کہ ہارڈر کو ای کنگ نے اس کی کسی غلطی پر سزا دیتے ہوئے ہلاک کر دیا تھا اور اس کی جگہ میگراتھ کو ٹاپ ریڈ ایجنٹ بنایا جا رہا ہے اور اب وہ ریڈ کمانڈ کے انچارج کے طور پر کام کرے گا جس سے میگراتھ کی خوشی دوگنی ہو گئی تھی۔ وہ پہلے سے ہی ہارڈر کی کرسی پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ یہ کرسی اسے بغیر کسی محنت اور کوششوں کے حاصل ہو گئی تھی جس سے وہ بے حد خوش تھا اور اب وہ خود کو اس دنیا کا کنگ تصور کر رہا تھا کیونکہ سی ورلڈ کا ریڈ کمانڈ گروپ ایک ایسا ایکشن گروپ تھا جس نے ایکریمیا میں اپنی طاقت اور دہشت کا سکہ جما رکھا تھا اور اب میگراتھ ایکریمیا، خاص طور پر کاربن کا بے تاج بادشاہ بن گیا تھا جس کی وہ جتنی بھی خوشی مناتا کم تھی۔

میجر پرمود، لیڈی بلیک اور لاٹوش کے ساتھ ایکریمیا کی ریاست کارلینا کے شہر آرما کے ایک ہوٹل ڈیلکس کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان کے سیکشن کے چھ افراد جن کا انچارج کیپٹن توفیق تھا ایک الگ ہوٹل میں رہائش پذیر تھے۔

میجر پرمود اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ولنگٹن پہنچا تھا اور پھر وہ ولنگٹن سے دوسری فلائٹ لے کر کراوک پہنچا تھا۔ چونکہ ریاست کارلینا کے لئے کوئی فلائٹ نہیں تھی اس لئے میجر پرمود اور اس کے ساتھی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کارلینا ریاست کے شہر آرما پہنچے تھے۔ انہیں یہاں آئے ہوئے دو گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو چکا تھا۔

کرنل ڈی نے میجر پرمود کو جو فائل دی تھی اس میں بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں خاصی تفصیلات موجود تھیں۔ ان تفصیلات کے مطابق کئی سال پہلے بلگارنیہ سے جو بلیک ڈائمنڈ چوری کیا گیا تھا وہ چند سال پہلے آرما شہر کے ایک لارڈ شارمن کے ذاتی میوزیم

میں دیکھا گیا تھا۔ لارڈ شارمن نے اپنے ذاتی میوزیم میں دنیا بھر کے قیمتی اور نایاب ہیرے جواہرات جمع کر رکھے تھے۔ اس کے میوزیم کے بارے میں چیدہ چیدہ افراد جانتے تھے اور ان چیدہ افراد میں سے بھی صرف چند افراد ایسے تھے جنھوں نے بذات خود لارڈ شارمن کا میوزیم دیکھا تھا۔

تحقیقاتی ٹیم کو ایک ٹورسٹ کے ذریعے لارڈ شارمن کے میوزیم اور وہاں موجود بلیک ڈائمنڈ کا پتہ چلا تھا۔ وہ ٹورسٹ آرما سے ہی آیا تھا اور ایک حادثے میں شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گیا تھا۔ اسی ہسپتال میں اس ٹیم کا ایک آدمی بھی زیر علاج تھا جو بلیک ڈائمنڈ کی تلاش میں لگا ہوا تھا۔ اس ٹورسٹ نے ایک انگوٹھی پہن رکھی تھی جس پر نقلی بلیک ڈائمنڈ لگا ہوا تھا۔ اتفاق سے ٹورسٹ کو جس وارڈ میں رکھا گیا تھا اس کے ساتھ والا بیڈ تحقیقاتی ٹیم کے آدمی کا تھا۔ تحقیقاتی ٹیم کے آدمی کی جب حالت سنبھلی تو وہ اس ٹورسٹ کے ہاتھ میں سیاہ ہیرے والی انگوٹھی دیکھ کر چونک پڑا اور ان دونوں نے آپس میں باتیں کرنی شروع کر دیں۔ تحقیقاتی ٹیم کے آدمی نے ٹورسٹ کو بتایا کہ اس کی انگوٹھی کا سیاہ ہیرا نقلی ہے تو ٹورسٹ بے حد مایوس ہوا اور پھر اس نے خود ہی تحقیقاتی ٹیم کے آدمی کو بتایا کہ اس نے ایسا ہی ایک بڑا سیاہ ہیرا آرما کے لارڈ شارمن کے ذاتی میوزیم میں بھی دیکھا تھا جو انتہائی نایاب ہے۔ تحقیقاتی ٹیم کا آدمی سیاہ ہیرے میں شاید اتنی دلچسپی نہ لیتا لیکن جب ٹورسٹ نے اسے

بتایا کہ لارڈ شارمن کے میوزیم میں جو سیاہ ہیرا ہے وہ اس قدر ہاٹ ہے کہ اس کے قریب جو بھی چیز رکھی جاتی ہے وہ جل کر راکھ بن جاتی ہے تو تحقیقاتی ٹیم کا آدمی چونک پڑا۔ اس نے ٹورسٹ کو کریدنا شروع کیا تو اسے یقین ہو گیا کہ وہ بلگارنیہ کے میوزیم سے غائب ہونے والے جس بلیک ڈائمنڈ کو تلاش کر رہے ہیں وہ بلیک ڈائمنڈ لارڈ شارمن کے پاس ہے جو آرما میں رہتا ہے۔ ٹورسٹ کا تعلق لارڈ شارمن کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھا۔ اسے یہ فخر حاصل تھا کہ اس نے لارڈ شارمن کا ذاتی میوزیم ایک بار نہیں کئی بار دیکھا ہے۔ تحقیقات ٹیم کے آدمی نے یہ رپورٹ فوری طور پر اپنے آفیسرز کو دی تو آفیسرز نے کارروائی کرتے ہوئے ٹورسٹ کو خفیہ طریقے سے ہسپتال سے غائب کر دیا اور پھر اس سے لارڈ شارمن اور اس کے پاس موجود بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں تفصیلات حاصل کی جانے لگیں۔ ٹورسٹ نے ساری تفصیل بتا دی تھی لیکن جب اس نے یہ بتایا کہ لارڈ شارمن کے میوزیم میں بڑا ڈاکا پڑا تھا اور وہاں سے لارڈ شارمن کا سارا خزانہ لوٹ لیا گیا تھا اور ڈاکوؤں نے جاتے ہوئے لارڈ شارمن کو بھی ہلاک کر دیا تھا تو تحقیقاتی ٹیم کے ارمانوں پر اوس پڑ گئی۔ ٹورسٹ کے کہنے کے مطابق جن ڈاکوؤں نے لارڈ شارمن کو ہلاک کیا تھا اور اس کا سارا خزانہ لوٹا تھا ان کے بارے میں آج تک کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا اور اس بات کو بھی کئی برس گزر چکے تھے۔ اس کے بعد تحقیقاتی ٹیم

کا کام وہیں رک گیا تھا۔
میجر پرمود نے اسی رپورٹ کو اپنا پوائنٹ آف ایکشن بنایا تھا۔
اس نے سوچا تھا کہ بلگارنیہ کے میوزیم سے چوری کیا گیا بلیک ڈائمنڈ آخری بار آرما میں دیکھا گیا تھا۔ اس لئے اس کا سراغ آرما سے ہی مل سکتا ہے اس لئے اس نے فوراً اپنی ٹیم تیار کی اور کرنل ڈی سے اجازت لے کر روانہ ہو گیا اور اب وہ آرما میں موجود تھا۔
کرنل ڈی کی دی ہوئی فائل میں بلیک ڈائمنڈ کی افادیت کی تفصیل پڑھ کر میجر پرمود کو اندازہ ہو گیا تھا کہ بلگارنیہ کے لئے بلیک ڈائمنڈ حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے اس لئے اس نے فوری طور پر بلیک ڈائمنڈ تلاش کر کے بلگارنیہ لانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔
"ہم یہاں آ تو گئے ہیں لیکن ہم بلیک ڈائمنڈ ڈھونڈیں گے کیسے۔ تم نے بتایا ہے کہ بلیک ڈائمنڈ یہاں کے لارڈ شارمن کے پاس تھا جس نے ڈائمنڈ اپنے ذاتی میوزیم میں رکھا ہوا تھا اور پھر ڈاکوؤں نے نہ صرف اس میوزیم کو لوٹ لیا تھا بلکہ لارڈ شارمن کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ اس بات کو کئی برس گزر چکے ہیں۔ یہاں کی انتظامیہ بھی لارڈ شارمن کے قاتلوں کو نہیں ڈھونڈ سکی تو ہم بھلا ان ڈاکوؤں کو کیسے تلاش کریں گے"...... لیڈی بلیک تمثیلہ نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میں یہ نہیں بتا سکتا کہ ہم بلیک ڈائمنڈ کیسے تلاش کریں گے لیکن یہ میں ضرور بتا سکتا ہوں کہ بلیک ڈائمنڈ یا اس کا سراغ ہمیں

یہیں سے ملے گا"...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔
"کیسے۔ جس لارڈ کے پاس ڈائمنڈ تھا وہ بھی تو ہلاک ہو چکا ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔
"رپورٹ میں یہ بھی لکھا تھا کہ لارڈ شارمن نے بلیک ڈائمنڈ انڈر ورلڈ کے ایک ڈان سے خریدا تھا۔ ٹوریسٹ کو اس ڈان کا نام معلوم نہیں تھا۔ اگر ہمیں اس ڈان کا پتہ چل جائے تو اس سے ہمیں یہ ضرور پتہ چل سکتا ہے کہ بلگارنیہ سے چوری ہونے والا بلیک ڈائمنڈ یہاں کیسے پہنچا تھا۔ اس کے علاوہ ہمیں لارڈ شارمن کے ان دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی تلاش کر کے ان سے پوچھ گچھ کرنی پڑے گی جو لارڈ شارمن کا میوزیم دیکھ چکے تھے اور یہ جانتے تھے کہ بلیک ڈائمنڈ لارڈ شارمن کے پاس موجود ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی ڈاکو ہو یا ڈاکوؤں سے ملا ہوا ہو جس کی اطلاع پر لارڈ شارمن کے میوزیم پر حملہ کیا گیا تھا اور وہاں سے بلیک ڈائمنڈ سمیت تمام ڈائمنڈز اور دوسرے قیمتی جواہرات اڑا لئے تھے"...... میجر پرمود نے کہا۔
"لارڈ شارمن کے تو بہت سے دوست اور عزیز رشتہ دار ہوں گے۔ کیا ہم ان سب کو تلاش کر کے ان سے پوچھ گچھ کریں گے"۔ لیڈی بلیک نے کہا۔
"ہاں۔ یہ ضروری ہے۔ ہمیں ایک آدمی مل گیا تو سمجھو کہ لارڈ شارمن کے باقی عزیز اور دوستوں کا بھی پتہ چل جائے گا"...... میجر

پرمود نے کہا۔

"اور اس ایک آدمی کو ہم ڈھونڈیں گے کیسے۔ آرما چھوٹا شہر نہیں ہے۔ یہاں کم و بیش بیس لاکھ افراد کی آبادی ہے"...... لیڈی بلیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکوؤں نے لارڈ شارمن کو ہلاک کیا تھا جو آواز سن کر میوزیم میں آ گیا تھا۔ اس کے علاوہ ڈاکوؤں نے لارڈ ہاؤس میں کسی اور کو ہلاک نہیں کیا تھا۔ لارڈ ہاؤس اپنی جگہ پر قائم ہے اور ظاہر ہے لارڈ شارمن کے عزیز ہی رہتے ہوں گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ تو ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم سب سے پہلے لارڈ ہاؤس جائیں گے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ میں وہاں جا کر وہ جگہ بھی دیکھنا چاہتا ہوں جہاں لارڈ شارمن نے ذاتی میوزیم بنایا ہوا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں سے ہمیں کوئی کلیو مل جائے جو یہاں کی پولیس کو نہ ملا ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یہاں آ کر ہمیں انوسٹی گیشن ہی کرنی تھی تو تمہیں اپنے ساتھ کیپٹن توفیق اور سپیشل سیکشن کے افراد لانے کی کیا ضرورت تھی"۔ لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ہمیں کرسٹو کے کسی گروہ کا مقابلہ بھی کرنا پڑے۔ جن ڈاکوؤں نے لارڈ شارمن کے خلاف کارروائی کی تھی

ان کا بڑا گروہ بھی تو ہو سکتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔ اس سے پہلے کہ لیڈی بلیک کوئی اور بات کرتی اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس۔ کم ان"...... میجر پرمود نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور لاٹوش اندر داخل ہوا۔ اس نے سنگل لائن والا نیوی بلیو سوٹ پہن رکھا تھا جو اس پر بے حد جچ رہا تھا۔ وہ اپنے روم سے فریش ہو کر آیا تھا کیونکہ اس کے سر کے بال ابھی تک گیلے دکھائی دے رہے تھے۔

"آپ دونوں ابھی تک یہیں بیٹھے ہیں"...... لاٹوش نے انہیں دیکھ کر برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو اور ہمیں کہاں بیٹھنا چاہئے تھا"...... لیڈی بلیک نے مسکرا کر کہا۔

"میں تو اپنے کمرے میں نہا کر لباس بدلنے گیا تھا۔ میں نے سوچا تھا کہ میرے آنے تک آپ دونوں بھی تیار ہو چکے ہوں گے لیکن"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہمارے تیار ہونے نہ ہونے سے کیا مطلب ہے تمہارا"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"مطلب صاف ہے۔ آپ دونوں تیار ہوتے تو ہم ایک ساتھ باہر چلتے۔ کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر لنچ کرتے اور اس خوبصورت شہر میں گھوم پھر کر خوب انجوائے کرتے"...... لاٹوش نے

کہا۔

''ہم یہاں گھومنے پھرنے اور انجوائے کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں''...... میجر پرمود نے کہا۔

''تو پھر کس لئے آئے ہیں۔ آپ نے تو مجھ سے یہی کہا تھا کہ ہم آرما گھومنے پھرنے اور تفریح کرنے جا رہے ہیں''۔ لاٹوش نے چونک کر کہا۔

''تم میری تفریح کا مطلب جانتے ہو نا''...... میجر پرمود نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں جانتا ہوں۔ اوہ اب سمجھا تو آپ یہاں کسی مشن پر آئے ہیں''...... لاٹوش نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''تو تم کیا سمجھے تھے''...... لیڈی بلیک نے مسکرا کر پوچھا۔

''میں تو یہی سمجھا تھا کہ آپ ساتھ ہیں تو میجر صاحب کا واقعی سیر و تفریح کا موڈ بن گیا ہے اور ہم آرما جیسے حسین اور رنگین شہر کی سیاحت کے لئے آئے ہیں''...... لاٹوش نے مسکی سی صورت بنا کر کہا۔

''تمہیں کس نے کہہ دیا کہ آرما شہر حسین اور رنگین ہے''۔ میجر پرمود نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''سنا تھا کہیں سے''...... لاٹوش نے اسی انداز میں کہا۔

''اور کیا سنا تھا تم نے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''بہت کچھ سنا تھا۔ اب آپ کو کیا کیا بتاؤں۔ اگر میں نے

آپ کو تفصیل بتائی تو آپ نے اپنا ہارڈ جوتا اتار کر بغیر گنتی کئے میرے سر پر برسانا شروع کر دینا ہے پھر میں آدھا گنجا ہوتا ہوں یا پورا یہ میرے سر کے بالوں کی قسمت پر منحصر ہے''...... لاٹوش نے لاچارگی سے کہا تو لیڈی بلیک بے اختیار ہنس پڑی۔ میجر پرمود کے ہونٹوں پر بھی ویسی ہی مسکراہٹ ابھر آئی۔

''تو تم جوتے کھانے والے کام ہی کیوں کرتے ہو''...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عادت سے مجبور ہوں۔ جب تک آپ کے دو چار ہاتھ نہ لگ جائیں میری بیٹریاں چارج ہی نہیں ہوتیں''...... لاٹوش نے مخصوص لہجے میں کہا تو لیڈی بلیک کھلکھلا کر ہنس پڑی اور میجر پرمود ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تو میرے ہاتھوں سے ایڈوانس جوتے کھا لیا کرو اس طرح بیٹریاں ڈاؤن ہونے کی نوبت ہی نہیں آئے گی''...... میجر پرمود نے کہا۔

''تو آپ ایڈوانس بتا دیا کریں کہ ہم تفریح کے نام پر کسی مشن پر جانے والے ہیں تو میں گھر سے ہی بیٹریاں چارج کر کے آیا کروں۔ آپ کا ہارڈ جوتا پڑ گیا تو میری بیٹریاں اوور لوڈ ہو کر بلاسٹ بھی تو ہو سکتی ہیں''...... لاٹوش نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو میجر پرمود اور لیڈی بلیک ہنس پڑے۔

''اچھا بیٹھو۔ میں نہا کر اور لباس بدل کر آتا ہوں پھر چلتے

ہیں۔ تمثیلہ تم بھی اپنے کمرے میں جا کر فریش ہو جاؤ اور لباس بدل لو"...... میجر پرمود نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ کیا آپ نے میرے کہنے پر سیر و تفریح کرنے کا ارادہ بنا لیا ہے"...... لاٹوش نے خوش ہو کر کہا۔

"نہیں۔ ہم تیار ہو کر آج سے بلکہ ابھی سے اپنے کام پر لگ جائیں گے جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا تو لاٹوش کے چہرے سے ساری خوشی غائب ہو گئی۔

"کام پر لگنے سے بہتر ہے آپ مجھے کسی دیوار سے ہی لگا دیں بلکہ دیوار سے لٹکا دیں تاکہ ایک جگہ لٹکا رہ کر میں پرسکون تو رہوں گا"۔ لاٹوش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی بڑبڑاہٹ اتنی تیز تھی کہ نہ صرف میجر پرمود بلکہ لیڈی بلیک نے بھی سن لی تھی۔

"دیوار سے لٹکانے کی کیا ضرورت ہے۔ میں پنکھے سے رسی باندھ کر اس کا پھندا بنا کر تمہیں لٹکا دیتا ہوں۔ تمہارا جسم تو شاید کوئی پھندے سے نکال لے لیکن تمہاری روح ہمیشہ کے لئے ہی ٹنگی رہ جائے گی"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ارے باپ رے۔ آپ مجھے کنوارا ہی مارنے پر کیوں تل جاتے ہیں"...... لاٹوش نے بوکھلا کر کہا۔

"تاکہ تمہاری ہلاکت کے بعد کوئی بے چاری بیوہ کا خطاب نہ حاصل کر سکے"...... میجر پرمود نے کہا تو لیڈی بلیک ہنس پڑی جبکہ لاٹوش برے برے منہ بنانے لگا۔

"میں ابھی آتی ہوں"...... لیڈی بلیک نے کہا اور تیز تیز چلتی ہوئی کمرے سے نکلتی چلی گئی۔ میجر پرمود بھی کمرے سے ملحق واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

"نام کو ڈی ایجنٹ ہیں اور ہمیشہ سنجیدہ اور خاموش رہتے ہیں لیکن میری باری انہیں نجانے کیوں ہنسی مذاق یاد آ جاتا ہے۔ مجھے بے عزت کرنے کا کوئی موقع نہیں جانے دیتے"...... لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں میجر پرمود اور لیڈی بلیک تیار ہو کر وہاں آ گئے۔

"چلیں"...... لیڈی بلیک نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو میجر پرمود نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ نیلسن سپیکنگ"...... میجر پرمود نے کہا۔ رسیور اٹھاتے ہوئے اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"ڈبلیو ایس بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی تو میجر پرمود چونک پڑا۔

"کہاں ہو تم"...... میجر پرمود نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"میں بس دس منٹ میں آپ کے پاس پہنچ رہا ہوں"...... ڈبلیو ایس نے کہا۔

"پہنچ رہے تھے تو پھر فون کرنے کی کیا ضرورت تھی نانسنس"۔

میجر پرمود نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ طویل سفر کر کے آئے ہیں جناب۔ میں نے سوچا کہ کہیں آپ ریسٹ نہ کر رہے ہوں اس لئے فون کر کے اپنے آنے کا بتا دوں"...... ڈبلیو ایس نے کہا۔

"ہم یہاں ریسٹ کرنے نہیں آئے ہیں۔ بہرحال تم پہنچو پھر بات ہوتی ہے"...... میجر پرمود نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کون ہے یہ ڈبلیو ایس"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ارے۔ آپ ڈبلیو ایس کو نہیں جانتیں"...... لاٹوش نے کہا۔

"نہیں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"کیوں۔ کیا تم جانتے ہو"...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں بھی نہیں جانتا۔ حیرت کی بات ہے نا"...... لاٹوش نے معصومانہ لہجے میں کہا تو لیڈی بلیک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی جبکہ میجر پرمود ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"وہ وائٹ شارک آفتاب سعید ہے جسے میں نے یہاں پہلے ہی بھیج دیا تھا تاکہ وہ لارڈ شارمن کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ وہ چونکہ کرائم رپورٹر ہے اس لئے اس کے نیوز پیپر والوں سے خاصے رابطے ہیں۔ ان کے ذریعے وہ بہت کچھ معلوم کرا سکتا ہے"۔ میجر پرمود نے کہا تو لیڈی بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کے لئے وائٹ شارک کو پہلے سے یہاں بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ میں آپ کے ساتھ آ گیا تھا تو آپ مجھ سے پوچھ لیتے کہ لارڈ شارمن کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ بتاؤ"...... میجر پرمود نے کہا۔

"وہ لارڈ ہے اور اس کا نام شارمن ہے اور وہ اسی شہر آرما میں رہتا ہے"...... لاٹوش نے کہا۔

"تم سے اسی حماقت کی توقع تھی"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"چلیں شکر ہے آپ کو مجھ سے کوئی تو توقع تھی"...... لاٹوش نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"اب منہ پر انگلی رکھو اور چپ کر کے بیٹھ جاؤ"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یس چیف"...... لاٹوش نے بڑی سعادت مندی سے کہا اور پھر اس نے واقعی منہ پر انگلی رکھی اور بڑے اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس کا انداز دیکھ کر لیڈی بلیک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی جبکہ میجر پرمود برے برے منہ بنانے لگا۔ دس منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک پڑے۔

"دیکھو کون ہے"...... میجر پرمود نے لاٹوش سے مخاطب ہو کر کہا تو لاٹوش نے اثبات میں سر ہلایا اور اسی طرح منہ پر انگلی رکھے اٹھ

کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کچھ پوچھے بغیر دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک ایکریمین موجود تھا۔ دروازہ کھلتے ہی وہ اندر آنے لگا تو لاٹوش نے دوسرے ہاتھ سے اسے روک دیا اور اشاروں سے پوچھنے لگا کہ وہ کون ہے اور منہ اٹھائے اندر کیوں گھسا چلا آ رہا ہے۔

"میں وائٹ شارک ہوں لاٹوش"...... نوجوان نے اس کے اشارے سمجھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ لاٹوش نے اسے سر سے پاؤں تک حیرت سے دیکھا پھر دروازے سے ہٹ گیا تو وائٹ شارک مسکراتا ہوا اندر آ گیا۔

"یہ لاٹوش کو کیا ہوا۔ اس نے منہ پر انگلی کیوں رکھی ہوئی ہے"...... سلام و دعا کے بعد وائٹ شارک نے لیڈی بلیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"احمق انسان حماقتیں نہیں کرے گا تو اور کیا کرے گا"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا تو وائٹ شارک سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلاتا ہوا مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"ہم خطرے میں ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا تو میجر پرمود، لیڈی بلیک اور لاٹوش تینوں چونک پڑے۔

"خطرے میں کیا مطلب"...... میجر پرمود نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آرما کا ایک گروپ ہے بلیک راڈ۔ اسے ہمارے خلاف ہائر کیا گیا ہے۔ ہم ٹارگٹ پر ہیں اور کسی بھی وقت ہم پر حملہ ہو سکتا ہے"...... وائٹ شارک نے کہا تو میجر پرمود نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"لیکن کیوں۔ ہم آج ہی تو یہاں پہنچے ہیں اور ہم نے ابھی تک کچھ کیا بھی نہیں ہے پھر ہم ٹارگٹ پر کیسے آ گئے اور کس نے بلیک راڈ کو ہمارے خلاف ہائر کیا ہے"...... لیڈی بلیک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ سب میں بعد میں بتاؤں گا۔ سب سے پہلے ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں باتیں کرتے رہ جائیں اور بلیک راڈ یہاں پہنچ جائے۔ میری معلومات کے مطابق بلیک راڈ انتہائی خطرناک اور طاقتور گروپ ہے جو ہر قسم کے اسلحے سے لیس رہتا ہے اور ایک بار کسی کے پیچھے لگ جائے تو پھر اسے قبر میں پہنچا کر ہی دم لیتا ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے۔ اگر واقعی بلیک راڈ گروپ یہاں آ گیا تو ہم ان سے اپنا بچاؤ کیسے کریں گے"...... لیڈی بلیک نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"تم سب جاؤ یہاں سے"...... میجر پرمود نے کہا تو وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہم سب۔ کیا مطلب۔ کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں جانا

چاہتے"...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں یہاں رک کر بلیک راڈ گروپ کا انتظار کروں گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن کیوں"...... لیڈی بلیک نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہاں ایسا کون ہے جسے ہم سے خطرہ لاحق ہو رہا ہے اور اس نے ہمیں ٹارگٹ کرنے کے لئے بلیک راڈ گروپ کو ہائر کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان افراد کا تعلق انہی سے ہو جنہوں نے لارڈ شارمن کو ہلاک کر کے اس کے ذاتی میوزیم سے بلیک ڈائمنڈ چوری کیا تھا"...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

"ضروری تو نہیں کہ یہ وہی لوگ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے کسی پرانے دشمن نے ہمیں پہچان لیا ہو اور اسی نے بلیک راڈ گروپ کو ہمارے پیچھے لگایا ہو"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے ایسا نہیں لگ رہا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو یہ کام کوئی سرکاری ایجنسی بھی تو کر سکتی ہے۔ ہمیں دیکھ کر وہ چونک پڑے ہوں اور ہمارے خلاف خود حرکت میں آنے کی بجائے اس گروپ کو ہمارے پیچھے لگا دیا ہو"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"آر۔ ہم پہلی بار آئے ہیں۔ یہاں ہم نے کبھی کوئی مشن پورا نہیں کیا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہاں موجود سرکاری

ایجنسیوں کے پاس ہمارے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہو گی۔ یہ کام انڈر ورلڈ کا ہی لگتا ہے۔ یہ ایڈوانس دور ہے۔ اس دور میں معلومات فراہم کرنے والی تنظیمیں ایجنٹوں کی نقل و حرکت کا بھی پتہ چلا لیتی ہیں چاہے ایجنٹ کسی بھی میک اپ میں کیوں نہ ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری مخبری ہو چکی ہے کہ ہم یہاں موجود ہیں"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اسی لئے تو بلیک راڈ گروپ کو ہمارے پیچھے لگایا گیا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"آپ بلیک راڈ گروپ کا یہاں انتظار کر کے کسی ایک کو پکڑنا چاہتے ہیں تاکہ اس سے ہائر کرنے والوں کا پوچھ سکیں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میرا یہاں رکنا ضروری ہے"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

"اگر انہوں نے آتے ہی آپ پر حملہ کر دیا تو"...... وائٹ شارک نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوا۔ تمہارا کیا خیال ہے کیا میں ان کے لئے اتنا ہی تر نوالہ ہوں کہ وہ مجھے آسانی سے نگل جائیں گے"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔ اسی لمحے دروازہ زور دار دھماکے سے کھل گیا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہ چونک پڑے۔ اس سے پہلے کہ وہ

کچھ کرتے دروازے سے چار بدمعاش مشین گنیں ہاتھوں میں لئے اچھل اچھل کر اندر آ گئے۔

"یہی ہیں وہ۔ فائر"...... ان میں سے ایک نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے مشین گن کا رخ ان کی جانب کیا اور دوسرے لمحے کمرہ یکلخت مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں کی تیز آواز سے گونج اٹھا۔

عمران اور ٹائیگر، روگر کی دی ہوئی فرنشڈ کوٹھی کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ رہائش گاہ میں انہیں ان کی ضرورت کی ہر چیز مل گئی تھی۔ عمران احتیاطاً ٹیکسیاں بدل بدل کر یہاں پہنچا تھا اور اس کالونی میں آتے ہی اس نے اپنی مطلوبہ کوٹھی سے دور ہی ٹیکسی چھوڑ دی تھی اور وہ پیدل ہی اس کوٹھی تک پہنچے تھے۔

روگر نے کوٹھی کے محافظ جیمز کو فون کر دیا تھا جس نے ان کا بہترین انداز میں استقبال کیا تھا اور انہیں اندر لا کر ان کے کمرے دکھا دیئے تھے اور پھر اس نے انہیں فریش لائم جوس پلایا تھا۔ عمران کے کہنے پر اس نے چائے بھی بنا دی تھی۔ جیمز کی بنائی ہوئی چائے پی کر عمران کو سلیمان کی بنائی ہوئی چائے یاد آ گئی تھی۔ وہ بھی عمران کے لئے ایسی ہی چائے بناتا تھا جسے پی کر عمران کو سرور آ جاتا تھا۔

"باس۔ کیا ہم نے روگر سے یہ رہائش گاہ حاصل کر کے ٹھیک

کیا ہے"...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کیوں۔ کیا تمہارے خیال میں یہ غلط ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ انتہائی شاطر انسان ہے۔ ہم نے اس کے ساتھ جو سلوک کیا تھا یہاں آ کر وہ ہم سے اس کا بدلہ بھی لے سکتا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں وہ ایسا نہیں کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے اسے ٹرومین کا نام بتایا ہے اس لئے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں اب بھی یہی سمجھا جاتا ہے کہ ٹرومین، بلیک تھنڈر کے لئے کام کرتا ہے اور بلیک تھنڈر نے ایکریمیا اور یورپی ممالک میں اپنی طاقت کا ضرورت سے زیادہ سکہ جما رکھا ہے۔ اس کا کوئی بھی ایجنٹ یہاں دکھائی دے جائے تو سرکاری ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ انڈر ورلڈ میں بھی خوف کے سائے پھیل جاتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن ٹرومین کو تو سرکاری ایجنسیوں کے ساتھ انڈر ورلڈ کے لوگ بھی پہچانتے ہوں گے پھر اس نے آپ کی بات پر کیسے یقین کر لیا کہ آپ واقعی ٹرومین ہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹرومین یہاں اپنے اصل حلیئے میں بہت کم دکھائی دیتا ہے وہ

ہمیشہ نئے میک اپ میں ہوتا ہے اور بلیک تھنڈر کے ساتھ ساتھ یہاں دہشت کے لئے ٹرومین کا نام ہی کافی ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اب ہمارا آئندہ کا لائحہ عمل کیا ہو گا"...... ٹائیگر نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"ہمیں لارڈ کراسٹن تک پہنچنا ہے۔ بلیک ڈائمنڈ اس کے پاس ہے۔ ہم اس سے ملیں گے اگر اس نے آسانی سے بلیک ڈائمنڈ ہمارے حوالے کر دیا تو ٹھیک ہے ورنہ ہم اس سے اپنے طریقے سے بلیک ڈائمنڈ نکلوائیں گے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ایک گھنٹے بعد جیمز اندر داخل ہوا۔

"باس نے ایک آدمی بھیجا ہے"...... جیمز نے اندر داخل ہو کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون ہے وہ"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"رونالڈ لایا ہے اسے اور وہ بے ہوش ہے۔ باس کا فون آیا تھا اس کے کہنے پر رونالڈ نے بے ہوش آدمی کو تہہ خانے میں کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا ہے"...... جیمز نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کہاں ہے رونالڈ"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اس آدمی کو چھوڑ کر واپس چلا گیا ہے"...... جیمز نے کہا۔
اسی لمحے کمرے میں پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران

چونک پڑا۔

"میں دیکھتا ہوں"...... جمبو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ روگر کی کال ہو گی۔ میں بات کرتا ہوں اس سے"۔

عمران نے کہا تو جمبو اثبات میں سر ہلاتا ہوا وہیں رک گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"روگر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے روگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹی ایم بول رہا ہوں"...... عمران نے ٹرومین کے لہجے میں کہا۔

"یہ محفوظ فون ہے ٹرومین تم اس پر کھل کر بات کر سکتے ہو"۔ روگر نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا۔

"رونالڈ نامی میرا آدمی جیرالڈ کو لے آیا ہے۔ تم نے اس سے جو پوچھنا ہے پوچھ لو۔ میری تم سے بس یہی درخواست ہے کہ اسے ہلاک نہ کرنا اور اسے یہ بھی پتہ نہیں چلنا چاہئے کہ اسے اغوا کرانے میں کس کا ہاتھ ہے ورنہ وہ اپنے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سمیت میرا سب سے بڑا دشمن بن جائے گا"...... روگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ اسے کچھ پتہ نہیں چلے گا اور ٹرومین اپنا وعدہ ہر صورت پورا کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تھینک گاڈ۔ اب میں مطمئن ہوں"...... روگر نے کہا۔

"رونالڈ کون ہے جس نے جیرالڈ کو یہاں پہنچایا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ میرا آدمی ہے۔ اسی نے جیرالڈ کو اغوا کیا ہے اور میری ہدایات پر اس نے اسے وہاں پہنچایا ہے"...... روگر نے کہا۔

"کیا آسانی سے جیرالڈ اس کے ہاتھ آ گیا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ پٹرولنگ کر رہا تھا۔ رونالڈ نے اسے ٹریس کیا اور پھر اس نے جان بوجھ کر اس کی کار کو اپنی کار سے ٹکر مار کر اسے اپنے پیچھے لگا لیا اور پھر ایک سنسان علاقے میں آتے ہی رونالڈ نے کار روک لی۔ جیرالڈ اس کی چیکنگ کے لئے جیسے ہی اس کی کار کی طرف بڑھا رونالڈ نے اس پر نیڈل تھرو گن سے حملہ کر دیا۔ اسے دو ایسی سوئیاں ماری گئیں جن پر فوری اثر بے ہوشی کی دوا لگی ہوئی تھی اور پھر وہ جیسے ہی بے ہوش ہوا رونالڈ اسے اپنی کار میں ڈال کر لے آیا تھا"...... روگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا جیرالڈ، رونالڈ کو چہرے سے نہیں پہچانتا کہ وہ تمہارا آدمی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"رونالڈ میک اپ میں تھا اور اس نے جیرالڈ کو جس کار کے

پیچھے لگایا تھا وہ بھی اس نے ایک کمرشل پلازہ کی پارکنگ سے چوری کی تھی"...... روگر نے جواب دیا تو عمران نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"جیرالڈ کی موبائل کار کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"رونالڈ نے اسے ایک خفیہ جگہ چھپا دیا ہے۔ جب تم جیرالڈ سے معلومات حاصل کر کے اسے چھوڑ دو گے تو رونالڈ اسے بے ہوشی کی حالت میں اس جگہ پہنچا دے گا جہاں اس کی پولیس کار ہے"۔ روگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے جیرالڈ سے صرف لارڈ کراسٹن کے بارے میں معلومات لینی ہیں۔ معلومات حاصل کرتے ہی میں اسے پھر بے ہوش کر دوں گا تاکہ تمہارے آدمی اسے یہاں سے لے جائیں۔ اسے اس بات کا پتہ بھی نہیں چلے گا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تھینک یو فرو مین۔ تم واقعی بے حد اعلیٰ ظرف کے انسان ہو۔ مجھے تمہارے ساتھ کام کر کے فخر محسوس ہو رہا ہے"...... روگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کہاں ہے تہہ خانہ"...... عمران نے جیمو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے ساتھ آئیں"...... جیمو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور جیمو کے ساتھ کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر

میں وہ ایک تہہ خانے میں داخل ہو رہا تھا۔ تہہ خانہ خالی تھا۔ سامنے ایک کرسی تھی جس پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان رسیوں سے کرسی پر جکڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی مخصوص وردی بھی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے سینے پر ایک بیج لگا ہوا تھا جس پر اس کا نام آفیسر جیرالڈ لکھا ہوا تھا۔ جیرالڈ کے سامنے ایک خالی کرسی پڑی ہوئی تھی۔ عمران اطمینان بھرے انداز میں اس کرسی پر جیرالڈ کے سامنے بیٹھ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں اس سے اکیلے میں پوچھ گچھ کروں گا"...... عمران نے جیمو سے مخاطب ہو کر کہا تو جیمو نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا تہہ خانے سے نکلتا چلا گیا۔

"ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے ہوش میں لاؤ۔ ہوش میں لانے سے پہلے اس کی گردن کی ڈی تھری رگ مسل دینا تاکہ ہوش میں آنے کے باوجود یہ فوری طور پر شعور میں نہ آ سکے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور بے ہوش پڑے ہوئے جیرالڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے جیرالڈ کے عقب میں آ کر دونوں ہاتھوں سے اس کی گردن پکڑ کر سیدھی کی اور پھر اس نے جیرالڈ کی گردن کو دونوں ہاتھوں سے ایک ہلکا سا جھٹکا دیا۔ ہلکی سی کڑک کی آواز سنتے ہی ٹائیگر کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں حرکت میں آ گئیں اور وہ جیرالڈ کی گردن

کی رگیں انگلیوں سے پکڑ کر مخصوص انداز میں مسلنے لگا۔ پھر اس نے جیراللہ کے کانوں کے نیچے انگوٹھے رکھ کر زور سے دبائے تو اچانک جیراللہ کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اس جھٹکے سے اسے ہوش تو نہیں آیا تھا لیکن اس کا چہرہ یکلخت زرد ہونے لگا تھا جیسے اس کی گردن سے سر میں جانے والے خون کا دباؤ قدرے کم ہو گیا ہو۔

"ٹھیک ہے۔ اب اسے ہوش میں لاؤ"...... عمران نے جیراللہ کے چہرے کا رنگ بدلتے دیکھ کر کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ایک ہاتھ سے جیراللہ کی ناک پکڑ لی اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد جیراللہ کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو ٹائیگر نے اس کی ناک چھوڑ دی اور اس کے منہ سے بھی ہاتھ ہٹا لیا۔ عمران نے اپنی نظریں جیراللہ کے چہرے پر جما دیں۔ چند لمحوں بعد جیراللہ کے حلق سے کراہیں نکلیں اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں چڑھی ہوئی تھیں اور وہ ہوش میں آنے کے باوجود غنودگی میں دکھائی دے رہا تھا۔

عمران اس کی طرف جھکا اور اس کے ایک ہاتھ کی انگلی کا ہک یکلخت پوری قوت سے جیراللہ کی عین پیشانی پر پڑا۔ جیراللہ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے منہ سے دردناک چیخوں کا سیلاب امنڈ پڑا۔ عمران نے اس کی پیشانی پر ٹھیک اسی جگہ ایک بار پھر ہک مارا جہاں اس نے پہلے ہک مارا تھا تو جیراللہ کی چیخوں سے تہہ خانے کی چھت اڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ جیراللہ کی پیشانی پر ایک ابھار سا بن

گیا تھا۔ وہ بندھا ہونے کے باوجود بری طرح سے تڑپ رہا تھا جیسے اسے کسی کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔ اس کی پیشانی پر ابھار دیکھتے ہی عمران نے اس پر ایک مرتبہ پھر ہک مار دیا۔ اس بار جیراللہ کا جسم بری طرح سے کانپ کر رہ گیا۔ اس کے منہ سے چیخ نکلی اور پھر وہ یکلخت ساکت ہو گیا۔ اس بار وہ بے ہوش نہیں ہوا تھا۔ اس کی چڑھی ہوئی آنکھیں درست ہو گئی تھیں اور عمران پر جم گئی تھیں۔ وہ پلکیں جھپکائے بغیر عمران کو دیکھ رہا تھا۔ عمران نے فوراً اس کی آنکھوں سے آنکھیں ملا دیں۔ اس کی آنکھوں سے ایک برق سی نکل کر جیراللہ کی آنکھوں میں گئی۔ جیراللہ کو ایک جھٹکا سا لگا اور اس کا کانپتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔

"کیا تم میری آواز سن سکتے ہو"...... عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں تمہاری آواز سن رہا ہوں"...... جیراللہ نے جواب دیا۔ اس کی آواز اتنی دھیمی تھی جیسے وہ کسی اندھے کنویں سے بول رہا ہو۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جیراللہ۔ میرا نام جیراللہ ہے"...... جیراللہ نے جواب دیا۔

"کیا کام کرتے ہو تم"...... عمران نے پوچھا۔

"میں سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا آفیسر ہوں۔ سیکنڈ چیف آفیسر"۔ جیراللہ نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"اپنے بارے میں ساری تفصیل بتاؤ۔ اپنے آفس کے بارے میں، اپنے دوست احباب کے بارے میں اور اپنی فیملی کے بارے میں ہر بات بتاؤ"...... عمران نے کہا تو جیرالڈ کی زبان کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح چلنے لگی۔ عمران نے اسے اپنی ٹرانس میں لیا ہوا تھا اس لئے وہ رکے بغیر بول رہا تھا۔

"گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ تم لارڈ کراسٹن کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... ساری تفصیل سن کر عمران نے پوچھا۔

"لارڈ کراسٹن بہت بڑا سرمایہ دار ہے اور وہ نام کا ہی نہیں حقیقت میں بھی لینڈ لارڈ ہے۔ اس کی بے شمار نیشنل اور ملٹی نیشنل کمپنیاں ہیں جو پورے ایکریمیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس نے اپنا ایک خفیہ سینڈیکیٹ بھی بنایا ہوا ہے جو اس کے لئے ہر قسم کے کرائم کرتا ہے"...... جیرالڈ نے کہا۔

"کیا اس کا اصل نام کراسٹن ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ لارڈ کراسٹن کے فرضی نام پر اس نے سینڈیکیٹ بنایا ہوا ہے اسی لئے وہ لارڈ کراسٹن کہلاتا ہے"...... جیرالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کا اصل نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا اصل نام ڈیمرے ہے۔ لارڈ ڈیمرے۔ ساری کمپنیاں اور تمام کاروبار وہ اصل نام سے چلاتا ہے۔ لارڈ کراسٹن کا نام صرف اس کے سینڈیکیٹ تک محدود ہے"...... جیرالڈ نے کہا۔

"کیا تم اسے پرسنل طور پر جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں اس کا راز دار ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ لارڈ ڈیمرے ہی لارڈ کراسٹن ہے جس کا ایکریمیا میں طاقتور اور باوسائل سینڈیکیٹ ہے"...... جیرالڈ نے کہا۔

"اس کی حقیقت جاننے کے باوجود اس نے تمہیں زندہ چھوڑ دیا ہے کیوں"...... عمران نے کہا۔

"میری تحویل میں اس کے کئی راز ہیں اور وہ جانتا ہے کہ اگر مجھے کچھ ہوا تو اس کے راز اسی روز منظر عام پر آ سکتے ہیں۔ اس لئے وہ مجھے ہاتھ لگانے کی جرأت نہیں کرتا ورنہ اس کے بارے میں جاننے والا کسی بھی صورت میں زندہ نہیں رہتا"...... جیرالڈ نے کہا۔

"کہاں رکھے ہیں تم نے اس کے راز"...... عمران نے پوچھا۔

"میری ایک گرل فرینڈ ہے ایمی۔ میں نے اسے ایک پیکٹ دیا ہوا ہے جس میں لارڈ کراسٹن کا تمام کچا چٹھا موجود ہے۔ میری غیر معمولی ہلاکت کے بعد ایمی میری ہدایات پر وہ تمام مواد میڈیا اور سرکاری ایجنسیوں کو فراہم کر دے گی جو لارڈ کی تباہی کا باعث ہو گا"...... جیرالڈ نے کہا۔

"کیا لارڈ تمہاری اس گرل فرینڈ کے بارے میں نہیں جانتا"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے اسے ساری دنیا سے سیکرٹ رکھا ہوا ہے اور

میں اس سے بہت کم ملتا ہوں۔ وہ بھی میک اپ میں تاکہ کوئی مجھے
اس کے ساتھ نہ دیکھ سکے"...... جیراللہ نے جواب دیا۔
"او کے۔ اب مجھے بتاؤ کہ لارڈ کراسٹن یا لارڈ ڈیمرے مجھے
کہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
کہا۔
"وہ یہاں بہت کم آتا ہے۔ وہ کراوس میں رہتا ہے جہاں
اس کا رائل پیلس ہے"...... جیراللہ نے کہا۔
"تم گئے ہو اس کے رائل پیلس میں"...... عمران نے پوچھا۔
"ہاں۔ ایک دو بار مجھے رائل پیلس میں جانے کا اتفاق ہو چکا
ہے وہ واقعی شاندار محل ہے جہاں لارڈ ڈیمرے بادشاہوں جیسی
زندگی بسر کر رہا ہے"...... جیراللہ نے کہا۔
"کیا ٹی مور بھی اس کے رائل پیلس میں جا سکتا ہے"۔ عمران
نے پوچھا۔
"نہیں۔ ٹی مور، لارڈ کراسٹن کو جانتا ہے لارڈ ڈیمرے کو
نہیں۔ لارڈ کراسٹن اس سے صرف فون یا ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرتا ہے
اور وہ بھی کئی طرح کے کوڈ ورڈز کے تبادلے کے بعد۔ ٹی مور کی
طرح ایکریمیا کی ہر ریاست میں کراسٹن سنڈیکیٹ کا سیٹ اپ
ہے جہاں لارڈ کراسٹن کے منتخب کردہ افراد کام کرتے ہیں۔ ان
میں سے کوئی بھی اصل لارڈ کو نہیں جانتا"۔ جیراللہ نے کہا۔
"اگر تم نے کسی ضرورت کے لئے لارڈ ڈیمرے سے ملنا ہو تو

تم کیا کرتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔
"وہ مجھے میرے حصے سے کبھی محروم نہیں رکھتا۔ مجھے بن مانگے
ہی سب کچھ دے دیتا ہے اس لئے مجھے کبھی اس سے ملنے کی نوبت
نہیں آتی لیکن اگر کبھی اتفاق ہو تو میں بلا روک ٹوک اس کے رائل
پیلس پہنچ جاتا ہوں۔ مجھے روکنے کی اس میں بھی ہمت نہیں ہے"۔
جیراللہ نے کہا۔
"اگر لارڈ ڈیمرے کے بارے میں تمہارے پاس اس قدر
معلومات ہیں تو پھر تمہیں اس بات کا بھی پتہ ہوگا کہ لارڈ ڈیمرے
نے بارہ پاکیشیائی نژاد ایکریمینز کو ہلاک کر کے ان کی رہائش گاہ
سے کیا حاصل کیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"نہیں۔ یہ میں نہیں جانتا۔ بارہ پاکیشیائی نژاد ایکریمینز کے
ہلاک ہونے کا تو مجھے علم ہے لیکن انہیں لارڈ کراسٹن نے ہلاک
کرایا ہے۔ یہ بات میرے لئے نئی ہے"...... جیراللہ نے کہا۔ عمران
کچھ دیر تک اس سے مختلف سوال و جواب کرتا رہا پھر جب وہ
مطمئن ہو گیا تو اس نے جیراللہ کو گہری نیند سلا دیا۔
"تو اب ہمیں لارڈ ڈیمرے کے پاس کراوس جانا پڑے گا"۔
ٹائیگر نے کہا جو اب تک وہاں خاموش کھڑا تھا۔
"ہاں۔ جانا ہی پڑے گا کیونکہ بلیک ڈائمنڈ اسی کے پاس
ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ
ٹائیگر کے ہمراہ تہہ خانے سے باہر آ گیا۔ تہہ خانے سے باہر نکلتے

ہی انہیں جیمو دکھائی دیا۔

"روگر کو فون کرو اور اس سے کہو کہ جبر اللہ تہہ خانے میں بے ہوش پڑا ہے۔ وہ اسے یہاں سے جہاں بجھوانا چاہے بجھوا دے"۔ عمران نے جیمز سے مخاطب ہو کر کہا تو جیمو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اور ٹائیگر کمرے میں آ گئے۔ کمرے میں آتے ہی انہیں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"ٹرانسمیٹر کال ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے وارڈ روب سے اپنا بیگ نکالا اور اس بیگ کے خفیہ خانے سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا ایک بٹن پریس کر کے اسے آن کر لیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ فرام پاکیشیا۔ ہیلو اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی چیف ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ تم کہاں ہو۔ اوور"...... چیف نے پوچھا۔

"میں کابرن میں ہوں چیف۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔ عمران جس انداز میں بات کر رہا تھا اس سے دوسری طرف موجود بلیک زیرو کو علم ہو گیا تھا کہ عمران کے ساتھ ٹائیگر ہے اس لئے وہ ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں بات کر رہا تھا اور چونکہ یہ ٹرانسمیٹر سیف تھا اس لئے وہ نارمل انداز میں بات کر رہا تھا۔

"تمہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"کیسی اطلاع چیف۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تم جس کام کے لئے وہاں پہنچے ہو۔ اسی کام کو سرانجام دینے کے لئے بلگارنیہ کا ڈی ایجنٹ میجر پرمود بھی ایکریمیا پہنچا ہوا ہے وہ بھی ہر قیمت پر بلیک ڈائمنڈ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اوور"...... ایکسٹو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ سب آپ کو کیسے معلوم ہوا چیف اور میجر پرمود ایکریمیا میں کہاں ہے۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ملٹری انٹیلی جنس کا ایک وفد بلگارنیہ کی دعوت پر وہاں گیا تھا۔ اس وفد کو آرمی سپیشل سیکشن کے چیف کرنل عالم حق نے بلگارنیہ مدعو کیا تھا۔ بلگارنیہ پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کے طرز پر ایک سپیشل آرمی سیکشن بنانا چاہتا تھا جو ملک کو درپیش اندرونی و بیرونی خطرات کا مقابلہ کر سکے اور غیر ملکی دشمن عناصر کی بیخ کنی کر سکے۔ پاکیشیائی ملٹری انٹیلی جنس کا وفد جس کی سربراہی کرنل احسن کر رہے تھے وہ کرنل عالم حق کے گہرے دوست ہیں۔ کرنل احسن نے جب ان سے ملاقات کی تو انہوں نے کرنل عالم حق کو پریشان اور الجھن میں پایا۔ ان کے اصرار پر کرنل عالم حق نے اپنے دل کا راز کرنل احسن کو بتا دیا۔ کرنل عالم حق ان دنوں برسوں پہلے بلگارنیہ

کے میوزیم سے چوری ہونے والے بلیک ڈائمنڈ کی تلاش کا کام کر
رہے تھے۔ انہوں نے اس سلسلے میں بے حد کام کیا تھا اور بہت
سے ایسے کلیوز حاصل کئے تھے جن کے ذریعے وہ بلیک ڈائمنڈ تک
پہنچ سکتے تھے لیکن پھر اچانک ان سے کیس لے کر کرنل ڈی کو
ٹرانسفر کر دیا گیا۔ جس پر کرنل عالم حق کو شدید دھچکا لگا تھا۔ کرنل
عالم ان آفیسروں میں سے تھے جو اپنے کسی بھی کام سے اس وقت
تک پیچھے نہیں ہٹتے تھے جب تک وہ اس کام کو منطقی انجام تک نہ
پہنچا دیں۔ یہ پہلا کیس تھا جو ان سے لے کر کرنل ڈی کو دے دیا
گیا تھا۔ کرنل ڈی کی فورس میں کرنل عالم حق کے چند خاص آدمی
بھی کام کر رہے تھے۔ کرنل ڈی نے ان سے معلومات حاصل کیں
تو انہیں پتہ چل گیا کہ کرنل ڈی نے بلیک ڈائمنڈ کی تلاش کا کام
میجر پرمود کو سونپ دیا ہے اور میجر پرمود نے بھی کمر کس لی ہے کہ
وہ بلگارنیہ کے عظیم مفاد کے لئے بلیک ڈائمنڈ ضرور حاصل کرے گا
چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد کرنل
عالم نے یہ بھی پتہ لگا لیا کہ میجر پرمود بلیک ڈائمنڈ کی تلاش کے
لئے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ایکریمیا روانہ ہو گیا ہے۔ اور ان
کی اطلاع کے مطابق میجر پرمود اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کارلینا
کے شہر آرما میں موجود ہے۔ اوور''...... ایکسٹو نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

''تو کیا کرنل عالم حق کی رپورٹ کے مطابق بلیک ڈائمنڈ آرما

میں موجود ہے۔ اوور''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... ایکسٹو نے کہا اور پھر ایکسٹو نے عمران کو وہ تفصیل
بھی بتا دی جو کرنل ڈی نے ایک فائل کی شکل میں میجر پرمود کو دی
تھی اور اس فائل میں بلیک ڈائمنڈ کو آخری بار آرما کے لارڈ
شارسن نے ذاتی میوزیم میں دیکھا گیا تھا اور پھر کسی نے لارڈ
شارسن کو ہلاک کر کے اس کے میوزیم سے بلیک ڈائمنڈ سمیت اس
کی تمام دولت اڑا لی تھی۔ یہ ساری تفصیل جو کرنل ڈی نے میجر
پرمود کو دی تھی کرنل عالم حق کی ہی بتائی ہوئی تھی۔

''بلگارنیہ کو اب اچانک بلیک ڈائمنڈ کی کیا ضرورت آن پڑی
ہے جو یہ کیس کرنل ڈی کو دے دیا گیا ہے۔ اوور''...... عمران نے
کہا اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''یہ بات ابھی معلوم نہیں ہو سکی ہے لیکن کرنل عالم حق کے کہنے
کے مطابق اعلیٰ حکام اور فوجی قیادت ہر صورت میں اور جلد سے
جلد بلیک ڈائمنڈ بلگارنیہ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اوور''...... ایکسٹو
نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ انہیں بھی بلیک ڈائمنڈ کی اصل حقیقت کا علم ہو
گیا ہو کہ وہ کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ایسا ہی لگتا ہے۔ اوور''...... ایکسٹو نے کہا۔

''کرنل عالم حق نے کرنل احسن کو یہ باتیں دوست ہونے کے
ناطے بتائی ہیں لیکن ان سب باتوں کا آپ کو کیسے علم ہوا ہے۔

اوور"...... عمران نے کہا۔

"کرنل احسن دو روز پہلے بلگاریہ سے اپنا ٹرپ مکمل کر کے واپس آئے تھے۔ وہ میرے بھی دوستوں میں سے ہیں اور مجھے ایک سیکرٹ ایجنٹ کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ میں کسی سیکرٹ ایجنسی کے لئے کام کرتا ہوں۔ آج صبح میں ایک ذاتی کام سے باہر نکلا تو راستے میں میری ان سے ملاقات ہو گئی اور پھر باتوں باتوں میں یہ ساری باتیں سامنے آ گئیں۔ بلیک ڈائمنڈ کی خاصیت جاننے کے لئے وہ بے حد پرتجسس ہیں۔ انہوں نے کرنل عالم حق سے بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں پوچھنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن کرنل عالم حق نے انہیں بلیک ڈائمنڈ کی اہمیت اور افادیت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا اس لئے انہوں نے باتوں باتوں میں مجھ سے بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں پوچھ لیا کہ اس ڈائمنڈ میں ایسی کیا خاصیت ہے جسے حاصل کرنے کے لئے بلگارنوی حکومت پاگل ہو رہی ہے۔ اوور"۔ ایکسٹو نے کہا چونکہ بلیک زیرو کو معلوم تھا کہ عمران اکیلا نہیں ہے اس لئے اس نے اپنا کوئی نام نہیں بتایا تھا کہ کرنل احسن اسے کس نام سے جانتے ہیں۔

"اگر میجر پرمود کو بلیک ڈائمنڈ کے لئے بھیجا گیا ہے تو پھر یہ انتہائی حساس معاملہ ہے ورنہ عام کیسز میں اس طرح میجر پرمود کو آگے نہیں کیا جاتا اور میجر پرمود بھی چھوٹے موٹے کیس ہاتھ میں لینے سے گریز کرتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے تمہیں اب اور زیادہ تیز رفتاری سے کام کرنا ہو گا۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود بلیک ڈائمنڈ تک پہنچ جائے بلیک ڈائمنڈ تمہیں حاصل کر لینا چاہئے۔ اوور"...... ایکسٹو نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ بلیک ڈائمنڈ پاکیشیا سے اڑایا گیا ہے اور اس ڈائمنڈ کی وجہ سے یہاں بارہ پاکیشیائیوں کا خون بھی بہایا گیا ہے اس لئے میں اس ڈائمنڈ کو حاصل کرنے کے لئے اپنی جان بھی لڑا دوں گا۔ بلیک ڈائمنڈ پر پاکیشیا کا حق ہے اور میں اسے ہر صورت میں حاصل کروں گا۔ میرے راستے میں میجر پرمود تو کیا کوئی بھی آیا تو میں اسے کسی بھی صورت میں بلیک ڈائمنڈ حاصل نہیں کرنے دوں گا۔ اوور"...... عمران نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ تم اب کاربن سے نکلو اور فوری طور پر آرما پہنچ جاؤ اور لارڈ شارمن کے قاتلوں کو تلاش کرو جن کے پاس بلیک ڈائمنڈ ہے۔ اوور"...... ایکسٹو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن چیف۔ میری اطلاعات کے تحت بلیک ڈائمنڈ کراؤس کے ایک لارڈ کرائسٹن کے پاس ہے جس کا ایک بڑا سینڈیکیٹ بھی ہے اور اسی نے کارن کے جاگیردار کے خاندان کو ہلاک کروا کر اس سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کیا ہے اور میں اسی کے پیچھے لگا ہوا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اگر بلیک ڈائمنڈ کراؤس میں لارڈ کرائسٹن کے پاس ہے تو پھر میجر پرمود آرما میں کیا کر رہا ہے۔ اوور"...... ایکسٹو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اسے جو معلومات ملی ہوں وہ اسے آرما تک
لے گئی ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ بہرحال تمہیں جو کرنا ہے جلد سے جلد
کرو۔ بلیک ڈائمنڈ کسی بھی صورت میں میجر پرمود کے ہاتھ نہیں لگنا
چاہئے۔ اوور"...... ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔
"یس چیف۔ اوور"...... عمران نے مودبانہ لہجے میں کہا تو
ایکسٹو نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔
"اب ہمیں بلیک ڈائمنڈ کو حاصل کرنے کے لئے تیز رفتاری
سے کام کرنا ہوگا۔ میجر پرمود ڈی ایجنٹ ہے وہ اپنی منزل تک پہنچنے
کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے وہ اپنے راستے میں آنے والی ہر دیوار
گرا کر آگے نکلنے کا عادی ہے اس لئے ہمیں اسے آگے بڑھنے کا
کوئی موقع نہیں دینا چاہئے اور اس کے یہاں آنے سے پہلے بلیک
ڈائمنڈ حاصل کرنا ہوگا"...... عمران نے کہا۔
"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا جو خاموشی سے چیف اور
عمران کی باتیں سن رہا تھا۔
"تم روگر کو کال کرو اور اس سے کہو کہ وہ کراوس کے لئے ایک
طیارہ چارٹرڈ کرائے۔ ہمیں فوری طور پر کراوس پہنچنا ہے۔ اس سے
کہنا کہ وہ اپنا اکاؤنٹ نمبر بتا دے اس کی توقع سے زیادہ معاوضہ
اس کے بنک اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دیا جائے گا"۔ عمران نے کہا
تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فون کا رسیور اٹھا کر روگر کو

کال کرنے لگا۔ عمران کے چہرے پر اب سنجیدگی کے تاثرات
نمایاں تھے۔ میجر پرمود کا بلیک ڈائمنڈ کے معاملے میں کودنا کسی
خطرے کی گھنٹی سے کم نہ تھا کیونکہ مستقبل میں بلیک ڈائمنڈ کے
حصول کے دوران اس کا اور میجر پرمود کا ٹکراؤ یقینی امر تھا جس
سے عمران ہر صورت بچنا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ میجر پرمود
کسی بھی صورت میں ہار ماننے والا انسان نہیں ہے۔ وہ اس سے
بھی بلیک ڈائمنڈ چھیننے کی کوشش کر سکتا تھا اور بلیک ڈائمنڈ کے
حصول کے لئے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا اور ایسا ہی عمران کے
ساتھ تھا اگر میجر پرمود بلیک ڈائمنڈ کے سلسلے میں اس سے ٹکرانے
کی کوشش کرتا تو وہ بھی میجر پرمود سے کسی بھی طرح شکست تسلیم
نہیں کر سکتا تھا۔ میجر پرمود بلیک ڈائمنڈ کس مقصد کے لئے حاصل
کرنا چاہتا تھا یہ بات عمران نہیں جانتا تھا لیکن عمران کو اس ڈائمنڈ
کی بہرحال اپنے ملک کے لئے ضرورت تھی اس لئے وہ اسے کسی
بھی قیمت پر حاصل کرنا چاہتا تھا اور اس کا اس نے حتمی فیصلہ کر لیا
تھا کہ اگر اس کے راستے میں میجر پرمود نے بھی آنے کی کوشش کی
تو وہ اسے کسی بھی صورت میں بلیک ڈائمنڈ حاصل نہیں کرنے دے
گا۔ چاہے اس کے لئے اسے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔

میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی نظریں آنے والے افراد کے ہاتھوں میں موجود مشین گنوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جیسے ہی ان میں سے ایک آدمی نے فائر کہا اور ان سب کی انگلیاں مشین گنوں کی ٹریگروں پر دبیں، میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے فوراً دائیں بائیں چھلانگیں لگا دیں۔ مسلح افراد کی مشین گنوں سے نکلنے والی گولیاں صوفوں اور دیوار پر پڑیں۔ اس سے پہلے کہ چاروں مسلح افراد مشین گنوں کے رخ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی طرف کرتے جو سائیڈوں میں گرتے ہی تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے ان میں سے وائٹ شارک نے اپنے کوٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس سے پہلے کہ مشین گن بردار دوبارہ ان پر فائرنگ کرتے وائٹ شارک نے مشین پسٹل سے ان پر فائرنگ کر دی۔ اس نے فائرنگ کرتے ہوئے ہاتھ کو قوس کی شکل میں حرکت دی تھی جس سے چاروں افراد ایک ساتھ گولیوں کا شکار بن کر وہیں

ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ جیسے ہی چاروں مسلح افراد وائٹ شارک کی گولیوں کا شکار ہو کر گرے لاتوش بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف دوڑا۔ باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ دروازے کے قریب آتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور اس لاک لگا دیا۔ ابھی اس نے دروازہ بند کر کے لاک لگایا ہی تھا کہ باہر سے کوئی پوری قوت سے دروازے سے ٹکرایا اور پھر باہر سے دروازہ بری طرح سے دھڑ دھڑایا جانے لگا۔

”ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا ہو گا“...... لیڈی بلیک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیسے۔ باہر نجانے کتنے مسلح افراد ہوں“...... وائٹ شارک نے کہا۔

”ہم عقبی کھڑکی کھول کر نکل جاتے ہیں“...... لیڈی بلیک نے میجر پرمود کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ چلو“...... میجر پرمود نے کہا تو وہ تیزی سے کھڑکی کی طرف لپکے کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ وائٹ شارک نے باہر جھانکا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی کہ باہر ایمرجنسی کے لئے ریلنگ اور موونگ سیڑھیاں لگی ہوئی تھیں۔ اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور کھڑکی سے نکل کر ریلنگ پر آ گیا۔ یہ دیکھ کر لیڈی بلیک بھی کھڑکی کے پاس آئی اور پھر وہ بھی اچھل کر باہر نکل گئی۔

"چلو لاٹوش آگے بڑھو"...... میجر پرمود نے لاٹوش سے مخاطب ہو کر کہا تو لاٹوش تیزی سے کھڑکی کی طرف لپکا۔ کھڑکی سے نکل کر وہ ریلنگ سے لگی ہوئی فولادی موونگ سیڑھیوں سے تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ میجر پرمود نے آگے بڑھ کر وارڈروب کھولا اور اس میں سے ایک بریف کیس نکالا اور کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

"اڑا دو۔ یہ دروازہ بم سے اڑا دو فوراً"...... باہر سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو میجر پرمود کو جیسے پر سے لگ گئے۔ وہ تیزی سے اچھل کر کھڑکی سے نکلا اور پھر سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچ گئے تھے۔ میجر پرمود ابھی چند سیڑھیاں ہی اترا تھا کہ اسی لمحے پیچھے سے اسے زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ میجر پرمود نے چھلانگ لگائی اور پھر ہوا میں قلابازی کھاتے ہوئے پیروں کے بل زمین پر آ گیا۔

"چلو جلدی۔ انہوں نے دروازہ بم سے اڑا دیا ہے"...... میجر پرمود نے تیز لہجے میں کہا اور وہ چاروں تیزی سے سائیڈ کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ ابھی وہ کچھ ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں عقب سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ دشمن کھڑکی پر پہنچ گئے تھے اور انہوں نے ان چاروں کو بھاگتے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ کھڑکی میں ہی کھڑے ان پر فائرنگ کرنا شروع ہو گئے تھے۔ فائرنگ کی آواز سنتے ہی ان سب نے زگ زیگ انداز میں دوڑنا شروع کر دیا۔ ہوٹل کی عمارت کی سائیڈ آتے ہی وہ تیزی سے مڑ گئے۔

"وائٹ شارک۔ تم اپنا مشین پسٹل مجھے دے دو اور تم سب الگ الگ ہو جاؤ اور مختلف ہوٹلوں میں چلے جاؤ۔ اپنے ٹرانسمیٹر آن رکھنا میں کوئی سیف جگہ حاصل کر کے تمہیں کال کر کے بلا لوں گا"...... میجر پرمود نے تیز لہجے میں کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وائٹ شارک نے میجر پرمود کو اپنا مشین پسٹل دے دیا اور ساتھ ایک فاضل میگزین بھی۔ میجر پرمود نے انہیں الوداع کہا تو وہ تینوں الگ ہو کر تیزی سے مختلف گلیوں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ میجر پرمود ایک گلی سے گزر کر سائیڈ روڈ پر آیا اور پھر وہ اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا سڑک کراس کرتا ہوا دوسری طرف آ گیا۔ سامنے ایک خالی ٹیکسی دیکھ کر وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر وہ ٹیکسی کا پچھلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"وائٹ پلازہ چلو"...... میجر پرمود نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ٹیکسی اسٹارٹ کی اور اسے آگے بڑھاتا لے گیا۔ میجر پرمود نے احتیاطاً پیچھے دیکھا لیکن اسے اپنے تعاقب میں کوئی آتا دکھائی نہ دیا تو وہ مطمئن ہو گیا۔ ٹیکسی سائیڈ روڈ سے گزرتی ہوئی مین روڈ پر پہنچ گئی۔ سڑک پر رش نہ تھا اس لئے ڈرائیور نے ٹیکسی کی رفتار بڑھا دی۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ میجر پرمود کی نظر بیک ویو مرر پر پڑی۔ بیک ویو مرر میں اسے

سیاہ رنگ کی ایک کار دکھائی دی جو اسی رفتار سے دوڑی چلی آ رہی تھی جس رفتار سے ٹیکسی دوڑ رہی تھی۔

"یہ سیاہ کار مین روڈ پر آتے ہی ہمارے پیچھے لگ گئی تھی صاحب"...... ڈرائیور نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا تو میجر پرمود چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ کار ہمارے پیچھے آ رہی ہے"...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

"میں پہلے نارمل رفتار سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ مین روڈ پر آتے ہی میں نے رفتار بڑھا دی تھی۔ سیاہ کار بھی پہلے نارمل انداز میں ہمارے پیچھے آ رہی تھی۔ جیسے ہی ٹیکسی کی رفتار بڑھی اس کی بھی رفتار بڑھ گئی اور سڑک خالی ہے۔ اگر سیاہ کار والے چاہیں تو مجھے اوور ٹیک کر کے آگے نکل سکتے ہیں لیکن یہ جان بوجھ کر ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا۔

"خاصے عقلمند معلوم ہوتے ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہمارا تو کام ہی یہی ہے صاحب۔ کون سی گاڑی ہمارے پیچھے ہے اور کون سی آگے ہمیں سب پر نظر رکھنی پڑتی ہے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے دانت نکال کر کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"جمی"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"میرا نام رہوڈس ہے۔ میں بزنس مین ہوں۔ میرے ہاتھ میں

بریف کیس ہے۔ شاید یہ اس بریف کیس کو دیکھ کر میرے پیچھے آ رہے ہیں حالانکہ اس بریف کیس میں کچھ نہیں ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا آپ کے خیال میں یہ لٹیرے ہیں جو آپ سے آپ کا بریف کیس چھیننا چاہتے ہیں"...... جمی نے چونک کر کہا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں صاحب۔ یہ لٹیرے نہیں ہیں۔ سیاہ کار پر سفید دائرے میں سیاہ رنگ کا راڈ بنا ہوا ہے۔ یہ بلیک راڈ گروپ کا خاص نشان ہے اور بلیک راڈ یہاں کا سب سے خطرناک اور طاقتور گروپ سمجھا جاتا ہے جو صرف ٹارگٹ کلنگ کے لئے حرکت میں آتا ہے"۔ جمی نے کہا تو میجر پرمود نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو کیا یہ مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہیں"...... میجر پرمود نے جان بوجھ کر تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں صاحب۔ جب انہیں کسی کو ٹارگٹ کرنا ہو تب ہی یہ باہر آتے ہیں ورنہ یہ ہمیشہ انڈر گراؤنڈ رہتے ہیں"...... جمی نے جواب دیا۔

"لیکن میں نے ان کا کیا بگاڑا ہے جو یہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اس کے بارے میں آپ ہی بہتر جانتے ہوں گے صاحب۔ یہ گروپ ٹارگٹ کلنگ کرتا ہے یقیناً کسی نے آپ کو ہلاک کرنے

لئے اس گروپ کو ہائر کیا ہو گا"...... جمی نے کہا۔

"لیکن مجھے کوئی کیوں ہلاک کرائے گا۔ میں تو ایک سیدھا سادا اور شریف سا انسان ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اس ملک میں سیدھے سادے اور شریف انسان ہی بے موت مرتے ہیں صاحب"...... جمی نے ہنس کر کہا۔

"اگر ان کا مقصد مجھے ہلاک کرنے کا ہے تو پھر یہ اس طرح ہمارے پیچھے کیوں آ رہے ہیں۔ ان کی کار، ٹیکسی سے کہیں زیادہ تیز رفتار ہے۔ یہ آگے آ کر بھی تو ہم پر حملہ کر سکتے ہیں"...... میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہم شہر کے مین روڈ پر ہیں صاحب۔ اس سڑک پر ہر طرف سیکورٹی کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ اگر انہوں نے آپ کو اس سڑک پر ٹارگٹ کرنے کی کوشش کی تو سیکورٹی کیمروں کی آنکھیں انہیں دیکھ لیں گی اس لئے یہ جان بوجھ کر ہمارے پیچھے ہیں تاکہ ہم جیسے ہی مین سڑک سے کسی دوسری سڑک پر جائیں تو انہیں ہم پر حملہ کرنے کا موقع مل سکے۔ جیسے ہی انہیں موقع ملے گا یہ تیزی سے ہمارے نزدیک پہنچ جائیں گے"...... جمی نے کہا۔

"تو پھر تم ایسی ہی سڑکوں پر ٹیکسی دوڑاتے رہو جہاں سیکورٹی کیمرے لگے ہوئے ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ موت سے واقعی ڈر رہا ہو۔

"یہ سڑک متوازی ہے اور زیادہ سے زیادہ دس کلو میٹر تک

سیدھی جاتی ہے۔ آگے جاتے ہی سڑک چار اطراف میں مڑ جاتی ہے اور آگے موجود چاروں سڑکوں پر سیکورٹی کیمرے نصب نہیں ہیں۔ اس لئے ہم جیسے ہی کسی طرف مڑیں گے انہیں ہم پر حملے کا موقع مل جائے گا"...... جمی نے کہا۔

"تو پھر ٹیکسی یہیں اسی سڑک پر کہیں روک دو تاکہ انہیں مجھ پر حملہ کرنے کا موقع ہی نہ مل سکے"...... میجر پرمو۔ نے کہا۔

"اس سڑک پر گاڑی کھڑی کرنا جرم ہے صاحب۔ ہاں اگر گاڑی خراب ہو کر رک جائے تو دوسری بات ہے اور جن سیکورٹی کیمروں سے ہمیں مانیٹر کیا جا رہا ہے اس میں ایسے آلات لگے ہوئے ہیں جو مانیٹر کرنے والوں کو سڑک پر دوڑتی ہوئی گاڑیوں کی رفتار کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کی کنڈیشن کا بھی بتا دیتے ہیں کہ اس گاڑی میں کوئی خرابی ہے یا نہیں۔ اگر میں نے جان بوجھ کر ٹیکسی روکی تو یہاں فوراً ٹریفک وارڈن پہنچ جائیں گے اور پھر میری ٹیکسی ضبط کرنے کے ساتھ ساتھ مجھے بھی جرمانہ کر دیں گے۔ جس کے لئے مجھے بھاری رقم بھی دینی پڑے گی اور تین ماہ کی قید بھی بھگتنی پڑے گی۔ اس کی یہاں کوئی معافی نہیں ہے"...... جمی نے کہا۔

"تو پھر کیا تم انہیں کسی طرح ڈاج دے کر نہیں نکل سکتے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"میری ٹیکسی ٹو سلنڈر ہے جبکہ سیاہ کار فور سلنڈر ہے میں جتنی بھی تیزی دکھاؤں گا وہ پھر بھی ہم تک پہنچ جائیں گے"...... جمی

نے کہا۔

"تو تمہیں مجھ سے زیادہ اپنی جان کا خطرہ ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بلیک راڈ گروپ کی خاصیت ہے کہ انہیں جسے ٹارگٹ کرنا ہوتا ہے اسی کو کرتے ہیں۔ ٹارگٹ کے ساتھ اور کوئی بھی ہو وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچاتے"...... جمی نے جواب دیا۔

"لگتا ہے کہ تم بلیک راڈ کے بارے میں کافی زیادہ جانتے ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"جی ہاں۔ میرا ایک بھائی اسی گروپ کے لئے کام کرتا تھا"...... جمی نے جواب دیا۔

"تھا۔ کیا مطلب۔ کیا اب وہ بلیک راڈ گروپ کے لئے کام نہیں کرتا"...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

"وہ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تھا"...... جمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ افسوس ہوا سن کر۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم جانتے ہو کہ بلیک راڈ گروپ کا باس کون ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"ہاں جانتا ہوں"...... جمی نے کہا۔

"کون ہے وہ۔ کیا نام ہے اس کا"...... میجر پرمود نے دلچسپی سے پوچھا۔

"اس کا نام ڈیگر ہے جناب اور وہ ڈیگر کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہے"...... جمی نے کہا۔

"کیا اب بھی وہ ڈیگر کلب میں ہو گا"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ اپنا زیادہ وقت اپنے کلب میں ہی گزارتا ہے"۔ جمی نے کہا۔

"اوکے۔ تو پھر تم مجھے ڈیگر کلب لے چلو"...... میجر پرمود نے کہا تو جمی بری طرح چونک پڑا اور بیک ویو مرر میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا۔ کیا کہا آپ نے"...... جمی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے میجر پرمود کی بات کی سمجھ ہی نہ آئی ہو۔

"میں ڈیگر سے ملنا چاہتا ہوں"...... میجر پرمود نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... جمی نے اسی طرح آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں جانتا ہوں"...... میجر پرمود نے مسکرا کر کہا۔

"جس آدمی نے آپ کو ٹارگٹ کرنے کے لئے اپنے آدمی آپ کے پیچھے لگائے ہیں آپ اسی ملنا چاہتے ہیں کیوں"...... جمی نے اسی انداز میں کہا۔

”کیوں کا کیا مطلب ہے۔ میں ڈیگر سے مل کر اس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کیوں ہلاک کرانا چاہتا ہے اور اسے میری ہلاکت کے لئے کس نے ہائر کیا ہے“...... میجر پرمود نے کہا۔

”ہونہہ۔ آپ جیسے ہی ڈیگر کے پاس جائیں گے وہ آپ سے کوئی بات کئے بغیر ایک لمحے میں آپ کو گولی مار دے گا“...... جمی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ اسے ہائر کرنے والے نے جتنی دولت دی ہو میں اس سے زیادہ دولت دینے کا اس سے وعدہ کروں تو وہ میری جان بخش دے“...... میجر پرمود نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے“...... جمی نے کہا۔

”کیوں ممکن نہیں ہے“...... میجر پرمود نے کہا۔

”ڈیگر ایک بار جس کی زندگی کا سودا طے کر لیتا ہے اسے اس کے انجام تک لازمی پہنچاتا ہے چاہے کوئی اپنی جان بچانے کے لئے اس کے سامنے ہیرے جواہرات کے ڈھیر ہی کیوں نہ لگا دے۔ وہ اصولوں کا پکا انسان ہے“...... جمی نے کہا۔

”دولت بڑے بڑوں کو اصول بدلنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ تم مجھے اس کے پاس لے چلو۔ میں خود ہی اس سے بات کر لوں گا۔ اگر مجھے اسی کی گولی سے مرنا ہے تو وہ میری قسمت ہوگی“...... میجر پرمود نے کہا۔

”ہونہہ۔ آپ ڈیگر کے ٹرگوں سے بچ کر نکلیں گے تب ہی

اس تک پہنچ سکیں گے جناب۔ یہ ٹرگے موت کے ٹرگے ہیں جن سے بچنا ناممکن ہے“...... جمی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم ٹیکسی جس حد تک تیز چلا سکتے ہو چلاؤ اور کسی ایسی جگہ چلو جہاں سڑک خالی ہو“...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

”کک کک۔ کیا مطلب“...... جمی نے بوکھلا کر کہا۔

”تم جس بلیک راڈ کی بات کر رہے ہو میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ ان میں کتنا دم ہے“...... میجر پرمود نے کہا۔

”تت۔ تت۔ تم۔ مم۔ میرا مطلب ہے آپ ان سے لڑنے کا سوچ رہے ہیں“...... جمی نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ جب مرنا ہی ہے تو کیوں نہ میں دو چار کو اپنے ساتھ لے کر مروں۔ اس لئے میں ان کا مقابلہ کروں گا اگر انہوں نے مجھے شکار کر لیا تو ان کی قسمت ورنہ میری قسمت“...... میجر پرمود نے مسکرا کر کہا۔

”آپ کی قسمت۔ کک کک۔ کیا مطلب“...... جمی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ورنہ میں ان کا شکار کروں گا اور ان سب کی لاشیں ڈیگر کے پاس لے جاؤں گا“...... میجر پرمود نے کہا۔

”لگتا ہے موت کے خوف نے آپ کے دماغ پر غلبہ پا لیا ہے

جو آپ ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ بلیک راڈ گروپ ہے جس کا ایک ایک فرد طاقت کا مجسمہ ہے جس کے سامنے بڑے بڑے سورما بھی نہیں ٹھہر سکتے“...... جمی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”وہ مجسمے بے جان ہوتے ہیں۔ ان میں محض دکھاوے کی طاقت ہوتی ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ جو میں کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو۔ پھر تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا میں طاقت کے ان مجسموں کا غرور کیسے خاک میں ملاتا ہوں“...... میجر پرمود نے کہا۔

”آپ کو مرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں“۔ جمی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو میجر پرمود مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دور جاتے ہی انہیں چار اطراف میں سڑکیں مڑتی دکھائی دیں۔

”کس طرف لے جاؤں ٹیکسی“...... جمی نے میجر پرمود کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر لے چلو“...... میجر پرمود نے کہا تو جمی نے ایک بار پھر اس کی طرف ہمدردانہ نظروں سے دیکھا اور پھر اس نے آگے جاتے ہی ٹیکسی دائیں طرف مڑنے والی پہلی سڑک کی طرف موڑ لی۔ اس سڑک پر مڑتے ہی اس نے ٹیکسی کی رفتار بڑھا دی۔ یہ سڑک واقعی خالی تھی اور آگے جاتے ہی سڑک کے دونوں اطراف درختوں کے جھنڈ دکھائی دے رہے تھے۔

”انہوں نے بھی کار اسی طرف موڑ لی ہے“...... جمی نے بیک ویو مرر میں پیچھے آنے والی سیاہ کار دیکھتے ہوئے کہا۔

”آنے دو“...... میجر پرمود نے بے فکری سے کہا تو جمی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ابھی وہ ٹیکسی لے کر درختوں کے جھنڈ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ پیچھے آنے والی سیاہ کار کی رفتار یکلخت تیز ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ٹیکسی کی سائیڈ میں آ گئی۔ میجر پرمود نے دیکھا کار کے شیشے کلرڈ تھے۔ کلرڈ شیشوں کی وجہ سے کار میں موجود افراد دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ سیاہ کار تیزی سے سائیڈ سے نکلتی ہوئی ٹیکسی سے آگے گئی اور پھر آگے جاتے ہی سیاہ کار سڑک پر ترچھی ہوتی چلی گئی۔ سیاہ کار ترچھی ہوتے ہی ایک جھٹکے سے رک گئی اور جیسے ہی کار رکی کار کے چاروں دروازے ایک ساتھ کھلے اور چار لمبے تڑنگے اور مضبوط جسموں والے نوجوان تیزی سے باہر آ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

سیاہ کار رکتے دیکھ کر جمی نے فوراً ٹیکسی کو بریک لگا دیے۔ چونکہ اسے اچانک بریک لگانے پڑے تھے اس لئے ٹیکسی کے ٹائر نہ صرف احتجاجاً بری طرح سے چیخ اٹھے بلکہ رگڑ کھاتے ہوئے سڑک پر بھی لکیریں بناتے چلے گئے۔ جمی کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ سیاہ کار سے نکلنے والے مشین گن بردار واقعی انتہائی طاقتور، سفاک اور لڑاکا ٹائپ دکھائی دے رہے تھے۔ کار سے نکلتے ہی وہ کار کے پاس ٹیکسی کے سامنے تن کر کھڑے ہو گئے۔ ان کی آنکھوں پر سیاہ

چشمے تھے اور وہ ٹیکسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"اب"...... جمی نے ہکلا کر کہا۔

"تم نے کہا تھا کہ یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے تو تم کیوں ڈر رہے ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"مجھے آپ کی فکر ہے جناب"...... جمی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"میری فکر چھوڑ دو"...... میجر پرمود نے کہا۔ اسی لمحے تڑتڑاہٹ ہوئی اور سامنے موجود ایک مسلح آدمی کی مشین گن سے گولیاں نکل کر ٹیکسی کے اوپر سے گزرتی چلی گئیں۔

"اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو مسافر کو نیچے اتارو اور ٹیکسی لے کر یہاں سے واپس چلے جاؤ"...... ایک آدمی نے جمی سے مخاطب ہو کر چیختے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کروں"...... جمی نے ہکلا کر کہا۔

"وہی۔ جو یہ کہہ رہا ہے"...... میجر پرمود نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جمی کچھ کہتا میجر پرمود نے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اپنا بریف کیس اٹھا کر باہر آ گیا۔

"بریف کیس نیچے رکھو اور اپنے دونوں ہاتھ اوپر کرو"...... مسلح آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاتھ میں بریف کیس سمیت بھی اوپر اٹھا سکتا ہوں"...... میجر پرمود نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے بریف کیس

سمیت ہاتھ اوپر اٹھا لئے۔

"ہماری طرف بڑھو۔ خبردار۔ کوئی غلط حرکت کی تو گولیاں مار دی جائیں گی"...... اسی آدمی نے کڑکتے ہوئے کہا تو میجر پرمود آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا ان کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے آگے بڑھتے دیکھ کر جمی نے ٹیکسی بیک کی اور پھر اسے موڑ کر تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

"بس رک جاؤ"...... میجر پرمود کے قریب آتے ہی اس آدمی نے چیخ کر کہا تو میجر پرمود رک گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... اس آدمی نے میجر پرمود پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو اور تم نے اس طرح مجھے کیوں روکا ہے"...... میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا تم بلگارنوی ایجنٹ ہو"...... دوسرے مسلح آدمی نے میجر پرمود کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے پوچھا۔

"بلگارنوی ایجنٹ۔ کیا مطلب"...... میجر پرمود نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی ہے وہ۔ وقت ضائع مت کرو اور اسے ہلاک کر دو"۔ تیسرے آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی انہوں نے مشین گنوں کے ٹریگروں پر انگلیوں کا دباؤ بڑھا دیا۔

"رکو۔ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں"...... میجر پرمود نے چیخ کر کہا تو

ان کی انگلیاں رک گئیں۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... پہلے مسلح آدمی نے کہا۔

"کہنا نہیں۔ میں کچھ دکھانا چاہتا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کیا دکھانا چاہتے ہو"...... اسی آدمی نے کہا۔

"میرے اس بریف کیس میں تمہارے لئے کچھ ہے"...... میجر پرمود نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مسلح افراد کچھ سمجھتے، میجر پرمود نے بریف کیس ان کی طرف اس انداز میں ہوا میں اچھال دیا کہ وہ کافی بلندی پر چلا گیا۔ ان چاروں کی نظریں بے اختیار بریف کیس کی طرف اٹھ گئیں۔ میجر پرمود کو جیسے اسی موقع کا انتظار تھا۔ اس نے وائٹ شارک سے لیا ہوا مشین پسٹل جیب سے نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چاروں میجر پرمود کی طرف متوجہ ہوتے میجر پرمود نے ان پر فائرنگ کر دی۔ تڑتڑاہٹ کے ساتھ ماحول تیز انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور وہ چاروں اچھل اچھل کر کار سے ٹکراتے ہوئے نیچے گرے اور ساکت ہوتے چلے گئے۔ میجر پرمود نے ان میں سے ایک آدمی کی ٹانگوں پر گولیاں چلائی تھیں۔ اس نے نیچے گرتے ہی مشین گن سیدھی کر کے میجر پرمود کو نشانہ بنانا چاہا لیکن اسی لمحے میجر پرمود کی مشین پسٹل سے ایک بار پھر تڑتڑاہٹ ہوئی اور اس آدمی کے ہاتھوں سے مشین گن نکلتی چلی گئی۔ اسی لمحے ہوا میں اچھالا ہوا بریف کیس مسلح افراد کی کار کی چھت پر آ گرا۔ میجر پرمود اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھا۔

زخمی اسے تیز اور خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔

"تت تت۔ تم نے بریف کیس ہمیں ڈاج دینے کے لئے ہوا میں اچھالا تھا"...... زخمی نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ظاہر ہے۔ اگر میں تمہارے سامنے مشین پسٹل نکالنے کی کوشش کرتا تو کیا تم مجھے اس کا موقع دیتے"...... میجر پرمود نے مسکرا کر کہا۔

"تم نے میرے ساتھیوں کو ہلاک کر کے اچھا نہیں کیا"۔ زخمی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑ گیا تھا۔

"مجھے ہلاک کرنے کا تم تو بہت اچھا کام کر رہے تھے"۔ میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"ہم حکم کے غلام ہیں۔ ہمیں تمہیں ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا گیا تھا"...... زخمی نے کہا۔

"کس نے دیا تھا یہ ٹاسک اور کیوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میں تمہیں نہیں بتا سکتا"...... زخمی نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"موت کا کوئی نام نہیں ہوتا"...... زخمی نے کہا۔

"کس کی میری یا تمہاری موت"...... میجر پرمود نے کہا۔

"جس کی بھی سمجھ لو"...... زخمی نے کہا۔ شدید زخمی ہونے کے باوجود اس کی اکڑ میں کوئی فرق نہیں آیا تھا اور نہ ہی وہ میجر پرمود

کے سامنے خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق بلیک راڈ گروپ سے ہے اور مجھے ہلاک کرنے کے لئے تمہیں تمہارے باس ڈیگر نے بھیجا ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"جب سب کچھ جانتے ہو تو پوچھ کیوں رہے ہو"..... زخمی نے منہ بنا کر کہا۔

"میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ڈیگر کو میرے بارے میں کیا معلوم ہے اور اسے کیسے پتہ چلا کہ میں کہاں ٹھہرا ہوا ہوں اس کے علاوہ میں یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ میری ہلاکت کے لئے اسے کس نے ہائر کیا ہے"..... میجر پرمود نے کہا۔

"ان سب باتوں کے جواب تمہیں ڈیگر دے سکتا ہے۔ میں نہیں"..... زخمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر مجھے ڈیگر کے پاس لے چلو"..... میجر پرمود نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو وہ بری طرح سے چونک پڑا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم خود موت کے منہ میں جانا چاہتے ہو"..... زخمی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی سمجھ لو"..... میجر پرمود نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر زخمی کے سر پر ٹھوکر رسید کی۔ زخمی کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ ایک طرف گر گیا۔ میجر پرمود نے ایک آدمی کی قمیض پھاڑ کر

اس کی پٹی سی بنائی اور زخمی کی ٹانگ پر باندھنے لگا پھر اس نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر زخمی کو سیٹ پر ڈال دیا۔

اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ لاشوں کو باری باری اٹھا کر سڑک کی سائیڈ پر لے گیا۔ اس نے لاشیں درختوں کے پیچھے ڈالیں اور پھر واپس آ گیا۔ سڑک پر چاروں کی مشین گنیں گری ہوئی تھیں۔ میجر پرمود نے مشین گنیں اٹھا کر سائیڈ سیٹ پر رکھیں اور پھر اس نے کار کی چھت پر پڑا ہوا اپنا بریف کیس اٹھایا اور کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اگنیشن میں چابی لگی ہوئی تھی اس نے کار سٹارٹ کی اور پھر وہ کار موڑ کر تیزی سے اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف سے آیا تھا۔ شہر میں داخل ہوتے ہی وہ اس طرف بڑھ گیا جدھر ڈیگر کلب تھا۔ ڈیگر کلب کے بارے میں جمی نے اسے بتا دیا تھا اور میجر پرمود نے یہاں آتے ہی شہر کا نقشہ دیکھ کر پہلے ہی اپنے دماغ میں بٹھا رکھا تھا اس لئے اسے کسی سے راستہ پوچھنے کی ضرورت پیش نہیں آ رہی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ شہر سے ہٹ کر ایک ایسے علاقے میں داخل ہو رہا تھا جہاں کلبوں، بارز اور گیم رومز کی کثرت تھی۔ جگہ جگہ ان کے سائن بورڈ لگے ہوئے تھے اور سڑکوں پر عام آدمیوں کی جگہ غنڈے اور بدمعاش ہی چلتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے جن کے ہاتھوں میں مشین پسٹلز، مشین گنیں اور ایسا ہی خطرناک اسلحہ دکھائی دے رہا تھا۔ یہاں اسلحے کی سرعام نمائش کی جا رہی تھی جیسے اس علاقے میں

ان کا ہی راج ہو اور یہاں قانون نام کی کوئی چیز نہ ہو۔

میجر پرمود اطمینان بھرے انداز میں کار دوڑاتا اور سائن بورڈز کو دیکھتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ ایک بڑی اور شاندار عمارت پر ڈیگر کلب کے الفاظ دیکھ کر اس نے کار موڑی اور کلب کے احاطے میں آ گیا۔ احاطے کی سائیڈ میں کار پارکنگ بنی ہوئی تھی جہاں کئی گاڑیاں موجود تھیں اور وہاں بھی مسلح افراد دکھائی دے رہے تھے۔ میجر پرمود کی کار دیکھ کر ان میں سے کسی نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی تھی یہ کار انہی کے آدمیوں کی تھی اس لئے انہیں بھلا توجہ دینے کی کیا ضرورت تھی۔ میجر پرمود نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ کار کا دروازہ کھول کر کار سے باہر آ گیا۔ کار سے نکلتے ہی اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور اندر جھک کر اس نے زخمی آدمی کو اٹھایا جو اب بے ہوش ہو چکا تھا اور ایک جھٹکے سے اپنے کاندھے پر ڈال لیا۔ اس آدمی کو کاندھے پر ڈالتے ہی اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ اسے اٹھائے پارکنگ سے باہر چل پڑا۔ پارکنگ سے باہر نکلتے ہوئے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔ اس کے کاندھے پر بے ہوش اور زخمی آدمی کو دیکھ کر وہاں موجود بدمعاش چونک پڑے تھے۔

"ارے۔ یہ تو جیگر ہے۔ کیا ہوا ہے اسے"...... ایک بدمعاش نے میجر پرمود کے کاندھے پر پڑے آدمی کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے گولیاں ماری گئی ہیں"...... میجر پرمود نے قدم روکے بغیر کہا۔

"کس نے ماری ہیں اسے گولیاں اور تم اسے یہاں کیوں لائے ہو کسی ہسپتال میں کیوں نہیں لے گئے۔ اس کا تو ابھی تک خون بہہ رہا ہے"...... اس بدمعاش نے اسی طرح پریشانی کے عالم میں کہا۔

"باس ڈیگر نے اسے اسی حالت میں اپنے پاس لانے کا کہا ہے مجھے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"باس نے لیکن......" اس آدمی نے کہنا چاہا۔

"لیکن کا جواب باس سے پوچھو"...... میجر پرمود نے کرخت لہجے میں کہا اور برآمدے سے ہوتا ہوا کلب کے مین ڈور کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب کے ہال میں کافی افراد تھے جو شراب اور منشیات کا آزادانہ استعمال کر رہے تھے۔ ہال شراب اور منشیات کی بو سے بھرا ہوا تھا۔ وہاں موجود افراد میجر پرمود اور اس کے کاندھے پر پڑے جیگر کو دیکھ کر چونک پڑے تھے۔ میجر پرمود ان کی پرواہ کئے بغیر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک کاؤنٹر گرل موجود تھی۔

"ڈیگر کا آفس کہاں ہے۔ جلدی بتاؤ۔ یہ مر رہا ہے"...... میجر پرمود نے کڑک دار لہجے میں کہا۔

"اوپر گیلری میں چلے جاؤ۔ باس کا آفس پہلے کمرے میں ہے"...... کاؤنٹر گرل نے بوکھلا کر کہا تو میجر پرمود سر ہلا کر تیزی سے سائیڈ سے بل کھاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اوپر پہنچ

ہی وہ پہلے کمرے کے دروازہ کی طرف بڑھا۔ دروازے کے پاس
دو مسلح غنڈے کھڑے تھے۔ میجر پرمود اور اس کے کاندھے پر زخمی
جیگر کو دیکھ کر وہ چونک پڑے اور انہوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی
مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

"رک جاؤ۔ خبردار آگے آنے کی کوشش نہ کرنا"...... ایک
بدمعاش نے چیختے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے ماحول تڑتڑاہٹ اور
انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ میجر پرمود نے اس کی بات سنتے ہی
مشین پسٹل سے ان دونوں پر فائرنگ کر دی تھی۔ وہ دونوں چیختے
ہوئے لٹو کی طرح گھوم کر فرش پر گرے اور ساکت ہو گئے۔ اس
سے پہلے کہ فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں سن کر کوئی اور بدمعاش
اوپر آتا میجر پرمود نے دروازے کے سامنے آ کر پوری قوت سے
اس پر لات مار دی۔ دروازہ اندر سے لاکڈ نہیں تھا۔ لات پڑتے
ہی دروازہ زور دار دھماکے سے کھل گیا اور دروازہ کھلتے ہی میجر
پرمود اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔

یہ خوبصورت ساز و سامان سے سجا ہوا دفتر تھا جو خاصا وسیع تھا۔
سامنے ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا اور گنجے سر
والا سیاہ فام نوجوان جس کا جسم انتہائی مضبوط اور کسرتی دکھائی دے
رہا تھا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ایک فائل پر جھکا ہوا تھا۔ دھماکے سے
دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہ چونک پڑا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... سیاہ فام نے میجر

پرمود کو اس طرح آفس میں داخل ہوتے دیکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ
کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ میجر پرمود نے اس کی بات کا جواب
دینے کی بجائے کاندھے سے جیگر کو اتار کر اس کی میز پر اچھال
دیا۔ بے ہوش جیگر میز پر گرا اور میز پر پڑا ہوا سامان بکھیرتا ہوا میز
کی دوسری طرف جا گرا۔ سیاہ فام نوجوان بوکھلا کر کرسی سمیت پیچھے
ہٹ گیا تھا ورنہ بے ہوش جیگر اس سے ٹکراتا اور وہ کرسی سمیت
الٹ جاتا۔

میجر پرمود مڑا اور اس نے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاکڈ
کر دیا اور پھر وہ پلٹ کر تیز تیز چلتا ہوا سیاہ فام کے پاس آ گیا۔
سیاہ فام نوجوان آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔
اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر سیاہ فام نے جھپٹ کر اپنی میز کی دراز
کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن اس سے پہلے کہ وہ دراز کھولتا اچانک
کمرہ فائرنگ کی آوازوں سے گونج اٹھا اور گولیاں سیاہ فام نوجوان
کے سر کے قریب سے گزرتی چلی گئیں۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی تو کھوپڑی اڑا دوں گا"...... میجر پرمود
نے کرخت اور انتہائی سخت لہجے میں کہا تو نوجوان فوراً سیدھا ہو
گیا۔ اس کے چہرے پر خوف کے ساتھ الجھن کے سائے لہرانا
شروع ہو گئے تھے۔

"کون ہو تم اور تمہیں ڈیگر کے آفس میں اس طرح آنے کی
جرأت کیسے ہوئی ہے"...... نوجوان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارے ہر سوال کا جواب ملے گا۔ میز کے پیچھے سے نکلو اور یہاں صوفے پر آ کر بیٹھ جاؤ''...... میجر پرمود نے اسی انداز میں کہا۔

''لیکن......'' نوجوان جس کا نام ڈیگر تھا، نے کہنا چاہا اسی لمحے ایک اور فائر ہوا اور اس بار گولی ڈیگر کے کان کے پاس سے گزر گئی۔ اس بار ڈیگر کا رنگ زرد پڑ گیا۔

''اب میرے حکم کی تعمیل نہ کی تو گن سے نکلنے والی گولی تمہارے سر میں گھس جائے گی''...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا تو ڈیگر فوراً میز کے پیچھے سے نکلا اور سائیڈ میں پڑے ہوئے صوفوں کے پاس آ گیا۔ میجر پرمود نے مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کر رکھا تھا۔

''بیٹھو''...... میجر پرمود نے کہا تو ڈیگر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتا ہوا ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

''گڈ۔ اسی طرح تعاون کرو گے تو اپنی زندگی بچا لو گے ورنہ......'' میجر پرمود نے اس کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کون ہو تم''...... ڈیگر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''وہی جس کو ہٹ کرنے کے لئے تم نے ٹارگٹ کلرز بھیجے تھے''...... میجر پرمود نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ڈیگر یکلخت اچھل پڑا۔

''علی عمران۔ تم۔ علی عمران ہو''...... ڈیگر نے کہا اور عمران کا نام سن کر میجر پرمود بری طرح سے چونک پڑا۔

''عمران۔ کیا مطلب''...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

''اوہ۔ نہیں تم علی عمران کیسے ہو سکتے ہو۔ وہ تو کابرن میں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بلگارنوی ایجنٹ میجر پرمود یا اس کے کوئی ساتھی ہو''...... ڈیگر نے کہا تو میجر پرمود نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو عمران بھی یہاں موجود ہے۔ وہ یہاں کس لئے آیا ہے''۔ میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کون عمران۔ میں کسی عمران کو نہیں جانتا''...... ڈیگر نے کہا۔

''میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو تو جانتے ہو''...... میجر پرمود نے غرا کر کہا تو ڈیگر خاموش ہو گیا۔

''میں نے جیگر کے ساتھیوں کو تو ہلاک کر دیا ہے اور جیگر کو شدید زخمی حالت میں یہاں لا پھینکا ہے۔ اگر اپنی اور اس کی جان بچانا چاہتے ہو تو جو پوچھوں سچ سچ بتا دو ورنہ تمہیں ہلاک کرنے میں مجھے کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہو گی''...... میجر پرمود نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''کیا پوچھنا چاہتے ہو''...... ڈیگر نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ میجر پرمود کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل دیکھ کر وہ خوفزدہ ضرور تھا لیکن وہ خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا ٹاسک تمہیں کس نے دیا تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم کیا سمجھتے ہو۔ تم پوچھو گے اور میں تمہیں بتا دوں گا"...... ڈیگر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا اسی لمحے اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ سائیڈ کے بل جھک گیا۔ میجر پرمود نے اس کے کاندھے پر فائر کر دیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس"...... ڈیگر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اب اگر تم میری کسی بات کا جواب نہیں دو گے میں اسی طرح تم پر گولیاں برساتا رہوں گا۔ یہ یاد رکھنا کہ میرا نشانہ کبھی نہیں چوکتا۔ میں یہاں بیٹھے بیٹھے تمہارے دونوں کان۔ ناک اور کھوپڑی اڑا سکتا ہوں"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم بلیک راڈ کے چیف کے آفس میں ہو نانسنس۔ تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکو گے"...... ڈیگر نے کہا۔

"یہ میں بعد میں دیکھوں گا کہ میں یہاں سے جا سکتا ہوں یا نہیں۔ فی الحال تم اپنی فکر کرو"...... میجر پرمود نے کہا اور اس پر ایک اور گولی داغ دی۔ اس بار میجر پرمود نے فائر کر کے ڈیگر کے دائیں کان کی لو اڑا دی تھی۔ ڈیگر حلق کے بل چیخنا شروع ہو گیا تھا۔

"بولو۔ جلدی بولو۔ ورنہ......" میجر پرمود نے کہا اور فائر کر کے

اس کے دوسرے کان کی لو بھی اڑا دی۔ ڈیگر کے کاندھے خون سے تر ہوتے جا رہے تھے۔ وہ دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے خون روکنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن خون اس کی انگلیوں سے نکل کر اس کے ہاتھوں پر پھیلتا جا رہا تھا۔

"بولتے ہو یا میں تمہارے جسم کے ہر حصے میں گولی اتار دوں۔ بولو"...... میجر پرمود نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بب بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں"...... ڈیگر نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ میجر پرمود جس طرح اس پر فائرنگ کر رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں جو سفاکی نظر آ رہی تھی وہ دیکھ کر ڈیگر کے اوسان خطا ہو گئے تھے اور اس کے جسم میں خوف سے لرزش طاری ہو گئی تھی۔

"بولو"...... میجر پرمود نے کہا ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھ کر سائیڈ میں ہو گیا۔ ڈیگر نے بولنے کی بجائے اچانک اچھل کر اس پر حملہ کر دیا تھا۔ اس نے اٹھ کر میجر پرمود پر چھلانگ لگا کر اس کے سینے پر زوردار سر کی ٹکر مارنے کی کوشش کی تھی۔ میجر پرمود پہلے سے ہی اس کے لئے تیار تھا۔ وہ جیسے ہی ہٹا، ڈیگر ٹھیک اس جگہ گرا جہاں میجر پرمود بیٹھا ہوا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتا میجر پرمود کی ٹانگ چلی اور ڈیگر کا جسم ہوا میں اٹھا اور رول ہوتا ہوا سائیڈ میں جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا میجر پرمود اچھل کر اس کے قریب پہنچ گیا۔ ڈیگر نے بھڑک کر اس کی ٹانگ پکڑنے کی

کوشش کی لیکن میجر پرمود نے اس کے سر پر زوردار ٹھوکر ماری تو ڈیگر چیخ کر رہ گیا۔ میجر پرمود نے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر ٹانگ رکھی اور پھر اس سے پہلے کہ ڈیگر کچھ سمجھتا، میجر پرمود نے اس کی گردن پر بوٹ کی نوک رکھ کر اسے تیزی سے موڑ لیا۔ ڈیگر کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا دوہرا ہوتا ہوا جسم یکلخت سیدھا ہو گیا۔ میجر پرمود نے بوٹ کی نوک سے اس کی گردن کی ایک خاص رگ کو موڑ کر دبا دیا تھا جس سے ڈیگر ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا تھا۔

"بس۔ بس کرو۔ فار گاڈ سیک۔ یہ انتہائی خوفناک عذاب ہے۔ بس کرو۔ میں یہ عذاب برداشت نہیں کر سکتا"...... ڈیگر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے جواب چاہئے ڈیگر۔ جب تک تمہاری زبان نہیں کھلے گی میں تمہیں اسی طرح خوفناک عذابوں سے دوچار کرتا رہوں گا۔ بولو۔ جواب دو"...... میجر پرمود نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"ب۔ ب۔ بتاتا ہوں۔ پلیز رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک"۔ ڈیگر نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا تو میجر پرمود نے اس کی گردن پر دباؤ قدرے کم کر دیا۔ ڈیگر کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح سے مسخ ہو گیا تھا۔

"وہ وہ۔ وہ"...... ڈیگر نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"وہ۔ وہ نہیں۔ مجھے بتاؤ۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک

کرنے کے لئے بلیک راڈ گروپ کو کس نے ہائر کیا تھا۔ بولو۔ ورنہ"...... میجر پرمود نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ کاغذا کا ریڈ ڈان ہے۔ میرا دوست ریڈ ڈان"۔ ڈیگر نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"کاغذا کا ریڈ ڈان۔ کیا مطلب۔ اسے مجھ سے کیا دشمنی ہے جو اس نے تمہیں یہاں مجھے ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا ہے"۔ میجر پرمود نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ اس نے میرے اکاؤنٹ میں میجر پرمود گروپ اور عمران اور اس کے ایک ساتھی کو ہلاک کرنے کے لئے بھاری معاوضہ ٹرانسفر کرایا تھا اور بلیک راڈ گروپ کا مقصد دولت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس گروپ کے نزدیک یہ اہمیت نہیں ہے کہ کسے ہلاک کرانے کا ٹاسک دیا جا رہا ہے اور کیوں"...... ڈیگر نے کہا۔

"کاغذا میں کہاں رہتا ہے ریڈ ڈان"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"میں اس کا پتہ نہیں جانتا۔ میری اس سے فون پر بات ہوتی ہے اور وہی مجھ سے فون پر رابطہ کرتا ہے۔ مجھے ٹاسک دیتا ہے اور میرے اکاؤنٹ میں معاوضہ جمع کرا دیتا ہے اور معاوضہ ملتے ہی میں اپنا کام شروع کر دیتا ہوں"...... ڈیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میرے پاس اس کا کوئی فون نمبر نہیں ہے۔ میں نے بتایا تو ہے کہ ضرورت کے وقت وہ خود مجھ سے رابطہ کرتا ہے"...... ڈیگر نے کہا۔

"تمہارے فون سیٹ پر سی ایل آئی تو ہو گی۔ اس پر نمبر نہیں آتا کہ کہاں سے کال کی جا رہی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ اس کا نمبر ہمیشہ اَن نان ہوتا ہے۔ سی ایل آئی پر اس کا نمبر شو نہیں ہوتا"...... ڈیگر نے کہا۔

"کب آئی تھی اس کی کال"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"آج صبح"...... ڈیگر نے جواب دیا۔

"کس ٹائم"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"صبح دس بجے کا وقت تھا شاید"...... ڈیگر نے کہا۔

"دوبارہ اس نے کب کال کرنے کا کہا تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میں نے اس سے سات دن کا وقت لیا تھا کہ سات دن کے اندر تمہیں اور تمہارے ساتھیوں اور کابرن میں موجود عمران اور اس کے ساتھی کو بھی ہلاک کر دوں گا"...... ڈیگر نے کہا۔

"عمران کے بارے میں تمہیں کیا بتایا گیا ہے۔ وہ کابرن میں کیا کر رہا ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم۔ مجھے بس یہی بتایا گیا تھا کہ تم کارلینا

کے شہر آرما میں ہو اور عمران اپنے ایک ساتھی کے ساتھ کابرن میں موجود ہے اور بس"...... ڈیگر نے کہا۔

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا تھا کہ میں اور میرے ساتھی ہوٹل ڈیلکس میں ہیں اور کن حلیوں میں ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے بارے میں ساری معلومات مجھے ریڈ ڈان نے ہی دی تھی۔ اس کے علاوہ ریڈ ڈان نے سپیشل کوریئر سے مجھے ایک سائنسی ڈیوائس بھی بھجوائی تھی۔ اس ڈیوائس کے ذریعے میرے آدمی تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا آسانی سے پتہ لگا سکتے تھے۔ تم اور تمہارے ساتھی جہاں بھی جاتے ریڈ ڈان کی بھیجی ہوئی ڈیوائس سے تمہارا پتہ چل سکتا تھا اور بلیک راڈ تم سب پر مسلسل حملے کر سکتا تھا جب تک تم سب ہٹ نہ کر دیے جاتے"...... ڈیگر نے کہا تو میجر پرمود نے ہونٹ بھینچ لیے۔

"کہاں ہے وہ ڈیوائس"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"وہ میں نے جگر کو دے دی تھی تاکہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو یہ آسانی سے ٹریس کر سکے"...... ڈیگر نے کہا۔

"اور عمران اور اس کے ساتھی کو بھی اسی ڈیوائس سے ٹریس کرنا تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ دو ڈیوائسز بھیجی گئی تھی ایک تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کے لئے اور دوسری عمران اور اس کے ساتھی کو تلاش کرنے کے لئے"...... ڈیگر نے کہا۔

"دوسری ڈیوائس کہاں ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔
"وہ میں نے اپنے دوسرے گروپ کے انچارج رابن کو دے دی تھی تاکہ وہ عمران کو سرچ کر کے اس کا اور اس کے ساتھی کا خاتمہ کر سکے"...... ڈیگر نے جواب دیا۔
"ہونہہ۔ تو ان ڈیوائسز سے ہم پر نظر رکھی جا رہی ہے"...... میجر پرمود نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"ہاں"...... ڈیگر نے کہا۔ میجر پرمود اس سے سوال پوچھ رہا تھا جس کے جواب ڈیگر شرافت کے ساتھ دے رہا تھا۔ وہ شاید گردن کی رگ دبنے کی تکلیف سے انتہائی خوفزدہ ہو چکا تھا اور اس میں مزید تکلیف سہنے کی ہمت نہیں تھی اس لئے اس نے میجر پرمود کے ہر سوال کا صحیح صحیح جواب دے دیا تھا۔ میجر پرمود کو اس سے ایسی کوئی معلومات نہیں ملی تھیں جس کا فائدہ اٹھا کر وہ بلیک ڈائمنڈ تک پہنچ سکتا ہو۔ ڈیگر نے جس ریڈ ڈان کے بارے میں اسے بتایا تھا اس کے بارے میں صرف اتنا پتہ چلا تھا کہ اس کا تعلق کانڈا سے ہے۔ وہ اس کا پتہ ٹھکانہ نہیں جانتا تھا اور نہ ہی اس کے پاس ریڈ ڈان کا کوئی رابطہ نمبر تھا۔ ڈیگر کا ٹارگٹ گلرز کا بڑا نیٹ ورک تھا۔ اگر ڈیگر کو زندہ چھوڑ دیا جاتا تو وہ ان کے پیچھے مزید آدمی لگا سکتا تھا اس لئے میجر پرمود اسے زندہ چھوڑ کر کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ اس نے ڈیگر سے ساری معلومات حاصل کیں اور پھر اس نے ڈیگر کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ ڈیگر کو ہلاک کرنے کے بعد اس

نے میز کی دوسری طرف بے ہوش پڑے ہوئے جیگر کی جیبوں کی تلاشی لی تو اسے جیگر کی ایک جیب سے کمپیوٹرائزڈ ٹیبلٹ جیسی ڈیوائس مل گئی۔ اس ڈیوائس کو دیکھتے ہی میجر پرمود سمجھ گیا کہ اسے اور اس کے ساتھیوں اور عمران اور اس کے ساتھی کو کیسے ٹریک کیا جا رہا تھا۔ میجر پرمود نے ٹیبلٹ جیب میں ڈالا پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا سپرے گین نکالا اور پھر اس نے ڈیگر کی لاش پر اس کے لباس کے ان حصوں پر سپرے کرنا شروع کر دیا جو اس کے خون سے بھرا ہوا تھا۔ سپرے پڑتے ہی ڈیگر کے لباس پر لگا ہوا خون بھاپ بن کر غائب ہوتا چلا گیا۔ جب ڈیگر کا لباس صاف ہو گیا تو میجر پرمود نے اطمینان بھرے انداز میں اپنا اور اس کا لباس اتارا اور اس کا لباس خود پہن لیا جبکہ اپنا لباس ڈیگر کی لاش کو پہنا دیا۔ اس کے بعد میجر پرمود نے ڈیگر کی لاش اٹھا کر صوفے پر بٹھائی اور کوٹ کی اندرونی جیب سے چھوٹی سی میک اپ کٹ نکالی اور ڈیگر کے چہرے پر ویسا ہی میک اپ کرنے لگا جیسا اس نے خود کر رکھا تھا۔ جب ڈیگر کا میک اپ مکمل ہو گیا تو اس نے اسی کٹ سے اپنا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس نے اپنے چہرے پر ڈیگر کا میک اپ کیا تھا۔ اس کے اور ڈیگر کے قد کاٹھ میں تھوڑا سا ہی فرق تھا لیکن اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ڈیگر نہیں ہے۔
ڈیگر کا میک اپ کر کے میجر پرمود دروازے کی طرف بڑھا اور

پھر اس نے دروازے کا لاک کھولا اور تیز تیز چلتا ہوا ڈیگر کی میز کی طرف بڑھ آیا۔ اس نے سب سے پہلے ڈیگر کے میز کی درازوں کو چیک کیا پھر وہ نہایت باریک بینی سے ڈیگر کے آفس کی تلاشی لینے لگا۔ جب اسے وہاں کام کی کوئی چیز نہ ملی تو اس نے جیگر کو میز کے پاس سے اٹھایا اور اسے جیگر کی لاش کے پاس دوسرے صوفے پر ڈال دیا۔ جیگر بھی اس دوران ہلاک ہو گیا تھا۔ شاید بروقت طبی امداد نہ ملنے اور خون کا زیادہ اخراج اس کی ہلاکت کا باعث بنا تھا۔ میجر پرمود ڈیگر کی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس باس''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ڈیگر کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''کسی کو اندر بھیجو تاکہ وہ جیگر اور اسے لانے والی کی لاشیں یہاں سے اٹھا کر لے جائے''...... میجر پرمود نے حلق سے ڈیگر جیسی آواز نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد کرخت اور بارعب تھا۔

''اوہ۔ یس باس۔ میں ڈینی اور جیکی کو بھیج دیتی ہوں''۔ پرسنل سیکرٹری نے کہا تو میجر پرمود نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دو لمبے تڑنگے بدمعاش اندر داخل ہوئے۔ ان کے چہروں پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات تھے۔ کمرے میں داخل ہو

کر انہوں نے کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈیگر کو دیکھا تو ان کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''تھینک گاڈ، باس کہ آپ خیریت سے ہیں۔ ورنہ یہ آدمی جس طرح جیگر کو اٹھائے اور مشین پسٹل لئے آپ کے آفس میں گھس آیا تھا ہمیں آپ کی فکر ہو رہی تھی۔ اس نے باہر موجود موتی اور کرس کو بھی ہلاک کر دیا ہے''...... ان میں سے ایک بدمعاش نے اندر آتے ہی ڈیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اسی لئے یہ اب خود بھی لاش بن کر یہاں موجود ہے۔ ان دونوں کی لاشیں اٹھاؤ اور یہاں سے دور پھینک آؤ''۔ میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا۔

''اس نے آپ پر حملہ کرنے کی کوشش تو نہیں کی''...... دوسرے بدمعاش نے پوچھا۔

''ڈیگر خود پر کسی کو حملہ کرنے کا موقع دیتا ہے نانسنس''...... میجر پرمود نے غرا کر کہا۔

''س س۔ سوری باس''...... اس نے ہکلا کر کہا۔

''اٹھاؤ ان دونوں کی لاشیں اور لے جاؤ یہاں سے اور دونوں لاشوں کو فوراً برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا دو''...... میجر پرمود نے کڑک کر کہا تو وہ دونوں صوفوں پر پڑی ہوئی لاشوں کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے لاشیں اٹھا کر کاندھوں پر ڈالیں اور تیز تیز چلتے ہوئے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔ میجر پرمود چند لمحے سوچتا رہا پھر

اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں پڑی ہوئی سیاہ رنگ کی ایک ڈائری نکال لی۔ یہ ڈائری اس نے پہلے بھی دیکھی تھی۔ اس ڈائری میں بے شمار افراد کے فون نمبرز اور نام و پتے لکھے ہوئے تھے۔ میجر پرمود ان میں رابن کا نمبر تلاش کرنے لگا جس کے پاس دوسری ٹیبلٹ ڈیوائس تھی اور ڈیگر نے اسے عمران کی ہلاکت کا ٹاسک دیا ہوا تھا۔

عمران، ٹائیگر کے ساتھ کراوس کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ روگر نے ان کے لئے ایک چھوٹا طیارہ چارٹرڈ کرا دیا تھا جس سے وہ دونوں کراوس روانہ ہو گئے تھے۔ عمران جلد سے جلد لارڈ کراسٹن تک پہنچنا چاہتا تھا۔ میجر پرمود بھی ایکریمیا میں بلیک ڈائمنڈ حاصل کرنے کے لئے پہنچا ہوا تھا۔ وہ ڈی ایجنٹ تھا۔ اسے اگر معلوم ہو جاتا کہ بلیک ڈائمنڈ لارڈ کراسٹن کے پاس ہے تو وہ راستے کی ہر دیوار توڑتا ہوا نہایت تیزی رفتاری سے لارڈ کراسٹن تک پہنچ سکتا تھا۔ اسے شاید کسی نے غلط گائیڈ کیا تھا کہ بلیک ڈائمنڈ کا ریلیا کے شہر آرما میں ہے۔ وہ ذہین تھا۔ وہ معلومات حاصل کرتا ہوا لارڈ کراسٹن تک پہنچ سکتا تھا اور اس سے پہلے وہ کراوس آ کر لارڈ کراسٹن تک پہنچ کر اس سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کر لیتا عمران لارڈ کراسٹن سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کر لینا چاہتا تھا۔

ایئر پورٹ سے نکل کر وہ ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر مقامی ہوٹل میں پہنچ گئے۔ عمران نے ہوٹل میں ایک کمرہ بک کرایا اور پھر وہ دونوں اس کمرے میں آ گئے۔

"روگر نے کہا تھا کہ اگر ہمیں یہاں کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو ہم کراوس میں موجود راؤش کلب کے مالک راؤش کو کال کر کے اس سے ہر قسم کی مدد لے سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ضرورت کا سامان ہم کابران سے ساتھ لے آئے ہیں۔ اب ہمیں جلد سے جلد لارڈ کراسٹن تک پہنچنا ہے تاکہ اس سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کر سکیں"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لارڈ کراسٹن یہاں لارڈ ڈیمرے کے نام سے موجود ہے اور وہ اپنے رائل پیلس میں ہوتا ہے۔ رائل پیلس تک تو ہم پہنچ جائیں گے لیکن روگر نے بتایا تھا کہ رائل پیلس کی سیکورٹی انتہائی فول پروف اور سخت ہے۔ وہاں صرف وہی لوگ جا سکتے ہیں جن کے پاس رائل پیلس جانے کے لئے خصوصی کارڈ موجود ہو۔ ہمارے پاس تو یہ خصوصی کارڈ نہیں ہے پھر ہم رائل پیلس میں داخل کیسے ہوں گے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہی میں سوچ رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے قریب پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور

نمبر پریس کر دیے۔

"یس پلیز"...... رابطہ ملتے ہی ہوٹل ایکسچینج کی لیڈی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"نمبر ڈائریکٹ کرو۔ مجھے ایک پرسنل کال کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... آپریٹر نے کہا اور ساتھ ہی اچانک رسیور میں ٹون آ گئی تو عمران نے چند بٹن پریس کر دیے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ ملتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"سٹیٹ آفس سے آفیسر جارج بول رہا ہوں"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"رائل پیلس کے لارڈ ڈیمرے کا نمبر بتاؤ۔ ڈائریکٹ نمبر۔ جس پر لارڈ ڈیمرے سے بات ہو سکے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں سر"...... آپریٹر نے کہا اور چند لمحوں کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

"نمبر نوٹ کریں سر"...... چند لمحوں بعد آپریٹر نے کہا اور ساتھ ہی ایک نمبر نوٹ کرا دیا۔

"یہ سٹیٹ سیکرٹ ہے۔ کسی کو اس بات کا پتہ نہیں چلنا چاہئے

کہ تم سے لارڈ ڈیمرے کا ڈائریکٹ نمبر حاصل کیا گیا ہے"۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... آپریٹر نے کہا تو عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر رابطہ ختم کیا اور پھر دوبارہ ٹون آنے پر عمران آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

"لارڈ پیلس"...... رابطہ ملتے ہی ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے سینئر آفیسر جارج بول رہا ہوں۔ لارڈ سے بات کراؤ"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

"لارڈ ڈیمرے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کاربن سے سینئر آفیسر جارج بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ کیوں فون کیا ہے"...... لارڈ نے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ رائل پیلس کے سپیشل سیف سے تمہاری چند اہم دستاویزات چوری ہو گئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سپیشل سیف سے اہم دستاویزات۔ کیا مطلب"...... لارڈ ڈیمرے نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھوں

میں چمک آ گئی۔ اس نے اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے جان بوجھ کر رائل پیلس کے سپیشل سیف سے اہم دستاویزات چوری ہونے کی بات کی تھی۔ لارڈ ڈیمرے کے چونکنے کا مطلب واضح تھا کہ رائل پیلس میں سپیشل سیف بھی ہے اور وہاں اہم دستاویزات بھی موجود ہیں۔

"ان دستاویزات کی رو سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تم لارڈ کراسٹن کی حیثیت سے کراسٹن سینڈیکیٹ چلا رہے ہو"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"یہ تم کیا بک رہے ہو۔ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے آفیسر۔ کون لارڈ کراسٹن اور کون سا کراسٹن سینڈیکیٹ"...... لارڈ ڈیمرے نے یکلخت بری طرح سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم اس معاملے میں بات نہیں کرنا چاہتے تو تمہاری مرضی۔ میرے پاس تمہارے خلاف تمام ثبوت موجود ہیں۔ میں یہ ثبوت وزارت دفاع کو بھیج دیتا ہوں۔ ان دستاویزات کے وصول ہوتے ہی وزارت دفاع تمہارے خلاف کیا ایکشن لے گی یہ تم بخوبی جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے یہ بات کرتے ہی وہ رابطہ ختم کر دے گا۔

"رکو۔ میری بات سنو"...... لارڈ نے فوراً کہا تو عمران کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

"بولو"...... عمران نے ناگواری سے کہا۔

"کون سی دستاویزات ہیں اور تمہیں کہاں سے ملی ہیں"۔ لارڈ ڈیمرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا یہ سب باتیں فون پر کرنی ضروری ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا تم مجھ سے ملنا چاہتے ہو"...... لارڈ ڈیمرے نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مل لو گے تو تمہارا فائدہ بھی ہو سکتا ہے۔ ورنہ......" عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

"ورنہ۔ ورنہ کیا نانسنس۔ کیا تم مجھے۔ لارڈ ڈیمرے کو دھمکی دے رہے ہو"...... لارڈ ڈیمرے نے غرا کر کہا۔

"آفیسر جارج نام ہے میرا اور میں جو کہتا ہوں کرتا بھی جانتا ہوں۔ بس یہ سمجھ لو کہ ان دستاویزات کی بدولت تمہاری یہ ساری شان و شوکت اور تمہارا مرتبہ ایک لمحے میں خاک میں مل جائے گا اور ایکریمیا کی زمین تمہارے لئے اتنی تنگ ہو جائے گی کہ تمہیں کہیں چھپنے کو بھی جگہ نہیں ملے گی"...... عمران نے کہا تو لارڈ ڈیمرے غرا کر رہ گیا۔

"تم ضرورت سے زیادہ بول رہے ہو آفیسر۔ لارڈ ڈیمرے تم جیسے آفیسروں کو منہ لگانا بھی پسند نہیں کرتا"...... لارڈ ڈیمرے نے سخت لہجے میں کہا۔

"تو ٹھیک ہے نہ منہ لگاؤ مجھے۔ میں ابھی تمہارا سارا کچا چٹھا

لے کر منسٹر ہاؤس چلا جاتا ہوں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے تم سے ایک بار ملنا ہی پڑے گا"...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

"ملنے میں ہی تمہاری بھلائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کب آؤ گے ملنے کے لئے"...... لارڈ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"ملنے سے پہلے میں تمہیں ان دستاویزات کی کاپیاں دکھانا چاہتا ہوں جو تمہارے لئے موت کا پیغام ہیں۔ پہلے انہیں دیکھ کر تسلی کر لو اس کے بعد جب بولو گے میں تم سے ملنے چلا آؤں گا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ کاپیاں تم میری بتائی ہوئی جگہ پہنچا دینا۔ مجھ تک پہنچ جائیں گی اور تم مجھے اپنا رابطہ نمبر دے دو۔ میں تمہیں کال کر لوں گا"...... لارڈ نے کہا۔

"میں کاپیاں کسی اور کو دے کر کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ میرے دو آدمی دستاویزات کی کاپیاں لے کر کراؤس پہنچ چکے ہیں۔ میں انہیں فون کر دیتا ہوں۔ وہ کاپیاں تمہیں پہنچا دیں گے۔ تم انہیں دیکھنا۔ جب تمہیں تسلی ہو جائے تو میرے آدمیوں سے کہنا کہ وہ میری تم سے بات کرا دیں۔ تب ہم ملنے کی بات کریں گے کہ کب اور کہاں ملنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون ہیں وہ آدمی"...... لارڈ ڈیمرے نے چونک کر کہا۔

"ایک کا نام میلکم ہے اور دوسرے کا نام رائیڈ۔ تھوڑی دیر تک وہ کاپیاں لے کر رائل پیلس پہنچ جائیں گے۔ یاد رہے کاپیاں وہ صرف تمہیں ہی دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بھیجو دو انہیں میرے پاس"...... لارڈ ڈیمرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"آپ جینئس ہیں باس۔ ریئلی جینئس۔ آپ نے کس آسانی سے لارڈ کراسٹن کو یہ باور کرا دیا ہے کہ آپ کے پاس واقعی اس کے خلاف دستاویزات ہیں جو اسے موت کے منہ میں لے جا سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس تک رسائی حاصل کرنی تھی اور اس تک پہنچنے کا یہی ایک طریقہ تھا کہ اس کے دل میں ڈر پیدا کیا جائے اور یہ ڈر اسے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ ہی دلا سکتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس اگر اس نے کاربن کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ فون کر کے یہ معلوم کر لیا کہ وہاں جارج نام کا کوئی سینئر آفیسر ہے یا نہیں تو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تمہیں میرے سر پر سینگ دکھائی دے رہے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"سینگ۔ کیا مطلب"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر میرے سر پر سینگ ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ میں احمق ہوں اور اگر نہیں تو سمجھ لو کہ میرے دماغ میں بھی عقل نام کی کوئی چیز ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ میں نے جارج کا نام ایسے ہی لے لیا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ جارج نام کا آفیسر کاربن سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں موجود ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ان دنوں رخصت پر ہے اور کاربن سے باہر گیا ہوا ہے۔ اگر لارڈ ڈیمرے نے اس کو ٹریس کرنے کی کوشش بھی کی تو اسے کافی ٹائم لگ جائے گا تب تک ہمارا کام مکمل ہو چکا ہو گا"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اب چلو۔ ہمیں ابھی رائل پیلس پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میک اپ اور لباس تبدیل کرنے ہیں کہ ایسے ہی چلیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"کیا ضرورت ہے۔ لارڈ نے کون سا میلکم اور رائیڈ کو دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اٹھے ہی تھے کہ اچانک عمران کو نامانوس بو محسوس ہوئی اس نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن دیر ہو چکی تھی۔ بو کا اثر اس کے دماغ تک پہنچ چکا تھا اور ڈوو اثر گیس نے اپنا کام کر دیا۔ دوسرے

لمحے عمران کے دماغ میں اندھیرے کی یلغار ہوئی اور وہ لہرا کر خالی ہوتے ہوئے ریت کے بورے کی طرح گرتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اندھیرے میں دور کہیں جگنو سا چمکتا ہے اسی طرح ایک جگنو سا عمران کے دماغ کے سیاہ پردے پر چمکا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

ہوش میں آتے ہی عمران نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ یہ ایک ہال نما کمرہ تھا۔ کمرے کی دیواروں پر قدیم اور جدید دور کے ایذا رسانی کے آلات لٹکے ہوئے تھے۔ کمرے میں سامان نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ وہاں دو فولادی کرسیاں تھیں جن کے پائے زمین میں گڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک کرسی پر عمران راڈز میں جکڑا ہوا تھا اور دوسری کرسی پر ٹائیگر دکھائی دے رہا تھا۔ ٹائیگر کا سر ڈھلکا ہوا تھا۔ اسے ابھی ہوش نہیں آیا تھا۔

عمران کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو سابقہ واقعات اس کی آنکھوں کے سامنے فلمی منظر کی طرح چل پڑے۔ اس نے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کاربن کا سینئر آفیسر جارج بن کر لارڈ ڈیمرے سے فون پر بات کی تھی اور اسے مجبور کیا تھا کہ وہ اس کے دو آدمیوں میلکم اور رائیڈ سے ملنے پر آمادہ ہو گیا تھا۔ وہ ٹائیگر کے ساتھ رائل پیلس جانے کے لئے اٹھا ہی تھا کہ اچانک کمرے میں تیز اور نامانوس بو

پھیل گئی۔ یہ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ ایک لمحے میں اس کا دماغ اندھیرے میں ڈوب گیا تھا اور اسے سوچنے اور سمجھنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا۔

''کیا یہ لارڈ ڈیمرے کا کام ہے۔ لیکن اتنی جلدی وہ ہم تک کیسے پہنچ سکتا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سر گھما گھما کر کمرے دیکھ رہا تھا۔ کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو ان کے سامنے تھا اور بند تھا۔ اس دروازے کے علاوہ اس کمرے میں نہ اور کوئی دروازہ تھا اور نہ کھڑکی البتہ سائیڈ کی دیواروں پر کافی اونچائی پر دو روشن دان ضرور دکھائی دے رہے تھے جن میں سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔ ان روشن دانوں سے روشنی اندر آ رہی تھی جس سے عمران کو اندازہ ہو گیا کہ ابھی دن کا وقت ہے۔ عمران ابھی کمرے کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ اسے دروازے کے باہر سے تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ آنے والے ایک سے زائد معلوم ہو رہے تھے۔

چند لمحوں بعد دروازے کا لاک کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران نے دروازہ کھلتے دیکھ کر فوراً سر ڈھلکا لیا اور یوں بن گیا جیسے اسے ابھی ہوش نہ آیا ہو۔ وہ کن انکھیوں سے دروازے کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی ایک لمبا تڑنگا اور چوڑے سینے والا نوجوان اندر داخل ہوا۔ نوجوان نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہن رکھا تھا جس سے اس کا ورزشی جسم واضح طور پر

دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا۔ وہ شکل و صورت سے ہی لڑاکا اور بدمعاش ٹائپ کا دکھائی دے رہا تھا۔ نوجوان کے اندر آتے ہی اس کے پیچھے تین مزید افراد اندر آ گئے۔ ان تین افراد میں سے دو افراد کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ چوتھا شخص نوجوان تو تھا لیکن اس کا جسم پہلے اندر داخل ہونے والے نوجوان سے کہیں کم تھا لیکن وہ بھی چہرے مہرے سے بدمعاش ہی دکھائی دے رہا تھا۔

"ساقر۔ یہ دونوں تو ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"۔ گنجے سر والے نوجوان نے دوسرے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"یس باس۔ انہیں وی ڈی گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ وی ڈی گیس کا اثر آٹھ گھنٹوں تک برقرار رہتا ہے۔ آٹھ گھنٹے پورے ہونے کے بعد انہیں خود بخود ہوش آ جائے گا"...... دوسرے نوجوان نے کہا جسے گنجے سر والے نوجوان نے ساقر کہا تھا۔

"ہونہہ۔ ابھی تو انہیں بے ہوش ہوئے سات گھنٹے ہوئے ہیں۔ کیا مجھے ان کے ہوش آنے کا ایک گھنٹہ انتظار کرنا پڑے گا"۔ گنجے سر والے باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کا حکم ہو تو میں انہیں اینٹی گیس انجکشن لگا دیتا ہوں پھر انہیں چند منٹ میں ہوش آ جائے گا"...... ساقر نے کہا۔

"تو دیکھ کیا رہے ہو نانسنس۔ لگاؤ اینٹی گیس انجکشن اور ہوش

میں لاؤ انہیں"...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ساقر نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ باس آگے بڑھا اور غور سے عمران اور ٹائیگر کو دیکھنے لگا۔

"دونوں کے قد کاٹھ ایک جیسے ہیں۔ رنگ روپ بھی ان کا ایک جیسا ہی ہے۔ یہ تو طے ہے کہ انہوں نے میک اپ کر رکھا ہے لیکن ان میں عمران کون ہو سکتا ہے"...... باس نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا اور اس کے منہ سے اپنا نام سن کر عمران چونک پڑا۔ اس نے ٹائیگر کا چہرہ دیکھا تھا۔ ٹائیگر کے چہرے پر بدستور میک اپ تھا اور باس کی باتوں سے بھی عمران کو اندازہ ہو رہا تھا کہ دونوں ابھی تک میک اپ میں ہی ہیں پھر اسے اس کے نام کا کیسے علم ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ ساقر اینٹی گیس انجکشن لے کر آتا عمران نے کچھ سوچ کر اچانک کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اسے کراہتے اور آنکھیں کھولتے دیکھ کر باس چونک پڑا۔ عمران نے آنکھیں کھولتے ہی جان بوجھ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر وہ ایسی اداکاری کرنے لگا جیسے خود کو راڈز والی کرسی پر جکڑا دیکھ کر حیران ہو رہا ہو۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ مجھے کیوں باندھا گیا ہے اور تم۔ تم کون ہو"۔ عمران نے باس کی طرف دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے جیسے

خود کو نئی جگہ پر راڈز میں جکڑا ہوا دیکھ کر وہ بوکھلا گیا ہو۔

"تمہیں اتنی جلدی ہوش کیسے آ گیا۔ وی ڈی گیس کے اثرات ختم ہونے میں ابھی پورا ایک گھنٹہ باقی ہے۔ پھر اینٹی گیس انجکشن کے بغیر تم کیسے ہوش میں آ گئے"...... باس نے حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہوش۔ وی ڈی گیس۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سب سمجھ میں آ جائے گا"...... باس نے منہ بنا کر کہا۔

"لیکن تم ہو کون اور مجھے یہاں لا کر اس طرح کیوں باندھا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام رابن ہے"...... باس نے کہا۔

"رابن ہڈ۔ وہ مشہور سیاح۔ لیکن اسے تو مرے ہوئے صدیاں گزر چکی ہیں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ میں رابن ہڈ نہیں رابن ہوں صرف رابن"...... رابن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ صرف رابن عجیب سا نام تو ہے لیکن جو بھی ہے تمہارا نام ہے مجھے کیا"...... عمران نے کہا تو رابن اسے گھور کر رہ گیا۔

"بتاؤ۔ تمہیں اتنی جلدی ہوش کیسے آیا ہے"...... رابن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں میرا جلد ہوش میں آنا برا لگا ہے تو میں دوبارہ بے ہوش ہو جاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ جس طرح تم مسخروں کی طرح باتیں کر رہے ہو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم ہی عمران ہو کیونکہ وہی ایک ایسا انسان ہے جو موت کے منہ میں ہونے کے باوجود ایسی باتیں کر سکتا ہے"...... رابن نے غراتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ کون عمران۔ کیا یہ تمہارے کسی رشتے دار کا نام ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم عمران ہو نانسنس"...... رابن نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ میں تو نہیں ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا یہ عمران ہے"...... رابن نے ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں۔ پوچھ لو اس سے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بے ہوش ہے نانسنس۔ بے ہوش آدمی سے میں اس کا نام کیسے پوچھ سکتا ہوں"...... رابن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کے دو طریقے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کون سے طریقے"...... رابن نے چونک کر کہا۔

"اس سے نام پوچھنا ہے تو تم بھی بے ہوش ہو جاؤ۔ ایک بے ہوش آدمی دوسرے بے ہوش آدمی سے شاید اس کا نام پتہ پوچھ سکتا ہے یا پھر تم اسے بھی ہوش میں لے آؤ تو یہ خود ہی تمہیں اپنا نام بتا

دے گا"...... عمران کی زبان چل پڑی۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... رابن نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"بے ہوش ہونے سے پہلے یاد تھا۔ اب بھول گیا ہوں"۔ عمران نے دانت نکوستے ہوئے معصومیت سے کہا۔

"ہمارے پاس ایسے بہت سے طریقے ہیں جن سے بھولی ہوئی باتیں آسانی سے یاد آ جاتی ہیں"...... رابن نے غرا کر کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ تمہیں مجھ پر کوئی طریقہ آزمانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہیں خود ہی سب کچھ بتا دوں گا لیکن پہلے تم یہ تو بتاؤ کہ تم ہو کون اور تم نے مجھے اور میرے ساتھی کو اغوا کیوں کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں بتا چکا ہوں۔ میرا نام رابن ہے اور میرا تعلق ٹارگٹ کلر گروپ سے ہے۔ مجھے تمہاری ہلاکت کا ٹاسک دیا گیا تھا۔ میں تمہیں اس ہوٹل میں بھی ہلاک کر سکتا تھا جہاں تم اپنے ساتھی کے ساتھ موجود تھے لیکن مجھے بتایا گیا تھا کہ تم اور تمہارا ساتھی میک اپ میں ہیں اور باس نے مجھے حکم دیا تھا کہ تم دونوں انتہائی خطرناک ایجنٹ ہو اس لئے تم دونوں کو دیکھتے ہی گولی مار دی جائے کیونکہ اگر تم دونوں بچ گئے تو تم دونوں میری جان کے دشمن بن جاؤ گے اور موقع ملتے ہی مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دو گے۔ تم میں ایک علی عمران ہے جسے ہلاک کرنے کی حسرت لئے بے شمار

ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں۔ باس نے مجھے ہر حال میں عمران سے بچنے کی ہدایات دی تھیں جبکہ مجھے اپنی طاقت اور ذہانت پر فخر ہے۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی میری بجائے کسی اور کی ذہانت اور طاقت کی تعریف کرے اس لئے میں نے تم دونوں کو ہلاک نہیں کیا اور بے ہوش کر کے یہاں اپنے ٹھکانے پر لے آیا۔ میں پہلے یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم دونوں میں سے علی عمران کون ہے اور اس میں ایسا کیا ہے جو باس اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہا تھا"...... رابن نے کہا۔

"کیا تمہارا باس لارڈ کراسٹن یا لارڈ ڈیمرے ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون لارڈ کراسٹن اور کون لارڈ ڈیمرے"...... رابن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران جو اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر سمجھ گیا کہ اس کی حیرت مصنوعی نہیں تھی اور وہ سچ بول رہا تھا۔

"یہ دونوں میرے دشمن ہیں اور میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ یہ سب انہوں نے ہی کرایا ہے لیکن تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تم واقعی انہیں نہیں جانتے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہی سچ ہے۔ میں دونوں لارڈز کو نہیں جانتا"...... رابن نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر تمہارے باس کا نام یقیناً ٹمبکٹو ہو گا"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ میرے باس کا نام ٹمبکٹو نہیں ڈیگر ہے۔ ڈیگر دی گریٹ جو بلیک راڈ کا چیف ہے۔ سمجھے تم"...... رابن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ یوں خاموش ہو گیا جیسے یہ سب اس نے غلطی سے کہہ دیا ہو۔ وہ عمران کو کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی خاصے تیز معلوم ہو رہے ہو۔ باتوں باتوں میں مجھ سے اگلوانے کی کوشش کر رہے ہو کہ میں کون ہوں اور میرا تعلق کس گروپ سے ہے"...... رابن نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم یہاں مجھے اور میرے ساتھی کو ہلاک کرنے کے لئے لائے ہو اور ظاہر ہے میں جو بھی ہوں تم مجھے اور میرے ساتھی کو ضرور ہلاک کرو گے۔ اب میرا اتنا تو حق بنتا ہے نا کہ مرنے سے پہلے میں تم سے یہ پوچھ سکوں کہ مجھے کیوں ہلاک کیا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ان فضول باتوں کو چھوڑو۔ اپنا نام بتاؤ جلدی۔ ورنہ میں تم دونوں کو ابھی گولی مار کر ہلاک کر دوں گا"...... رابن نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ عمران کی احمقانہ باتیں سن کر زچ ہو گیا ہو۔

"اگر میں تمہیں اپنا نام بتا دوں گا تو کیا تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم دونوں کی موت طے ہے جو کسی بھی صورت میں

نہیں ٹل سکتی"...... رابن نے کہا۔

"پھر مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں تمہیں اپنا اور اپنے ساتھی کا نام بتاتا پھروں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو رابن کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"تو تم ایسے نہیں مانو گے"...... رابن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ نہیں مانوں گا"...... عمران نے معصوم بچے کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کریگ"...... رابن نے مشین گن برداروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ان میں سے ایک آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دیوار سے ہنٹر اتارو اور اس کے جسم پر برسانا شروع کر دو۔ اس وقت تک اس کی کھال ادھیڑتے رہو جب تک یہ اپنے بارے میں سب کچھ بتانے پر آمادہ نہیں ہو جاتا"...... رابن نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... کریگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا ایک دیوار کی طرف بڑھا جہاں ایک کھونٹے پر سیاہ رنگ کا ہنٹر لٹکا ہوا تھا۔ اس نے ہنٹر اتارا اور اسے لے کر عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ اسی لمحے سالفر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں زرد رنگ کا محلول سا بھرا ہوا تھا۔ اندر آتے

ہی عمران کو ہوش میں دیکھ کر وہ ٹھٹھک گیا۔

"اسے بغیر اینٹی گیس انجکشن کے ہوش کیسے آ گیا"...... سالفر نے عمران کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"شاید اس میں بے پناہ اعصابی قوت ہے۔ اسی لئے اسے اینٹی گیس انجکشن لگانے کی ضرورت نہیں پڑی اور یہ ہوش میں آ گیا ہے"...... رابن نے منہ بنا کر کہا۔

"تو میں دوسرے کو انجکشن لگا دیتا ہوں"...... سالفر نے کہا اور سرنج لے کر ٹائیگر کی طرف بڑھا جو ابھی تک بے ہوش تھا لیکن اس سے پہلے کہ سالفر، ٹائیگر کو انجکشن لگاتا اسی لمحے ٹائیگر کے جسم میں بھی حرکت ہوئی اور اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ سالفر نے اپنی ریسٹ واچ دیکھی اور پھر ایک طویل سانس لیتا ہوا پیچھے ہٹ آیا۔

"ان دونوں میں واقعی بے حد اعصابی قوت ہے ورنہ بغیر اینٹی گیس انجکشن لگائے انہیں آٹھ گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آ سکتا تھا"...... سالفر نے کہا۔ ہوش میں آنے کے بعد ٹائیگر کی حالت بھی عمران جیسی ہی ہوئی تھی۔ وہ خود کو بدلے ہوئے ماحول میں دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔

"کیا تم علی عمران ہو"...... رابن نے ٹائیگر کو ہوش میں آتے دیکھ کر اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کون علی عمران"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس کا شعور جاگ چکا تھا اس لئے اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا تھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مشہور خطرناک ایجنٹ"...... رابن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں کسی پاکیشیائی ایجنٹ کو نہیں جانتا۔ میرا نام میلکم ہے اور میں مسٹر رائیڈ کا ساتھی ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم دونوں واقعی اچھے اداکار ہو لیکن میں رابن ہوں اور رابن کے سامنے تمہاری کوئی اداکاری کام نہیں آئے گی۔ اب میں اپنے طریقے سے تم دونوں سے اگلواؤں گا کہ تم میں سے علی عمران کون ہے"...... رابن نے غراتے ہوئے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر کریگ سے ایک جھٹکے سے ہنٹر چھین لیا۔

"اب تم بولو گے اور رکے بغیر بولو گے۔ دیکھو اب میں کس طرح تمہاری زبانیں کھلواتا ہوں"...... رابن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ہنٹر کو ہوا میں زور زور سے جھٹکانا شروع کر دیا اور پھر اس نے ہنٹر پوری قوت سے عمران کو مار دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہنٹر عمران کو لگتا اچانک کٹاک کٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ عمران اور ٹائیگر کی کرسیوں کے راڈز ایک ساتھ کھلے اور وہ دونوں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے اٹھتے ہی اپنی طرف بڑھتا ہوا ہنٹر پکڑ لیا۔ ان دونوں کو اس طرح اٹھتے دیکھ کر وہ سب ساکت سے ہو گئے۔ عمران نے ہنٹر کو ایک زور دار جھٹکا دیا تو

رابن جو بت بنا کھڑا تھا اسے ایک جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر عمران کی طرف آیا۔ جیسے ہی وہ عمران کے نزدیک آیا عمران کی ٹانگ چلی اور رابن حلق کے بل چیختا ہوا پیچھے موجود مسلح افراد سے ٹکرایا اور ان دونوں کو ساتھ لئے گرتا چلا گیا۔ اس دوران سالفر کو جیسے ہوش آ گیا اس نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جیب سے گن نکالتا، ٹائیگر نے یکلخت اس پر چھلانگ لگا دی اور وہ پوری قوت سے سالفر سے ٹکرایا۔

سالفر کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کئی فٹ دور جا گرا۔ ادھر رابن نے اٹھنے کی کوشش کی تو عمران اچھل کر اس کے قریب آ گیا۔ مسلح افراد میں سے ایک کی مشین گن نیچے گر گئی تھی۔ عمران نے موقع ضائع کئے بغیر مشین گن اٹھائی اور تیزی سے اپنا جسم گھماتے ہوئے مشین گن کا دستہ دوسرے مشین گن بردار کے سر پر مار دیا جو کروٹ بدل کر اس کے قریب آ گیا تھا اور مشین گن سیدھی کر کے عمران پر فائرنگ کرنے ہی لگا تھا۔ اس کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ نیچے گر کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اسی لمحے عمران نے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج کر رہ گیا۔ عمران نے دونوں مسلح افراد پر فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دیا تھا۔ مشین گن سے گولیوں کی بوچھاڑ نکلتے دیکھ کر رابن وہیں ساکت ہو گیا۔ ادھر سالفر گرتے ہی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے ایک بار پھر جیب میں ہاتھ

ڈالا لیکن ٹائیگر بھلا اسے موقع کہاں دینے والا تھا وہ فوراً اس کے سر پر پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے ٹائیگر کے زور دار پنچ نے سالفر کو ایک بار پھر چیخنے اور اچھل کر پیچھے دیوار سے ٹکرانے پر مجبور کر دیا۔

وہ دیوار سے ٹکرا کر جیسے ہی نیچے گرا ٹائیگر اچھل کر اس کے قریب آیا اور اس نے سالفر کے سر پر زور دار ٹھوکر رسید کر دی۔ سالفر کے حلق سے نکلنے والی چیخ بے حد کربناک تھی۔ وہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر تڑپنے لگا۔ ٹائیگر اس کے قریب آیا اور پھر اس نے سالفر کی اس جیب میں ہاتھ ڈالا جس میں وہ بار بار ہاتھ ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دوسرے لمحے ٹائیگر کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل دکھائی دیا۔ ٹائیگر کو اپنی جیب سے مشین پسٹل نکالتے دیکھ کر سالفر نے جھپٹ کر اس سے مشین پسٹل چھیننے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ سالفر اٹھتا، ٹائیگر نے اس پر فائرنگ کر دی۔ سالفر حلق کے بل چیختا ہوا چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

”اب صرف تم زندہ بچے ہو چڑیا کے بچے“...... عمران نے رابن کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا جو زمین پر ساکت پڑا آنکھیں پھاڑے اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ رہا تھا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو واقعی سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ سب کیسے ہو گیا۔ تت۔ تت۔ تم دونوں نے ایک

ساتھ راڈز کیسے کھول لئے“...... رابن نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”ہاں۔ یہ سوال تو میں نے اپنے ساتھی سے بھی پوچھنا ہے۔ تم نے میری ٹانگیں نہیں باندھی تھیں۔ راڈز والی کرسی کو دیکھ کر میں سمجھ گیا تھا کہ اسے اوپن اور کلوز کرنے کا فنکشن اس کے دائیں پائے میں ہوتا ہے۔ اس پائے کو مخصوص انداز میں پیر مارا جائے تو اس کے راڈز اوپن بھی ہو جاتے ہیں اور کلوز بھی اور میں نے یہی کیا تھا“...... عمران نے کہا۔

”میں بھی ان کرسیوں کا فنکشن جانتا ہوں باس۔ جب اس نے آپ کو ہنٹر مارنے کی کوشش کی تو فوراً میں نے کرسی کے دائیں پائے پر ٹانگ سے مخصوص ضرب لگا دی۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ میں نے بھی کرسی کے پائے پر اسی وقت ضرب لگائی تھی جب آپ نے لگائی تھی“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اسے کہتے ہیں ذہین شاگرد۔ کیوں چڑیا کے بچے۔ جواب مل گیا تمہیں کہ ہم نے کرسیوں کے راڈز کیسے کھولے تھے“...... عمران نے کہا۔

”تت۔ تت۔ تم دونوں جادوگر ہو۔ باس نے ٹھیک کہا تھا کہ مجھے تم دونوں کو فوراً ہلاک کر دینا چاہئے تھا۔ تم دونوں واقعی انتہائی ذہین اور خطرناک ہو“...... رابن نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”جادوگر تو خیر ہم نہیں ہیں البتہ تمہاری دوسری بات درست ہو

سکتی ہے کہ ہم میں ایک ذہین ہے اور ایک خطرناک۔ یہ فیصلہ تم کر لو کہ کون ذہین ہے اور کون خطرناک“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”کیا تم علی عمران ہو“...... رابن نے پوچھا۔

”ہو سکتا ہے“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”ہو سکتا ہے نہیں۔ تم یقیناً علی عمران ہو۔ ابھی تمہارے ساتھی نے تمہیں باس کہا ہے۔ جہاں تک میں علی عمران کو جانتا ہوں وہ کسی کو باس نہیں کہتا“...... رابن نے کہا۔

”ذہین تو تم بھی ہو لیکن کم۔ اب ان باتوں کو چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ یہ کون سی جگہ ہے“...... عمران نے کہا۔

”یہ میرا خفیہ اڈہ ہے۔ وائٹ کلب کا تہہ خانہ“...... رابن نے کہا۔

”تمہیں اس بات کی اطلاع کیسے ملی تھی کہ میں اور میرا ساتھی ہوٹل کے کمرے میں ہیں“...... عمران نے کہا۔

”تمہارے بارے میں معلومات مجھے باس نے دی تھی۔ باس نے مجھے ایک ہیومن سرچ ڈیوائس بھی بھیجی تھی۔ اس ڈیوائس کے ذریعے مجھے تمہارے ٹھکانے کا علم ہو گیا تھا۔ اگر تم وہاں سے نکل بھی جاتے تو میں اس ڈیوائس کی مدد سے تمہیں آسانی سے ٹریس کر سکتا تھا چاہے تم دنیا کے کسی بھی حصے میں کیوں نہ چلے جاتے“...... رابن نے کہا۔

"حیرت ہے۔ اس ڈیوائس میں کیا سیلائٹ سسٹم لگا ہوا ہے جس سے تم مجھے آسانی سے ٹریس کر سکتے تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میں نہیں جانتا لیکن یہ ڈیوائس خصوصی طور پر باس نے مجھے بھجوائی تھی تاکہ اگر تم مجھے اس ہوٹل میں نہ ملو اور میک اپ بدل کر کہیں اور بھی چلے جاؤ تو مجھے تمہاری تلاش میں مشکل نہ پیش آئے"...... رابن نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ ڈیوائس"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ میرے آفس میں ہے"...... رابن نے کہا۔

"اور تمہارا آفس اسی کلب میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ کلب میرا مخصوص ٹھکانہ ہے"...... رابن نے جواب دیا۔

"اب یہ بتاؤ کہ تمہارے باس میرا مطلب ہے کہ بلیک راڈ کے چیف کو مجھ سے کیا دشمنی ہے جو اس نے تمہیں مجھے اور میرے ساتھی کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجا تھا"...... عمران نے کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ میں حکم کا غلام ہوں۔ باس کے حکم پر عمل کرنا میرا کام ہے اور بس"...... رابن نے کہا۔

"تمہارے باس کا نام ڈیگری ہی ہے نا"...... عمران کہا۔

"ہاں"...... رابن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تمہارے پاس سیل فون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہے"...... رابن نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر جدید اور خوبصورت سیل فون نکال لیا۔ ٹائیگر اس کے سر پر موت بن کر کھڑا تھا۔ اگر رابن جیب سے سیل فون کی جگہ کچھ اور نکالتا تو ٹائیگر ایک لمحے میں اس کی کھوپڑی اڑا سکتا تھا۔

"سیل فون پر اپنے باس کا نمبر ملاؤ اور سیل فون کا لاؤڈر آن کر دو"...... عمران نے کہا۔

"لل لل۔ لیکن کیوں"...... رابن نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے باس کو اطلاع دو کہ تم نے ہم دونوں کو ٹارگٹ کر دیا ہے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ لیکن تم ایسا کیوں چاہتے ہو"...... رابن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اسی لمحے رابن کے ہاتھ میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ رابن نے چونک کر سیل فون کا ڈسپلے دیکھا اور پھر چونک پڑا۔

"بب۔ بب۔ باس کی کال ہے"...... رابن نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"کال اٹنڈ کرو اور لاؤڈر آن کر دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ رابن نے فوراً کال اٹنڈ کی اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"رابن بول رہا ہوں باس"...... رابن نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہو تم رابن اور تم نے ابھی تک مجھے رپورٹ کیوں نہیں دی ہے"...... دوسری طرف سے بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔ آواز سن کر عمران چونک پڑا۔ اسے یہ آواز جانی پہچانی سی محسوس ہوئی تھی۔

"مم مم۔ میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا باس"...... رابن نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو کی کیوں نہیں۔ نانسنس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں ایک ساتھ رابن کی طرف بڑھے اور پھر اس سے پہلے کہ رابن کچھ سمجھتا عمران نے جھپٹ کر اس سے سیل فون لے لیا جبکہ ٹائیگر نے یکلخت اس کے عقب سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دوسرے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اس کے سر سے لگا دیا۔

"میں کال کرنے ہی والا تھا باس کہ آپ کی کال آ گئی"۔ عمران نے رابن کی آواز میں کہا۔ اسے اپنی آواز میں بات کرتے دیکھ کر رابن کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ شاید اس نے رابن کی بدلی ہوئی آواز پہچان لی تھی۔

"میں رابن ہوں باس"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ جس نے کال اٹنڈ کی تھی وہ اصل رابن تھا لیکن اب تمہاری آواز بدلی ہوئی ہے۔ گو کہ تم رابن کے لہجے کی بہترین نقل کر رہے ہو لیکن میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تم رابن نہیں ہو"۔ باس نے کہا۔

"اس یقین سے تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ تم بھی ڈیگر نہیں ہو گو کہ میں نے ڈیگر کی آواز نہیں سنی لیکن تمہارے بولنے کا انداز اس بات کا ثبوت ہے کہ تم آواز بدلنے کی کوشش کر رہے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... ڈیگر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہی مطلب جو تم سمجھ رہے ہو محترم جناب میجر پرمود صاحب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف ٹائیگر بلکہ رابن بھی چونک پڑا۔ عمران کی بات سن کر دوسری طرف خاموشی چھا گئی تھی۔

"ہونہہ۔ تو تم عمران ہو"...... دوسری طرف سے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ظاہر ہے اس دنیا میں تین ہی شیر ہیں جو ایک دوسرے پر گرج بھی سکتے ہیں اور برس بھی سکتے ہیں اور ہم تینوں جتنی مرضی کوشش کر لیں خود کو ایک دوسرے سے کسی بھی طرح نہیں چھپا سکتے۔ تم نے مجھے پہچان لیا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ میں تمہیں نہ

پہچانتا"...... عمران نے کہا۔

"تو تم نے اپنے ٹارگٹ کلر رابن کو قابو کر لیا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"جی ہاں اور تم یقیناً بلیک راڈ کے چیف تک پہنچ چکے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بلیک راڈ گروپ کو ہمیں ٹارگٹ کرنے کے لئے ہائر کیا گیا تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"رابن تو ایک عام سا چڑیا کا بچہ ہے اصل ہاتھی تو تم نے مارا گرایا ہے۔ کیا اس ہاتھی نے تمہیں بتایا ہے کہ ہمیں ٹارگٹ کرنے کے لئے اسے کس نے ہائر کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس نے اپنے ایک دوست کا نام لیا ہے جو کانڈا سے تعلق رکھتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ایکریمیا میں ٹارگٹ کلر گروپ کو کانڈا کے کسی آدمی نے ہائر کیا ہے۔ میں کچھ سمجھا نہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈیگر کا کہنا ہے کہ کانڈا میں اس کا ایک دوست ہے ریڈ ڈان وہ اس سے ایسے کام لیتا رہتا ہے۔ ریڈ ڈان اس کے بنک اکاؤنٹ میں اس کا منہ مانگا معاوضہ جمع کرا دیتا ہے اور یہ اس کا کام کر دیتا ہے۔ یہ تو میں جانتا ہوں کہ ڈیگر جھوٹ نہیں بول رہا تھا لیکن میں اس بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ہم دونوں اور

ہمارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا ٹاسک کانڈا کے کسی آدمی نے دیا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اس خیال کی وجہ"...... عمران نے کہا۔

"کوئی وجہ نہیں ہے۔ بس میرا دل نہیں مان رہا۔ یہ ساری گیم ہمیں اس کام سے دور رکھنے کے لئے ہے جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کس کام کے لئے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"تم جانتے ہو"...... میجر پرمود نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ میں نہیں جانتا۔ میں تو یہاں محض سیر و تفریح کرنے کے لئے آیا ہوا ہوں"...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں عمران۔ مجھے تمہاری ایکریمیا میں موجودگی کی خبر مل چکی ہے اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے بلیک راڈ گروپ کا انچارج رابن تمہارے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اچھا کیا کہ تم نے اسے قابو کر لیا ہے۔ اس کے پاس ایک ایسی ڈیوائس ہے جس کی مدد سے وہ تم تک آسانی سے پہنچ سکتا تھا۔ چاہے تم زمین کی گہرائیوں میں کیوں نہ چلے جاتے یا کوئی بھی میک اپ کیوں نہ کر لیتے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تم شاید ہیومن سرچ ڈیوائس کی بات کر رہے ہیں"۔ عمران

نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی اسی ڈیوائس سے سرچ کیا جا رہا تھا۔ ایک ڈیوائس تو مجھے مل گئی ہے دوسری ڈیوائس رابن کے پاس ہے وہ تم اس سے لے لو اس ڈیوائس کو دیکھ کر شاید تمہیں اندازہ ہو جائے کہ ہمیں ہلاک کرانے والا کون ہو سکتا ہے"...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو کیا تمہیں علم ہو گیا ہے کہ بلیک راڈ گروپ کو کس نے ہائر کیا تھا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اگر مجھے معلوم ہو گیا ہوتا تو میں یہاں بیٹھا تم سے بات نہ کر رہا ہوتا"...... میجر پرمود نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

"پھر بھی تم نے اس ڈیوائس کو دیکھا ہے۔ تم نے کچھ تو اندازہ لگایا ہو گا کہ اس ڈیوائس سے کس سیلائٹ کے ذریعے اور کیسے ہمیں سرچ کیا جا رہا ہے۔ ایک بار ہمیں اس سیلائٹ کا پتہ چل جائے تو پھر آسانی سے اس بات کا پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ سیلائٹ کا کنٹرول کہاں ہے اور کون ہے جو ہماری جان کا دشمن بنا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں اب اسی کام کے لئے جا رہا ہوں۔ اس ڈیوائس سے منسلک سیلائٹ کا پتہ لگانے کے لئے میرے پاس ایک کلیو ہے امید ہے اس کلیو کے ذریعے میں جلد ہی مطلوبہ معلومات حاصل کر لوں گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تم یقیناً مجھے بھی ان معلومات سے فیض یاب کرو گے"۔ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس غلط فہمی میں نہ رہنا۔ میں تمہیں کسی قسم کی کوئی معلومات نہیں دوں گا۔ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم جس کام کے لئے آئے ہو اسے بھول جاؤ اور یہاں سے واپس چلے جاؤ۔ اس معاملے میں تمہارے ساتھ میں کوئی سمجھوتہ نہیں کروں گا۔ جو چیز بلگارنیہ کی امانت ہے وہ بلگارنیہ ہی پہنچے گی۔ اگر تم نے میری بات نہ مانی اور تم نے میرے پیچھے آنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا کہ میں یہ بھول جاؤں گا کہ تم میرے دوست ہو"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم بے شک بھول جاؤ لیکن میں یاد رکھوں گا کہ تم میرے دوست ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایموشنل بلیک میلنگ نہیں چلے گی عمران۔ میں تمہیں واضح طور پر بتا رہا ہوں کہ جس چیز پر بلگارنیہ کا حق ہے میں اسے تمہیں ہاتھ بھی لگانے نہیں دوں گا۔ اس معاملے میں اگر تمہارا غلطی سے بھی مجھ سے سامنا ہو گیا تو وہ دن تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا"۔ میجر پرمود نے اسی انداز میں کہا۔

"تم شاید مجھے دھمکی دینے کی کوشش کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میجر پرمود موت کا متلاشی ہے اور موت کا متلاشی جو کہتا ہے

وہ کر کے دکھانا بھی جانتا ہے۔ تم اسے دھمکی نہیں میری وارننگ سمجھو۔ لاسٹ وارننگ"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اگر تم مجھے پیار سے کہتے تو شاید میں تمہاری بات مان جاتا اور یہاں سے چپ چاپ واپس چلا جاتا لیکن تمہارا بدلا ہوا انداز میرے ساتھی کو برا لگ رہا ہے۔ اس لئے اب میں واپس نہیں جاؤں گا۔ بی ڈی پاکیشیا سے چوری کیا گیا ہے اور اس کے لئے بارہ پاکیشیائیوں کی لاشیں بھی گرائی گئی ہیں اس لئے بی ڈی پر جتنا حق بلگارنیہ کا ہے اتنا پاکیشیا کا بھی ہے۔ اس لئے میں اپنے طور پر بی ڈی پاکیشیا کے لئے حاصل کروں گا۔ دونوں اپنے اپنے طور پر کام کرتے ہیں۔ جس کے ہاتھ بی ڈی پہلے آ گیا وہ اسی کا ہو گا"...... عمران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بی ڈی صرف بلگارنیہ کا ہے اور اسے صرف میں حاصل کروں گا"...... میجر پرمود نے اسی طرح سرد مہری سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر دیکھتے ہیں کہ کون کیا کرتا ہے۔ تم نے مجھے چیلنج کیا ہے اس لئے میرا بھی حق بنتا ہے کہ میں تمہارے چیلنج کو قبول کر لوں"...... عمران نے بھی سرد لہجے میں کہا۔

"تو پھر ہمارا ٹکراؤ یقینی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اور میں اس ٹکراؤ کا بے چینی سے انتظار کروں گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"تمہیں اپنی موت کا زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ ہم جن راستوں پر چلیں گے ان راستوں میں ہمارا ٹکراؤ ناگزیر ہو گا۔ یا تو تم میرے سامنے آؤ گے یا پھر موت بن کر مجھے تمہارے سامنے آنا پڑے گا۔ تب تک کا انتظار کرو۔ گڈ بائی"...... میجر پرمود نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ میجر پرمود بلیک ڈائمنڈ کے لئے اس سے ٹکرانے پر آمادہ نظر آ رہا تھا اور میجر پرمود کے بارے میں عمران سے زیادہ کون جان سکتا تھا۔ وہ اس کے راستے کی سب سے بڑی اور فولادی دیوار بن سکتا تھا جس سے ٹکرانا عمران کے لئے بھی بھاری پڑ سکتا تھا اور ایسا ہی میجر پرمود کے ساتھ بھی ہو سکتا تھا۔ وہ پہاڑ ایک دوسرے سے ٹکرانے کا تہیہ کر چکے تھے جس کا نتیجہ ظاہر ہے کسی ایک کی موت ہی ہو سکتا تھا۔

انتہائی خوبصورت اور قیمتی ساز و سامان سے سجا ہوا یہ ایک ہال کمرہ تھا جس کے وسط میں ایک بڑی چوکور میز پڑی ہوئی تھی۔ میز کے گرد چار کرسیاں تھیں جن میں سے تین کرسیوں پر تین نقاب پوش بیٹھے ہوئے تھے جبکہ چوتھی کرسی خالی تھی۔

تین کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تینوں افراد نے سر سے پاؤں تک اپنے جسم چھپا رکھے تھے۔ ان کے جسموں پر لباس ایک جیسے تھے لیکن ان کے رنگ الگ الگ تھے۔ ایک نے سرخ رنگ کا لبادہ پہن رکھا تھا جبکہ دوسرے نے نیلے رنگ کا اور تیسرے نے سر سے پاؤں تک خود کو گہرے سبز رنگ کے لباس میں چھپایا ہوا تھا۔ ان کی آنکھوں کی جگہ سیاہ رنگ کے شیشے لگے ہوئے تھے۔ ان شیشوں کی وجہ سے ان کی آنکھیں بھی دیکھی نہیں جا سکتی تھیں۔ سرخ لباس والے کے سینے پر سنہری رنگ سے 'ای کے' لکھا ہوا تھا جو ارتھ کنگ کا مخفف تھا جبکہ نیلے لباس والے کے سینے پر سنہری رنگ سے ہی

'ڈی کے' لکھا ہوا تھا اور یہ 'ڈیزرٹ کنگ' کا مخفف تھا اسی طرح تیسرا آدمی جو سبز رنگ کے لبادے میں تھا اس کے سینے پر سنہرے رنگ سے 'ایس کے' لکھا ہوا تھا اور ایس کے کا مطلب اسکائی کنگ تھا۔ یہ تینوں سی ورلڈ کے کنگ تھے۔ سی ورلڈ کے چار کنگ تھے جنہیں فور کنگز کہا جاتا تھا۔ چوتھا کنگ جو سیاہ لباس پہنتا تھا وہ ان تینوں کا باس بگ کنگ تھا اور بگ کنگ کے سینے پر سنہری رنگ کا تاج بنا ہوا تھا اور اس کے سینے پر 'بی کنگ' کے الفاظ واضح دکھائی دیتے تھے۔ یہ تینوں بگ کنگ کے تابع تھے اور بگ کنگ سمندری دنیا کو کنٹرول کرتا تھا۔ ڈیزرٹ، ارتھ اور اسکائی کنگز کے ناموں کی مناسبت سے اس کا نام سی کنگ ہونا چاہئے تھا لیکن وہ چونکہ ان تینوں کنگز کا چیف تھا اس لئے وہ اسے سی کنگ کی بجائے بگ کنگ کہتے تھے اور اس کے ہر حکم پر عمل کرتے تھے۔

اس وقت وہ تینوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ہال میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ یہ خاموشی اتنی گہری تھی کہ اگر سوئی بھی گر جاتی تو اس کی آواز بھی باآسانی سنائی دیتی۔ تینوں کنگ کافی دیر سے یہاں موجود تھے۔ اس کے باوجود ان میں بے تابی اور بے چینی کے کوئی تاثرات نہیں تھے اور نہ ہی وہ ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔ تینوں نے مکمل خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ اسی لمحے دائیں سائیڈ پر سرر کی آواز سنائی دی اور وہاں ایک دروازہ نما خلاء سا بنتا چلا گیا۔ تینوں نے سر موڑ کر دروازے کی طرف دیکھنا شروع

کر دیا۔ اسی لمحے دروازے سے سیاہ لبادے میں ملبوس ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ بگ کنگ تھا جس نے سیاہ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا اس کے سینے پر سنہری تاج بنا ہوا تھا جس کے نیچے سنہری لفظوں میں 'بگ کنگ' لکھا ہوا تھا۔ اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ تینوں فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ بگ کنگ جیسے ہی اندر داخل ہوا اس کے پیچھے دیوار میں بنا ہوا خلاء خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔ بگ کنگ تیز تیز چلتا ہوا آیا اور خالی کرسی کی طرف بڑھ گیا اور پھر بڑے اطمینان بھرے انداز میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"بیٹھو"...... بگ کنگ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا اور وہ تینوں خاموشی سے اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ای کنگ"...... بگ کنگ نے سرخ لباس والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ای کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاور لائٹ آن کرو"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ای کنگ نے کہا اور اس نے اپنے سامنے پڑا ہوا ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ اٹھایا اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی کمرے کی لائٹ آف ہو گئی اور وہاں اندھیرا پھیل گیا۔ ای کنگ نے ایک اور بٹن پریس کیا تو کمرے میں نیلے رنگ کی لائٹ جل اٹھی۔ یہ لائٹ کمرے

کے کسی بلب سے نہیں بلکہ کمرے کی دیواروں سے نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ نیلے رنگ کی روشنی خاصی مدہم تھی اور اس نیلی روشنی میں ان سب کے لباسوں کے رنگ بھی بدل گئے تھے۔

"حفاظتی سسٹم آن ہونے کے ساتھ ساتھ یہاں وائس سلنگ لائٹ بھی پھیلا دی گئی ہے بگ کنگ۔ اب اس کمرے میں ہونے والی آواز نہ کوئی سن سکتا ہے اور نہ ہی اسے کسی ڈیوائس سے ریکارڈ کیا جا سکتا ہے"...... ای کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ اب ہم اپنی میٹنگ کا آغاز کر سکتے ہیں"...... بگ کنگ نے کہا۔ اس کا لہجہ بدستور کرخت اور سرد تھا۔

"یس بگ کنگ"...... ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

"سی ورلڈ کا دنیا پر قبضہ کرنے کا منصوبہ اب تکمیل کے قریب ہے۔ وہ وقت اب زیادہ دور نہیں ہے جب ہم سی ورلڈ کو نہ صرف دنیا پر ظاہر کر دیں گے بلکہ پوری دنیا پر سی ورلڈ طاقت کا ایسا بھرپور مظاہرہ کریں گے کہ ساری دنیا سی ورلڈ کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گی۔ سی ورلڈ کی اس طاقت کے سامنے سپر پاور ممالک بھی سر اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکیں گے اور انہیں ہر حال میں سی ورلڈ کی برتری تسلیم کرنی پڑے گی۔ سی ورلڈ کو ظاہر کرنے اور دنیا پر تسلط قائم کرنے کی تمام تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ سی ورلڈ کے ایکشن سیکشن قائم ہو چکے ہیں۔ آپ تینوں کو اب فوری طور پر جا اپنے ایکشن سیکشنز کو سنبھالنا ہے اور میرا حکم ملتے ہی اپنے سیکشنز سے

بیک وقت ایکشن کرتا ہے اور پوری دنیا پر اپنی طاقت کا لوہا منواتا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"ہمارے لئے یہ بہت بڑی خوشخبری ہے بگ کنگ کہ دنیا پر سی ورلڈ آشکار کرنے اور ساری دنیا پر قبضہ کرنے کی ہماری ساری تیاری مکمل ہو چکی ہے۔ ہم آپ کے حکم کے ہی منتظر تھے۔ آپ کا حکم ملتے ہی ہم اپنے ایکشن سیکشنز کا کنٹرول سنبھالتے اور پھر اپنا کام شروع کر دیتے"...... ای کنگ نے کہا۔

"اب کام شروع کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ اسی لئے تو میں آپ تینوں کو اپنے اپنے سیکشن میں جانے کا کہہ رہا ہوں تاکہ ایکشن ٹائم پر آپ اپنا کام شروع کر سکیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ ہم تیار ہیں"...... ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

"ای کنگ۔ آپ ای سیکشن اور ریڈ کمانڈ کے کنگ ہیں۔ آپ کو ارتھ پر تمام فورسز، ایجنسیوں اور طاقتور ایجنٹوں پر نظر رکھنے اور انہیں کنٹرول کرنے اور ان کے انجام تک پہنچانے کی ذمہ داریاں دی گئی ہیں تاکہ ان سب سے سی ورلڈ کو محفوظ رکھا جا سکے۔ آپ کی بنائی ہوئی رپورٹ مجھے موصول ہو گئی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق ابھی تک آپ اپنی ذمہ داریاں پوری طرح اور احسن طریقے سے نبھاتے آئے ہیں۔ پچھلے دس سالوں میں دنیا کے کسی بھی حصے سے اور کسی بھی شخص کی زبان پر سی ورلڈ کا نام نہیں آیا ہے۔ یہ آپ کی

کارکردگی کی بہترین مثال ہے۔ ویل ڈن"...... بگ کنگ نے ای کنگ کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"تھینک یو بگ کنگ۔ میں نے دنیا سے سی ورلڈ چھپانے کے ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ اگر کسی انسان کے منہ سے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں کیوں نہ رہتا ہو اور زمین دوز تہہ خانوں میں ہی کیوں نہ موجود ہو سی ورلڈ کا نام اس کی زبان پر آتے ہی اس کی موت واقع ہو جاتی تھی۔ اس کے لئے میں نے اسکائی کنگ سے معاونت حاصل کی تھی اور ان کے قبضے میں جتنے بھی سیلائٹ ہیں ان میں ایسی ڈیوائسز لگوا دی ہیں جو پوری دنیا میں وی سی ریز پھیلا دیتی ہیں۔ یہ وائس کنٹرول ریز ہیں جو لہروں کے ذریعے پیغام نشر بھی کر سکتی ہیں اور ریسیو بھی۔ سیلائٹ میں جو ڈیوائسز لگائی گئی ہیں۔ ان میں ریسیور سسٹم لگے ہوئے ہیں۔ جس میں ایک ہی لفظ سی ورلڈ فیڈ کیا گیا ہے۔ جیسے ہی کسی انسان کے منہ سے سی ورلڈ کے الفاظ نکلتے ہیں۔ وی سی ریز کے ذریعے یہ نام کنٹرول سیکشن تک پہنچ جاتا ہے اور کنٹرول سسٹم کے ماسٹر کمپیوٹرز اس جگہ کو فوری طور پر ایکسن کرتے ہیں اور پھر ان کمپیوٹرز سے سیلائٹ کے وی سی سسٹم تک ماسٹر کوڈ ٹرانسفر ہوتا ہے ماسٹر کوڈ وی سی سسٹم میں اسی سیلائٹ سے لنکڈ کرتا ہے جس سسٹم سے سی ورلڈ کے الفاظ کیچ کئے جاتے ہیں اور پھر اسی سسٹم کے تحت سیلائٹ میں لگی وی سی ڈیوائس کے ساتھ لگی الٹرا ریز گن ایکٹویٹ ہوتی ہے اور اس گن

سے آٹومیٹک طریقے سے نہ نظر آنے والی ہاٹ ریز نکلتی ہے اور جس انسان کے منہ سے سی ورلڈ کے الفاظ نکلے ہوتے ہیں اس کی آواز کی لہروں پر چلتی ہوئی ٹھیک اسی انسان پر پڑتی ہے اور سی ورلڈ بولنے والے آدمی کو زور دار جھٹکا لگتا ہے اور وہ اعصابی اور دماغی طور پر مفلوج ہو جاتا ہے۔ زور دار جھٹکے کے عمل سے نکلنے، اعصابی اور دماغی کمزوری سے نکلنے کے لئے اس انسان کو چند ہفتے لگتے ہیں۔ اگر وہی انسان دوسری بار سی ورلڈ کا نام لے تو اس پر پھر ریز اٹیک ہوتا ہے اور اس بار اسے شدید جھٹکوں کے ساتھ شدید ترین جسمانی ایذا بھی پہنچائی جاتی ہے۔ اس کا جسم جگہ جگہ سے جل جاتا ہے جسے ٹھیک ہونے میں بہترین علاج کے ساتھ ساتھ وقت کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر یہی انسان تیسری بار سی ورلڈ کا نام اپنی زبان پر لانے کی کوشش کرتا ہے تو کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہاٹ ریز فائر کرتی ہے اور سی ورلڈ کا تیسری بار نام لینے والا آدمی لمحوں میں جل کر خاکستر ہو جاتا ہے"...... ای کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے سی ورلڈ کا نام زبان پر لانے والے دنیا میں صرف وہی افراد ہیں جو سی ورلڈ کے لئے کام کرتے ہیں سی ورلڈ کے وفادار ہیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"لیس بگ کنگ۔ سی ورلڈ کے وفاداروں کو سیٹلائٹ ہاٹ ریز گن سے بچانے کے لئے انہیں ریڈ رنگ مہیا کئے گئے ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر اگر وہ سی ورلڈ کا نام لیں تو سیٹلائٹ ہاٹ ریز

گن انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ ورنہ سی ورلڈ میں کام کرنے والے افراد بھی سی ورلڈ کا نام زبان پر لاتے ہی اذیت میں مبتلا ہو کر بھیانک موت کا شکار بن سکتے تھے"...... ای کنگ نے کہا۔

"یہ سب ٹھیک ہے لیکن اب صورتحال بدلتی جا رہی ہے۔ نئی صورتحال کے تحت سی ورلڈ کا نام دنیا پر تقریباً ظاہر ہو چکا ہے۔ یہ نام جیسے جیسے پھیلتا جا رہا ہے لوگوں کی ہلاکتوں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ان میں عام لوگ بھی مارے جا رہے ہیں اور ہمارے لئے کام کرنے والے افراد بھی جو غلطی سے بھی سی ورلڈ کا نام لیتے ہیں تو جل کر بھسم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میں نے اس میٹنگ کو طلب کرنے سے پہلے ہی یہ سیٹ اپ ختم کر دیا تھا تاکہ سی ورلڈ کا نام لیا جائے تو سیٹلائٹ ہاٹ گن سے ریز فائر نہ ہو اور سی ورلڈ کا نام لینے والا ہلاک نہ ہو۔ اس مسئلے کا متبادل حل تلاش کیا جائے گا جس سے دوسرے افراد ہلاک ہوں لیکن سی ورلڈ کے لئے کام کرنے والوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ مگر اس فیصلے کو اوپن نہیں کیا جائے گا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"وہ لیکن......" ای کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا فیصلہ حتمی ہوتا ہے ای کنگ۔ اس میں کیا کیوں اور لیکن کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی"...... بگ کنگ نے غرا کر کہا تو ای کنگ نے اثبات میں سر ہلا کر سر جھکا لیا۔

"لیس کنگ آپ کو یہ اختیارات دیئے گئے تھے۔ اب اس

دنیا پر سیٹلائٹس، اسپیس شپس اور ہر قسم کے طیاروں کے ساتھ ساتھ تمام مواصلاتی نظام بھی کنٹرول کریں گے۔ جس کے لئے آپ کو گرین کمانڈ دی گئی تھی۔ آپ کی رپورٹ بھی مجھے مل گئی ہے۔ آپ کی رپورٹ کے مطابق آپ نے تمام مواصلاتی اور نشریاتی رابطوں سمیت زمین سے فضا میں بلند ہونے والے تمام طیاروں کا مکمل کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ زمین سے جو بھی مسافر طیارہ یا جنگی طیارہ بلند ہو گا آپ اسے کنٹرول کر سکتے ہیں اور اسے ریڈیو کنٹرول کر کے کہیں بھی پہنچا سکتے ہیں"...... بگ کنگ نے ایس کنگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ زمین سے بلند ہونے والا کوئی بھی مشینی سسٹم میری آنکھ سے بچ کر نہیں جا سکتا۔ میں نہ صرف ان طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کو ریڈیو کنٹرول کے ذریعے اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہوں بلکہ ضرورت پڑنے پر سیٹلائٹ سسٹم سے منسلک ہاٹ گن سے نشانہ بھی بنا سکتا ہوں یہاں تک کہ اگر ایک ملک دوسرے ملک پر میزائل بھی فائر کرتا ہے تو میں اسے کنٹرول کر کے اس میزائل کو واپس اسی ملک میں گرا سکتا ہوں جہاں سے اسے فائر کیا گیا ہو۔ گرین کمانڈ کے تحت دنیا کا کوئی ملک اور کوئی خطہ ایسا نہیں ہے جہاں کی فضائی مشینری پر میرا کنٹرول نہ ہو۔ آسمانی دنیا میں دنیا کے جتنے بھی سیٹلائٹ ورک کر رہے ہیں ان سب پر میرا مکمل کنٹرول ہے"...... ایس کنگ نے کہا۔

"ویل ڈن ایس کنگ۔ ویل ڈن"...... بگ کنگ نے کہا۔

"تھینک یو بگ کنگ"...... ایس کنگ نے کہا۔

"بگ کنگ ہونے کے ساتھ ساتھ میں سی کنگ بھی ہوں۔ جس طرح ایس کنگ نے فضائی کنٹرول حاصل کیا ہے اسی طرح میں نے دنیا کے تمام سمندروں کے مشینی سسٹم کو بھی اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ سمندر میں سفر کرنے والے تمام جہاز، لانچیں، موٹر بوٹس ان سب کو میں جب چاہوں جہاں چاہوں لے جا سکتا ہوں اور انہیں تباہ کرنا بھی میرے اختیار میں ہے۔ میری بلیک کمانڈ سمندر کی دنیا سے سی ورلڈ کو محفوظ رکھتی ہے اور ڈی کنگ آپ کو ڈیزرٹ کمانڈ کے تحت یہ اختیارات دیئے گئے تھے کہ آپ دنیا کے تمام ڈیزرٹس کا کنٹرول حاصل کریں گے۔ دنیا کے کسی بھی ڈیزرٹ میں جتنے بھی سیکرٹ میزائل اسٹیشن ہیں یا بیس کیمپ بنائے گئے ہیں ان سب پر آپ نے نہ صرف نظر رکھنی ہے بلکہ ضرورت پڑنے پر آپ انہیں تباہ بھی کر سکتے ہیں۔ نیز یہ کہ آپ کو جدید ویدر سسٹم کے تحت تمام ڈیزرٹس میں آنے والے طوفانوں کو بھی کنٹرول کرنا ہے تاکہ ان طوفانوں کا رخ کسی بھی وقت اور کہیں بھی موڑا جا سکے۔ مجھے ای کنگ اور ایس کنگ کی رپورٹس تو مل گئی ہیں لیکن آپ کی طرف سے رپورٹ نہیں دی گئی ہے۔ کیوں"...... بگ کنگ نے ڈیزرٹ کنگ کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا جس کا کوڈ ڈی کنگ تھا۔

''میں نے یہاں آنے سے پہلے سپیشل مسینجر کے ذریعے اپنی فائنل رپورٹ سمیت کرا دی تھی۔ رپورٹ بنانے میں مجھے تھوڑا وقت لگ گیا تھا لیکن میری رپورٹ مکمل ہے اور دنیا کا کوئی ڈیزرٹ ایسا نہیں جہاں میرا کنٹرول نہ ہو۔ دنیا کے تمام ڈیزرٹ کے اوپر اور ریت کے نیچے جتنے بھی فوجی ٹھکانے اور میزائل اسٹیشنوں کے ساتھ اسلحہ کے ڈپو بنائے گئے ہیں۔ ان سب کی معلومات میرے پاس موجود ہیں اور میں جب چاہوں ان سب کو بیک وقت تباہ کر سکتا ہوں''...... ڈی کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم سب اپنے اپنے حصے کے کام مکمل کر چکے ہیں''...... بگ کنگ نے کہا۔

''لیس بگ کنگ''...... ان تینوں نے بیک وقت کہا۔

''تب پھر ہمیں دنیا پر قبضہ کرنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ ہم جب چاہیں دنیا کا نظام مفلوج کر سکتے ہیں۔ جو ملک ہمارے سامنے سرنگوں ہو جائے گا اور ہماری اطاعت قبول کر لے گا وہ سلامت رہے گا ورنہ سی ورلڈ کی بگ کمانڈ اس ملک کو دنیا کے نقشے سے ہمیشہ کے لئے مٹا دے گی''...... ایس کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے۔ جو ملک سی ورلڈ کی اطاعت کرے گا وہی رہے گا ورنہ اس کا وجود مٹانے میں سی ورلڈ کو وقت نہیں لگے گا''...... بگ کنگ نے کہا۔

''لیس بگ کنگ''...... ان سب نے ایک ساتھ کہا۔

''اب آپ سب اپنے اپنے سیکشن پہنچ جائیں اور آپریٹنگ مشن شروع کر دیں۔ میرا حکم ملتے ہی آپ تینوں نے اپنا کام شروع کر دینا ہے۔ میں سی ورلڈ کا مین کنٹرول سنبھالتا ہوں اس کام میں آٹھ سے نو دن لگ جائیں گے دسویں دن میں سپیشل کال کروں گا تو ہمارے تمام سسٹم بیک وقت ایکٹیو ہو جائیں گے اور پھر ہم سی ورلڈ کو دنیا پر ظاہر کر دیں گے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''بگ کنگ۔ کیا سی ورلڈ کا دنیا پر ظاہر کرنا ضروری ہے''۔ ڈی کنگ نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ڈی کنگ''...... بگ کنگ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم نے دنیا پر سی ورلڈ کی طاقت کا سکہ بٹھانا ہے۔ پوری دنیا کو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کرنا ہے۔ دس سالوں سے ہم نے سی ورلڈ کو دنیا کی نظروں سے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ سی ورلڈ کو نہ کسی سائنسی سسٹم سے چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ کسی سیٹلائٹ سے۔ ہم صرف اپنی طاقت شو کر کے بھی تو دنیا کو اپنے کنٹرول میں لے سکتے ہیں اس کے لئے یہ ضروری تو نہیں کہ ہم سی ورلڈ کو دنیا پر ظاہر کریں۔ سی ورلڈ جب تک سیکرٹ رہے گی۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ سی ورلڈ کے خلاف کبھی کوئی سازش نہیں کر سکے گا اور نہ ہی اسے دنیا کبھی ٹریس کر سکے گی کہ سی ورلڈ کہاں ہے اور دنیا کے کس

حصے میں موجود ہے۔ اس طرح سی ورلڈ کی طاقت کی دھاک دنیا پر اور زیادہ مسلط رہے گی۔ اگر ہم سی ورلڈ کو دنیا پر ظاہر کئے بغیر دنیا پر کنٹرول کریں گے تو اس کے خلاف کوئی سازش نہیں کر سکے گا"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"تو تم کیا کہتے ہو ڈی کنگ کہ میں سی ورلڈ کا محل وقوع دنیا کے سامنے ظاہر کرنا چاہتا ہوں"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کی باتوں سے مجھے ایسے ہی لگ رہا تھا جیسے آپ سی ورلڈ کو دنیا کے سامنے لانا چاہتے ہیں میرا مطلب ہے ظاہر کرنا چاہتے ہیں"...... ڈی کنگ نے بگ کنگ کو غصے میں دیکھ کر سہم کر کہا۔

"نہیں۔ اگر ہم نے سی ورلڈ کا محل وقوع دنیا کے سامنے ظاہر کر دیا تو پھر سی ورلڈ سیکرٹ کیسے رہ سکے گی۔ دنیا پر صرف سی ورلڈ کے وجود اور نام کو ہی ظاہر کیا جائے گا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ تب پھر دنیا لاکھ سر پٹختی رہے کسی کو اس بات کا علم نہیں ہو سکے گا کہ سی ورلڈ کہاں ہے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"کوئی اور سوال پوچھنا ہے آپ تینوں نے"...... بگ کنگ نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ای کنگ نے کہا۔

"پوچھو"...... بگ کنگ نے کہا۔

"کرسٹن سینڈیکیٹ کے جو تین افراد ایکریمیا سے ہمارے کہنے پر بلیک ڈائمنڈز لائے تھے۔ ان ڈائمنڈز سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا اور وہ تین ایجنٹ کہاں ہے جن سے آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ بلیک ڈائمنڈز آپ کو لا کر دیں گے تو آپ انہیں سی ورلڈ کا نمائندہ خصوصی بنائیں گے"...... ای کنگ نے کہا۔

"بلیک ڈائمنڈز دنیا کے انمول اور نایاب ترین ڈائمنڈز ہیں۔ ان سے کیا فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے یہ تم بخوبی جانتے ہو۔ پھر بھی میں بتا دیتا ہوں۔ ایکریمیا سمیت پوری دنیا ان ڈائمنڈز سے صرف میزائلوں کا ایندھن تیار کرنے کا سوچتی ہے جبکہ سی ورلڈ کے سائنس دانوں نے پتہ لگایا ہے کہ ان ڈائمنڈز کو ہم انتہائی طاقتور اور خوفناک اسلحے کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک بڑی اور طاقتور ریز گن بنا کر ریز گن کے آگے ان ڈائمنڈز کو لگا دیا جائے تو گن سے نکلنے والی ریز کی طاقت لاکھوں گنا بڑھ سکتی ہے۔ جس ریز گن سے ہم ایک چھوٹا سا علاقہ تباہ کر سکتے ہیں اگر ریز گن کے آگے بلیک ڈائمنڈ لگا ہوا ہو گا تو اس سے منعکس ہو کر نکلنے والی ریز ریڈ ریز بن جائے گی اور اس کا دائرہ اس حد تک پھیلایا جا سکتا ہے کہ ایک بڑے ملک پر ہم آسانی سے ریڈ ریز فائر کر سکتے ہیں اور اس ریز کے فائر ہوتے ہی پورا ملک ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں جل کر خاکستر ہو جائے گا۔ ریڈ ریز کی ہیٹ سورج سے بھی زیادہ ہو گی جس کی زد میں آنے والی ہر چیز راکھ میں تبدیل ہو

جائے گی اور ایک لمحے میں اس ملک کا وجود دنیا کے نقشے سے ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے گا۔ ہمارے سائنس دانوں نے ایسی ریز گن تیار کرنی شروع کر دی ہے جس کے آگے دونوں بلیک ڈائمنڈز کو ایڈجسٹ کیا جا سکے اور یہ ریز گن ہاٹ ویپن کے طور پر استعمال ہو گی جس کا دنیا کی کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکے گی اور رہی بات ان تین افراد کی جو یہ ڈائمنڈز لائے تھے تو میں نے ان سے وعدہ ضرور کیا تھا لیکن جو لوگ اپنے سینڈیکیٹ اور اپنے ملک کے وفادار نہیں ہو سکتے وہ سی ورلڈ کے وفادار کیسے ہو سکتے ہیں اس لئے ان کی بتائی ہوئی جگہوں سے بلیک ڈائمنڈز حاصل کرتے ہی میں نے ان تینوں کو ہلاک کرا دیا تھا“...... بگ کنگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیس بگ کنگ۔ آپ نے درست کہا ہے۔ واقعی جو اپنے ملک کے وفادار نہیں تھے وہ بھلا سی ورلڈ کے وفادار کیسے بن سکتے تھے“...... ای کنگ نے کہا۔

”اور کوئی سوال“...... بگ کنگ نے کہا۔

”لیس بگ کنگ“...... ایس کنگ نے کہا۔

”بولیں۔ کیا پوچھنا ہے آپ نے“...... بگ کنگ نے کہا۔

”بلیک ڈائمنڈ سے ریز گن کو ہاٹ ویپن بنانے میں کتنا وقت لگ جائے گا اور اس گن کو کہاں نصب کیا جائے گا کہ جہاں سے بڑے سے بڑے ملک پر ہاٹ ریز فائر کر کے اس ملک کو جلا کر

راکھ کیا جا سکے“...... ایس کنگ نے کہا۔

”ہاٹ ویپن کو تیار ہونے میں کافی وقت لگے گا اور جب یہ تیار ہو جائے گا تو اسے ظاہر ہے کسی سیٹلائٹ میں ہی نصب کیا جائے گا تاکہ آسانی سے کسی بھی ملک پر سرکل فائر کیا جا سکے لیکن اس وقت ہماری پوزیشن مستحکم ہے۔ ہم ہاٹ ویپن کے بغیر بھی دنیا پر اپنی طاقت کا سکہ جما سکتے ہیں وہ بھی بغیر کسی رکاوٹ ہے“۔ بگ کنگ نے کہا۔

”لیس بگ کنگ“...... ایس کنگ نے مطمئن ہو کر کہا۔

”اور کوئی سوال“...... بگ کنگ نے کہا۔

”نو بگ کنگ“...... ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

”او کے۔ تو پھر آپ تینوں آج ہی بلکہ ابھی اپنے اپنے سپیشل سیکشنوں میں شفٹ ہو جائیں۔ اب ہم اپنے سیکشنوں سے باہر نہیں آئیں گے۔ ضرورت پڑنے پر ہم ایک دوسرے سے ویڈیو لنک سے بات کر سکتے ہیں۔ فور کنگز کو اب اپنے اپنے محاذ سنبھالنے ہیں اور ان محاذوں پر ہی ڈٹے رہنا ہو گا“...... بگ کنگ نے کہا۔

”لیس بگ کنگ“...... ان تینوں نے ایک ساتھ کہا تو بگ کنگ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی وہ تینوں بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

عمران سے بات کرنے کے بعد میجر پرمود نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو میجر پرمود نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس"...... میجر پرمود نے ڈیگر کے انداز میں کرخت لہجے میں کہا۔

"مارکو آ گیا ہے باس"...... دوسری طرف سے ڈیگر کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ بھیج دو اسے اندر"...... میجر پرمود نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ مارکو کا نام سن کر میجر پرمود کے چہرے پر کوئی تاثر نمودار نہیں ہوا تھا۔ اس نے ڈیگر کی ڈائری دیکھی تھی۔ اس ڈائری میں مارکو کا نام بھی موجود تھا جو ڈیگر کا نمبر ٹو تھا۔ ڈیگر کو ہلاک کرنے کے بعد بھی میجر پرمود اس سیٹ اپ کو برقرار رکھنا چاہتا تھا۔ یہاں اسے رہائش گاہ کے ساتھ ساتھ دیگر ضروریات بھی

چاہئیں تھیں اس لئے وہ ڈیگر کے سیٹ اپ سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا اور یہ کام وہ ڈیگر کے نمبر ٹو مارکو سے ہی لے سکتا تھا۔ عمران کو کال کرنے کے بعد اس نے مارکو کو ہی بلانے کا سوچا تھا اور یہ اتفاق ہی تھا کہ مارکو خود ہی یہاں پہنچ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی تو میجر پرمود دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔

"یس۔ کم ان"...... میجر پرمود نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور جینز اور سیاہ رنگ کی چست شرٹ پہنے ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم والا دیو قامت انسان اندر آ گیا۔ اس آدمی کے چہرے پر وحشت اور سفاکی کے تاثرات واضح دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے بازوؤں کی پھڑکتی ہوئی مچھلیاں اس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ لڑائی بھڑائی کا ماہر ہے۔ اندر آتے ہی نوجوان نے اسے مخصوص انداز میں سلام کیا اور میجر پرمود کے سامنے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... میجر پرمود نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو مارکو ٹھیک ہے باس کہہ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"کہاں تھے تم"...... میجر پرمود نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ آج آنے میں دیر ہو گئی۔ میں ایک نجی کام کے لئے کراسو گیا ہوا تھا"...... مارکو نے کہا۔

"کراسو جانے سے پہلے بتا نہیں سکتے تھے"...... میجر پرمود نے غرا کر کہا۔

"سوری باس۔ مجھے ایمرجنسی میں جانا پڑا۔ میں نے آپ کے ڈائریکٹ نمبر پر فون کیا تھا لیکن آپ نے میری کال رسیو نہیں کی تھی۔ شاید آپ کہیں مصروف تھے۔ میرا چھوٹا سا کام تھا میں نے سوچا کہ واپس آ کر آپ کو بتا دوں گا"...... مارکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال یہ بتاؤ کہ کیا تم ریڈ ڈان کو جانتے ہو"...... میجر پرمود نے سر جھٹک کر کہا۔

"ریڈ ڈان۔ وہ آپ کا کانڈا والا دوست"...... مارکو نے کہا۔

"ہاں"...... میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"آپ نے جو بتایا ہے میں اسی حد تک اس کے بارے میں جانتا ہوں باس"...... مارکو نے کہا۔

"اس نے کابرن اور آرما میں جن افراد کو ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا تھا وہ ٹاسک میں نے کابرن میں رابن گروپ کو سونپ دیا تھا اور کراوس میں جیگر گروپ کو۔ رابن کی طرف سے تو ابھی کوئی رپورٹ نہیں ملی ہے لیکن جیگر کو جس آدمی کی ہلاکت کے لئے بھیجا گیا تھا۔ جیگر اسے تو ہلاک نہیں کر سکا لیکن وہ آدمی اس پر بھاری پڑ گیا تھا اور اس آدمی نے جیگر کو گولیاں مار دی تھیں۔ وہ جیگر کو زخمی حالت میں اٹھا کر یہاں میرے آفس میں پہنچ گیا تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ پھر"...... مارکو نے چونک کر کہا۔

"پھر کیا۔ ڈیگر کے آفس میں اس طرح کوئی منہ اٹھا کر آئے اور ڈیگر اسے دیکھتا رہے۔ اس کے تیور دیکھتے ہی میں سمجھ گیا تھا کہ اس کے ارادے خطرناک ہیں۔ اس کا ارادہ مجھ پر حملہ کرنے کا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہوتا میں نے اسے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اور جیگر۔ کیا وہ زندہ ہے"...... مارکو نے کہا۔

"نہیں۔ وہ شدید زخمی تھا۔ اسے بروقت طبی امداد مل جاتی تو بچ سکتا تھا لیکن شاید اس کا وقت پورا ہو چکا تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ان دونوں کی لاشیں کہاں ہیں"...... مارکو نے پوچھا۔

"ڈیبی اور جیکی ان کی لاشیں اٹھا کر لے گئے ہیں۔ میں نے انہیں لاشیں برقی بھٹی میں جلانے کا حکم دیا تھا۔ اب تک تو لاشیں جل کر بھسم ہو چکی ہوں گی"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تھینک گاڈ کہ اس آدمی نے آپ پر حملہ نہیں کیا"...... مارکو نے کہا۔

"تم ان سب باتوں کو چھوڑو اور میری بات دھیان سے سنو۔ میں کچھ عرصہ کے لئے ویسٹرن کارمن جا رہا ہوں۔ وہاں مجھے ضروری کام ہے جس میں وقت لگ سکتا ہے۔ میری واپسی تک اس سارے سیٹ اپ کو تم نے سنبھالنا ہے۔ تمہارے علاوہ اس سیٹ اپ کو اور کوئی نہیں سنبھال سکتا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یس باس"...... مارکو نے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے ڈیگر اس سے پہلے بھی ایسے کام لے چکا ہو اور اس کی جگہ مارکو ہی اس سارے سیٹ اپ کو سنبھالتا ہو۔

"اور سنو۔ کاونڈا کے ریڈ ڈان کے چند افراد یہاں پہنچ رہے ہیں۔ وہ خفیہ طور پر آئیں گے۔ ان کے آنے کا مقصد کیا ہے اس سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ریڈ ڈان نے مجھے ان کی بھرپور انداز میں مدد کرنے کا کہا ہے۔ میں نے ریڈ ڈان کو تمہارے بارے میں بتا دیا ہے۔ اس کے آدمی یہاں آ کر تم سے رابطہ کریں گے اور ریڈ ڈان کا ہی حوالہ دیں گے۔ تم نے ان کی بھرپور امداد کرنی ہے۔ وہ جو مانگیں انہیں مہیا کرنا۔ اخراجات کی کوئی پرواہ نہ کرنا۔ وہ جتنا بھی خرچ کریں گے اس سے ڈبل میں ریڈ ڈان سے وصول کر لوں گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یس باس۔ جیسا آپ کا حکم"...... مارکو نے کہا۔

"دوسری بات یہ کہ میں جس کام کے لئے جا رہا ہوں اس کے بارے میں کسی کو کچھ علم نہیں ہونا چاہئے۔ نہ ہی کسی کو میری یہاں غیر موجودگی کا پتہ چلنا چاہئے۔ باقی سب تم سمجھتے ہو کہ تمہیں کیا کرنا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یس باس۔ اگر مجھے ضرورت ہوئی تو میں آپ کو کال کر لوں گا"...... مارکو نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہیں تمام

اختیارات دے کر جا رہا ہوں۔ جب تک میری واپسی نہیں ہو جاتی تم یہاں سیاہ و سفید کے مالک ہو۔ مجھے واپس آنے میں کافی وقت لگ سکتا ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ میری غیر موجودگی میں ہمارا کوئی بھی دھندہ متاثر ہو۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ تم میں سب کچھ سنبھالنے کی صلاحیتیں ہیں"...... میجر پرمود نے کہا تو مارکو کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ پہلے کی طرح میں آپ کے جانے کے بعد اس سارے سیٹ اپ کو آسانی سے سنبھال لوں گا۔ میں آپ کو شکایت کا کوئی موقع نہیں دوں گا"...... مارکو نے کہا۔

"جب تک میں تمہیں خود کال نہ کروں تم مجھے کال کرنے کی کوشش بھی مت کرنا چاہے یہاں کروڑوں ڈالرز کا نقصان ہی کیوں نہ ہو جائے سمجھ گئے تم"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یس باس۔ سمجھ گیا۔ میرے ہوتے ہوئے کروڑوں تو کیا ایک ڈالر کا بھی نقصان نہیں ہو گا"...... مارکو نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میری کار بھی یہیں رہے گی۔ میں یہاں سے ٹیکسی میں بیٹھ کر ایئر پورٹ جاؤں گا اور ویسٹرن کارمن روانہ ہو جاؤں گا۔ جاتے ہوئے میں پرسنل سیکرٹری کو احکامات دے جاؤں گا باقی کیا کرنا ہے یہ سب تم جانتے ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یس باس"...... مارکو نے کہا۔ میجر پرمود کچھ دیر تک اس سے

باتیں کرتا رہا پھر وہ ریسٹ واچ دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''اوکے۔ اب میں جا رہا ہوں۔ میری فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے''...... میجر پرمود نے کہا تو مارکو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ میجر پرمود نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر وہ ڈیگر کے آفس سے نکل چلا گیا۔ وہ چونکہ ڈیگر کے میک اپ میں تھا اس لئے اسے بھلا کون روک سکتا تھا۔ ڈیگر کے کلب سے نکل کر میجر پرمود ایک سڑک سے ہوتا ہوا دوسری سڑک پر آیا اور پھر وہ مختلف راستوں سے گزرتا ہوا ڈیگر کلب سے کافی دور آ گیا۔ سامنے ایک کمرشل پلازہ دیکھ کر وہ اس طرف بڑھ گیا۔

کمرشل پلازہ سے اس نے اپنے لئے ایک نیا لباس خریدا اور پھر وہ لباس لے کر پلازہ کے بیسمنٹ میں موجود واش روم میں چلا گیا۔ واش روم میں جا کر اس نے لباس بدلا اور چہرے کا میک اپ تبدیل کر کے باہر آ گیا۔ نئے میک اپ اور نئے لباس میں اس کا حلیہ یکسر بدل گیا تھا۔ پلازہ سے باہر آتے ہی اس نے ٹیکسی لی اور ایک بار پھر ڈیگر کلب کی طرف بڑھ گیا۔ کلب میں آتے ہی وہ رکے بغیر اس روم کی طرف بڑھ گیا جہاں ڈیگر کی پرسنل سیکرٹری موجود تھی۔ وہ نوجوان لڑکی تھی جس کے سنہری بال اس کے شانوں تک ترشے ہوئے تھے اور اس نے منی سکرٹ اور جینز پہن رکھی تھی۔

''یس سر''...... لڑکی نے اسے دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

''اپنے باس سے کہو کہ کانڈا سے اس کا مہمان آیا ہے۔ حوالے کے لئے اسے ریڈ ڈان کا نام بتا دینا''...... میجر پرمود نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... لڑکی نے کہا اور اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی انٹرکام سے مارکو کی تیز آواز سنائی دی۔

''باس۔ کانڈا سے آپ کا مہمان آیا ہے''...... لڑکی نے کہا۔

''مہمان۔ کون مہمان''...... مارکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہوں نے اپنا نام نہیں بتایا ہے البتہ حوالے کے طور پر یہ ریڈ ڈان کا نام لے رہے ہیں''...... لڑکی نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اسے فوراً میرے پاس بھیج دو''...... مارکو نے کہا۔

''یس باس''...... لڑکی نے کہا اور اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا۔

''آپ ہال میں چلے جائیں۔ سائیڈ میں سیڑھیاں اوپر جا رہی ہیں۔ اوپر پہلا کمرہ باس کا ہے۔ وہ آپ کے منتظر ہیں''۔ لڑکی نے بڑی شائستگی سے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلایا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر ڈیگر کے

آفس میں داخل ہو رہا تھا جہاں اب ڈیگر کی جگہ مارکو بلیک راڈ کا
باس بن کر ڈیگر کی کرسی پر بڑی شان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اسے اندر
آتے دیکھ کر وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آئیں جناب۔ میں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ باس ڈیگر
نے مجھے آپ کی آمد کی خبر دے دی تھی"...... مارکو نے اس کا
استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"تب تو ڈیگر نے تمہیں میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے
میں سب کچھ بتا دیا ہو گا"...... میجر پرمود نے زیر لب مسکراتے
ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ باس نے مجھے آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی ہر
ممکن طریقے سے مدد کرنے کا کہا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں
آپ کی ہر ضرورت پوری کروں گا اور جو چاہیں گے وہ مدد کروں
گا"...... مارکو نے کہا۔

"میں اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ آیا ہوں۔ مجھے سب سے
پہلے ایک رہائش گاہ اور کار چاہئے۔ اس کے بعد مجھے جس چیز کی
ضرورت ہو گی میں تمہیں بتا دوں گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کو سب کچھ مل جائے گا۔ رہائش گاہ اور کار
کس قسم کی چاہئے آپ کو"...... مارکو نے پوچھا۔

"جدید اور لگژری رہائش گاہ اور کار بھی نئے ماڈل کی فورسلنڈر
ہو تو بہتر ہے۔ رہائش گاہ ایسی ہونی چاہئے جس کے بارے میں

سوائے تمہارے اور کسی کو علم نہ ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا"...... مارکو نے کہا۔

"اس کے علاوہ مجھے یہاں ایک آدمی کی تلاش ہے۔ کیا اسے
تلاش کرنے میں تم میری مدد کر سکتے ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کون ہے وہ آدمی۔ اس کا نام"...... مارکو نے چونک کر کہا۔

"اس کا اصل نام تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن کسی زمانے میں وہ
انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ ہوا کرتا تھا اور وہ بلیک سنیک کے نام
سے مشہور تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"بلیک سنیک۔ اوہ۔ آپ شاید مارگ کی بات کر رہے ہیں۔
لیکن وہ تو اب بوڑھا ہو چکا ہے اور اس نے اپنا نام بلیک سنیک
سے بدل کر اولڈ سنیک رکھ لیا ہے"...... مارکو نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اسی کی تلاش ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن اس سے آپ کو کیا کام ہے۔ وہ تو پرلے درجے کا
شرابی اور جواری ہے۔ چھوٹے موٹے دھندے کرتا ہے۔ ادھر کا
مال ادھر اور ادھر کا مال ادھر کر کے اپنا گزارا کر رہا ہے"...... مارکو
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر اس کے
بارے میں جانتے ہو تو بتاؤ ورنہ میں اسے خود تلاش کر لوں گا"......
میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"میں جانتا ہوں اسے۔ وہ اولڈ سٹی میں رہتا ہے۔ اولڈ سٹی کے

بلیک کلب میں اس کا اٹھنا بیٹھنا ہے۔ وہاں وہ آسانی سے مل جاتا ہے۔ آپ کہیں تو میں اسے یہاں بلا سکتا ہوں"...... مارکو نے کہا۔

"نہیں۔ میں خود جا کر اسے ملوں گا۔ تم صرف اتنا کرو جتنا تم سے کہا جائے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ جیسا آپ چاہیں"...... مارکو نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"رہائش گاہ کا پتہ بتاؤ"...... میجر پرمود نے کہا۔

"البرٹ کالونی کے بلاک ٹو میں چلے جائیں وہاں کوٹھی نمبر سات سو چالیس خالی پڑی ہوئی ہے۔ وہاں آپ کو آپ کے مطلب کی ہر چیز مل جائے گی۔ میرا ایک آدمی فرینک وہاں موجود ہے۔ میں اسے اطلاع کر دیتا ہوں۔ وہ آپ کی ہر ضرورت پوری کرے گا"...... مارکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے اپنا رابطہ نمبر دے دو تاکہ ضرورت پڑنے پر میں تمہیں کال کر سکوں"...... میجر پرمود نے کہا تو مارکو نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے ڈیگر کے آفس کے نمبر نوٹ کرا دیئے۔

"آپ نے اپنا نام نہیں بتایا"...... مارکو نے کہا۔

"ریڈ ڈان"...... میجر پرمود نے کہا تو مارکو بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ریڈ ڈان۔ اوہ۔ اوہ۔ تو آپ خود یہاں آئے ہیں لیکن باس نے تو کہا تھا کہ آپ کے آدمی یہاں آئیں گے"...... مارکو نے

اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈیگر کو بھی میں نے اپنی آمد کا نہیں بتایا تھا۔ بہرحال یہ بات اب صرف تمہیں معلوم ہے کہ میں یہاں ہوں۔ کسی اور کو اس بات کی خبر نہیں ہونی چاہئے"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ بات میرے اور آپ کے درمیان ہی رہے گی"...... مارکو نے کہا۔

"میرے یہاں بہت سے دشمن ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میرے یہاں آنے کی خبر کہیں سے لیک آؤٹ ہو جائے۔ یہ بات میرے دشمنوں کو بھی پتہ ہے کہ یہاں میرا ڈیگر سے لنک ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ تمہیں میرے جانے کے بعد ایسی کال آئے جو تم سے یہ کہے کہ وہ کانڈا سے ریڈ ڈان بول رہا ہے تو تم اس کال پر دھیان نہ دینا۔ وہ جو بھی ہو گا میرا دشمن ہو گا اور میرے بارے میں تم سے اگلوانے کے لئے ایسی حرکت کرے گا اس لئے بہتر ہے کہ تم میرے ساتھ کوڈ ورڈز طے کر لو۔ جب تک ہم آپس میں کوڈ ورڈز کا تبادلہ نہ کریں اس وقت تک تم اس بات پر یقین نہ کرنا کہ تم سے بات کرنے والا ریڈ ڈان۔ میرا مطلب ہے کہ میں ہی ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ اس طرح کوئی اور مجھے ریڈ ڈان بن کر دھوکہ نہ دے سکے گا"...... مارکو نے فوراً کہا۔

"او کے۔ میں تمہیں جب کال کروں گا تو تم مجھ سے کوڈ

پوچھنا۔ جواب میں تمہیں میں ریڈ اسکارپ کہوں گا۔ جب میں
تمہیں ریڈ اسکارپ کہوں تو تم جواب میں مارکو کی بجائے ریڈ ٹاپ
کہہ دینا۔ اس طرح تمہیں اور مجھے یقین ہو جائے گا کہ ہم ہی ایک
دوسرے سے مخاطب ہیں''...... میجر پرمود نے کہا۔

''یہ ٹھیک ہے''...... مارکو نے کہا۔

''جب تک کوڈ ورڈز کا تبادلہ نہ ہو جائے تم کسی ریڈ ڈان کی کوئی
بات نہیں سنو گے چاہے وہ تمہیں لاکھ یقین دلانے کی کوشش
کرے۔ سمجھ گئے تم''...... میجر پرمود نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں سمجھ گیا اور آپ بے فکر رہیں۔ جب تک آپ
یہاں ہیں میرے ہوتے ہوئے کوئی آپ کا بال بھی بانکا نہ کر سکے
گا''...... مارکو نے کہا تو میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

''اب میں چلتا ہوں۔ تم رہائش گاہ میں موجود اپنے آدمی
فرینک کو کال کر دو''...... میجر پرمود نے کہا تو مارکو نے اثبات میں
سر ہلایا اور میجر پرمود کے سامنے فرینک کو کال کرنے لگا۔ جب اس
نے کال کر لی تو میجر پرمود اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ میری خوش نصیبی ہے جناب کہ میں آپ سے بذات خود مل
رہا ہوں۔ میں نے آپ کا صرف باس کی زبانی نام ہی سنا ہوا تھا۔
باس آپ کی بہت تعریف کرتے تھے''...... مارکو نے اٹھ کر کھڑے
ہوتے ہوئے بڑے خوشامد بھرے لہجے میں کہا تو میجر پرمود مسکرا

دیا۔ اس نے مارکو سے ہاتھ ملایا اور پھر وہ ڈیگر کے آفس سے نکلا
چلا گیا۔ کلب سے باہر آ کر اس نے ایک پبلک فون بوتھ سے لیڈی
بلیک تمثیلہ، وائٹ شارک آفتاب سعید اور لاٹوش کو الگ الگ کالیں
کیں اور انہیں سٹی پبلک پارک میں پہنچنے کا کہا۔ انہیں کال کرنے
کے بعد میجر پرمود ایک کمرشل پلازہ میں گیا اور وہاں سے اس نے
کچھ ضروری سامان خریدا اور ٹیکسی میں سوار ہو کر سٹی پبلک پارک کی
طرف روانہ ہو گیا۔ آدھے گھنٹے بعد وہ سٹی پبلک پارک میں موجود
تھا اور پھر تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی وہاں پہنچنا شروع ہو
گئے۔

پھر اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی اس سے سوال کرتا میجر
پرمود نے انہیں سیاہ رنگ کی ایک ایک رنگ پہننے کو دے دی۔ اس
کے کہنے پر اس کے تمام ساتھیوں نے بلیک رنگ پہن لی جو چمکی اور
عجیب کی تھی جیسے میگنٹ کی بنی ہوئی ہو۔

''کیا یہ میگنٹ رنگ ہے''...... لیڈی بلیک نے انگلی میں پہنی
ہوئی رنگ کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ بیک پاور میگنٹ رنگ ہے''...... میجر پرمود نے
اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''یہ ہمارے کس کام آ سکتی ہیں''...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

''ہمیں ہیومن سرچ ڈیوائس سے تلاش کیا جا رہا تھا۔ یہ ڈیوائس
ڈائریکٹ سیلائٹ سے لنکڈ ہوتی ہے۔ جس سے نکلنے والی ریز

سے کسی بھی انسان کو ٹارگٹ کر کے اس کی نقل و حرکت کا آسانی سے پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ مجھے ڈیگر سے ڈیوائس تو مل گئی ہے لیکن اسے جس ریڈ ڈان نے یہ ڈیوائس ہمیں ٹریس کرنے کے لئے دی تھی اس کے پاس ایسی اور بھی ڈیوائسز ہو سکتی ہیں جن سے وہ ہماری ہر نقل و حرکت پر نظر رکھ سکتا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم خود کو اس کی نگاہوں سے اوجھل رکھیں ورنہ ہمارے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا مشکل ہو جائے گا اور ہم خود کو ہیومن سرچ ریز سے اسی طرح اوجھل کر سکتے ہیں کہ ہم سب بیک میگنٹ رنگز کا استعمال کریں۔ بیک میگنٹ پاور ہمیں ہیومن سرچ ریز سے محفوظ رکھے گی اور اس ریز سے ہمیں کسی بھی صورت میں ٹریس نہیں کیا جا سکے گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"لیکن ہم نے بیک میگنٹ رنگ یہاں آ کر پہنی ہیں۔ اگر ریڈ ڈان کا کوئی اور گروپ ہماری تلاش میں ہوا تو اس گروپ کو یہ تو پتہ چل چکا ہو گا کہ ہم کہاں ہیں۔ اگر وہ یہاں آ گئے تو"۔ لاٹوش نے کہا جو اب تک خاموش تھا۔

"امید تو نہیں ہے کہ ڈیگر کو ہماری ہلاکت کا ٹاسک دینے کے بعد ریڈ ڈان بھی ہماری نگرانی کرا رہا ہو گا لیکن اگر ایسا ہوا تو بھی یہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا۔ میں نے ڈیگر کے آفس میں ہی اس کا انتظام کر لیا تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کیسا انتظام"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"یہی کہ ہیومن سرچ ڈیوائس سے ہمیں مانیٹر نہ کیا جا سکے۔ میں نے ڈیگر سے ملی ہوئی ڈیوائس میں وہ ساری سیٹنگ تبدیل کر دی تھی جو مجھے اور تم سب کو ٹریس کرنے کے لئے اس ڈیوائس میں فیڈ کی گئی تھی"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو ہم یہاں محفوظ ہیں"...... وائٹ شارک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بالکل"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن یہ ریڈ ڈان ہے کون اور اس نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے ٹارگٹ کلرز کو ہائر کیوں کیا تھا جبکہ اس کا تعلق کانڈا سے ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ کانڈا میں ہم نے آج تک کوئی مشن مکمل نہیں کیا ہے اور نہ ہی وہاں ہمارا ایسا کوئی دشمن ہے جو ہمیں ہلاک کرنے کے درپے ہو سکتا ہے"...... میجر پرمود نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ریڈ ڈان نے ڈیگر سے اپنی پہچان چھپانے کے لئے کانڈا کا نام لیا ہو۔ کانڈا کی بجائے وہ یہیں ایکریمیا میں ہی کہیں مقیم ہو اور ڈیگر سے اپنے کام نکلوانے کے لئے ریڈ ڈان کی حیثیت سے اسے ہائر کرتا ہو"...... لاٹوش نے کہا تو میجر پرمود، لیڈی بلیک اور وائٹ شارک چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"حیرت ہے۔ لاٹوش بھی ذہانت کی باتیں کر سکتا ہے۔ یہ میں آج پہلی بار دیکھ رہا ہوں"...... وائٹ شارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تمہارے خیال میں کیا میں احمق ہوں جو عقل کی باتیں نہیں کر سکتا"...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ بات تم پوچھ رہے ہو یا بتا رہے ہو"...... وائٹ شارک نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو لیڈی بلیک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ میجر پرمود کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی جبکہ لاٹوش کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔ وہ تیز نظروں سے وائٹ شارک کو گھور رہا تھا۔

"میں میجر صاحب اور لیڈی بلیک کی وجہ سے تمہارا لحاظ کر رہا ہوں۔ اگر یہ دونوں نہ ہوتے تو میں تمہیں بتاتا کہ میں پوچھ رہا ہوں یا بتا رہا ہوں"...... لاٹوش نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا"...... وائٹ شارک نے اسی طرح مسکرا کر اسے مزید غصہ دلاتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ مجھ سے بڑے تم احمق ہو"...... لاٹوش نے بھنا کر کہا۔

"چلو۔ تم نے یہ تو مان لیا کہ تم احمق ہو۔ مجھ سے چھوٹے ہی سہی"...... وائٹ شارک نے ہنس کر کہا تو لاٹوش تلملا کر رہ گیا۔

"ان باتوں کو چھوڑو اور لاٹوش کی اس بات پر غور کرو جو اس نے کی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یہی کہ ریڈ ڈان اور کانڈا کا محض نام استعمال کیا گیا ہے"۔ لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ کانڈا کے علاوہ کسی اور ملک کا نام لیا گیا ہوتا تو شاید میں یقین کر لیتا لیکن کانڈا میں کوئی میرا اور میرے تمام ساتھیوں کا دشمن ہو اور سب کو ایک ساتھ ہلاک کرانے کے پلاننگ کرے یہ بات مجھے ہضم نہیں ہو رہی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو پھر کیسے پتہ چلے گا کہ ڈیگر کے دوست ریڈ ڈان کا تعلق کانڈا سے ہے یا نہیں اور ریڈ ڈان بھی اصل نام ہے یا نہیں"۔ وائٹ شارک نے کہا۔

"یہ کون سا مشکل کام ہے۔ آپ ڈیگر کے فون نمبر کی چیکنگ کرائیں اور اس کے فون پر آنے اور جانے والی کالوں کا ڈیٹا نکلوا لیں تو یہ بات آسانی سے سامنے آ جائے گی کہ اسے کانڈا سے کال کی گئی ہے یا نہیں۔ اگر کال آئی ہے تو کس نمبر سے اس طرح ریڈ ڈان کا بھی پتہ چل جائے گا کہ وہ کون ہے اور کانڈا میں کہاں موجود ہے"...... لاٹوش نے کہا۔

"نہیں۔ کالوں کا ڈیٹا نکلوانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ جو آدمی ہمیں ٹریس کرنے کے لئے اس قدر جدید آلات استعمال کر سکتا ہے وہ بھلا ریڈ ڈان بن کر اور کانڈا کا کہہ کر ڈیگر سے عام فون پر کیسے بات کر سکتا ہے۔ اس کے لئے اس نے یقیناً سیلائٹ فون کا استعمال کیا ہو گا"...... لیڈی بلیک نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔

''ڈیگر کے نمبر پر اگر سیٹلائٹ کال بھی آئی ہو گی تو اس کا آئی پی ایڈریس نکلوایا جا سکتا ہے یہ نمبر کمپیوٹر کے آئی پی جیسا ہوتا ہے۔ اگر کسی ہیکر کو دوسرے کمپیوٹر کا آئی پی ایڈریس معلوم ہو جائے تو وہ اس کمپیوٹر کو آسانی سے ہیک کر سکتا ہے اسی طرح اگر ماسٹر کمپیوٹر سے لنک کر کے سیٹلائٹ فون سسٹم کی بھی چیکنگ کرائی جائے اور خاص طور پر کسی ایک آئی پی ایڈریس کو چیک کرنا ہو تو یہ کام ہو سکتا ہے اور کچھ نہیں تو کم از کم اس بات کا پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ کال کس سیٹلائٹ سے لنکڈ کر کے کی گئی ہے۔ سیٹلائٹ ٹریس ہوتے ہی اس سے یہ ڈیٹا بھی حاصل کیا جا سکتا ہے کہ کال کس ملک، کس شہر اور کس علاقے سے کی گئی ہے''...... لاٹوش نے کہا۔

''یہ کام تم کر سکتے ہو''...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں۔ میرا ایک دوست ہے جو ایکریمیا میں ہی ہوتا ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں۔ یہ کام وہ آسانی سے کر دے گا لیکن......'' لاٹوش نے کہا۔

''لیکن کیا''...... لیڈی بلیک نے چونک کر کہا۔

''اس کے جسم کی طرح اس کا پیٹ بھی بہت بڑا ہے۔ ایک وقت میں وہ پچاس پچاس آدمیوں کا کھانا اکیلا کھا جاتا ہے۔ جب تک اس کی بھوک نہیں مٹتی وہ کوئی بھی کام نہیں کرتا''...... لاٹوش

نے کہا۔

''اور اس کی بھوک مٹانے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہو گا''۔ وائٹ شارک نے کہا۔

''اسے اتنی رقم دینی ہو گی کہ وہ ایک سال تک ایک وقت میں پچاس آدمیوں کا تو کیا سو آدمیوں کا بھی کھانا آسانی سے کھا سکے''...... لاٹوش نے کہا۔

''تمہارا مطلب اس کے معاوضے سے ہے شاید''...... لیڈی بلیک نے کہا۔

''جی ہاں۔ بلا معاوضہ تو اس کا پالا ہوا کتا بھی اجنبیوں پر بھونکنے سے انکار کر دیتا ہے''...... لاٹوش نے مسکرا کر کہا۔

''تو اس کا یہ کام بلا معاوضہ تم کر دیا کرو''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ کیا میں تمہیں اس کا پالا ہوا کتا دکھائی دیتا ہوں''...... لاٹوش نے گرج کر کہا۔

''میں نے ایسا تو نہیں کہا''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''تمہارے کہنے کا مطلب تو یہی تھا''...... لاٹوش نے غرا کر کہا۔

''میرا کہنے کا مطلب کچھ اور تھا لیکن تم غلط سمجھے ہو تو آئی ایم سوری۔ ایسی بات کر کے میرا مقصد تمہاری دل آزاری کرنا نہیں تھا''...... وائٹ شارک نے کہا۔ لاٹوش نے کچھ کہنے کے منہ کھولا

ہی تھا کہ کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا۔

''اگر تم دل سے معذرت کر رہے ہو تو ٹھیک ہے۔ میں تمہاری معذرت قبول کرتا ہوں''...... لاٹوش نے نرم لہجے میں کہا۔ وائٹ شارک نے ازراہ مذاق پھر کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن میجر پرمود کو اپنی طرف گھورتے دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا۔

''کتنا معاوضہ لے گا تمہارا دوست''...... میجر پرمود نے لاٹوش سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ تو اس سے پوچھنا پڑے گا لیکن یہ طے ہے کہ بغیر معاوضہ وہ کوئی کام نہیں کرتا''...... لاٹوش نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ آرما میں ہی رہتا ہے''...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

''ہاں''...... لاٹوش نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم لیڈی بلیک کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور اپنے دوست سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ میں وائٹ شارک کے ساتھ اولڈ سنیک سے ملنے جا رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے''...... میجر پرمود نے کہا تو لاٹوش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسی کنگ کے ریڈ کمانڈ کا انچارج میگراتھ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ وہ اپنے سامنے رکھی ہوئی فائل کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''ریڈ کمانڈ انچارج میگراتھ سپیکنگ''...... میگراتھ نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''ٹام بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس ٹام۔ کیوں فون کیا ہے''...... میگراتھ نے اسی انداز میں کہا۔

''باس۔ آپ نے ہیومن سرچ کی جو دو ڈیوائسز بلیک راڈ گروپ کو بھجوائی تھیں۔ دونوں ڈیوائسز بلاک ہو گئی ہیں''...... ٹام نے کہا تو میگراتھ بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈیوائسز بلاک ہو گئی ہیں۔ کیا مطلب۔ کیسے بلاک ہوئی ہیں"...... میگراتھ نے کہا۔

"میں دونوں ڈیوائسز کو مسلسل چیک کر رہا تھا تاکہ بلیک راڈ گروپ کو عمران اور میجر پرمود تک پہنچنے میں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو میں ڈیوائسز پر انہیں گائیڈ کر سکوں"...... ٹام نے کہا۔

"تو پھر ڈیوائسز بلاک کیسے ہو گئی ہیں"...... میگراتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں باس"...... ٹام نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر دونوں ڈیوائسز بلاک ہو گئی ہیں تو پھر انہیں کیسے ڈھونڈا جائے گا"...... میگراتھ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ یہی مسئلہ ہے۔ ہمارے جو آدمی ان کی نگرانی پر مامور تھے ان کی طرف سے بھی ناکامی کی رپورٹس آ رہی ہیں۔ عمران اور اس کا ساتھی اور میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی غائب ہو گئے ہیں۔ عمران کا کاربن میں کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے اور میجر پرمود اپنی پوری ٹیم کے ساتھ آرما میں غائب ہو گیا ہے"...... ٹام نے کہا۔

"تو تم نے ان کی تلاش کے لئے کیا کیا ہے"...... میگراتھ نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اپنے آدمیوں کو ہر طرف پھیلا دیا ہے۔ وہ ہر جگہ انہیں تلاش کر رہے ہیں"...... ٹام نے جواب دیا۔

"اگر وہ کاربن اور آرما سے نکل کر کسی اور شہر میں چلے گئے تو پھر تم کیا کرو گے نانسنس۔ کیا تمہارے آدمی انہیں کاربن اور آرما میں ہی ڈھونڈتے رہ جائیں گے۔ نانسنس"...... میگراتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے دونوں شہروں کے ساتھ ملحقہ علاقوں اور چند دوسرے شہروں میں بھی اپنے آدمیوں کو ایکٹیو کر دیا ہے باس اور ان تمام جگہوں پر ایچ ڈی ریز پھیلا دی ہے۔ میں نے تمام آدمیوں کو بلیو گلاسز کے گاگلز پہننے کا حکم دے دیا ہے۔ ایچ ڈی ریز انسانی جسم کا احاطہ کرتی ہے اور اگر کسی انسان نے کسی بھی قسم کا میک اپ کیا ہو تو اس انسان کا میک اپ بلیو گلاسز کی گاگلز سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ عمران اور اس کا ساتھی اور میجر پرمود اور اس کے ساتھی جہاں بھی ہوئے اور وہ جس میک اپ میں بھی ہوئے انہیں آسانی سے بلیو گلاسز سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ وہ ہم سے زیادہ دیر چھپے نہیں رہ سکیں گے۔ جلد ہی ان کا پتہ چل جائے گا"...... ٹام نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جیسے ہی ان کا پتہ چلے تم ان دونوں کے بارے میں فوراً ڈیگر کلب کے مالک ڈیگر کو کال کر کے بتا دینا۔ میں نے اسے ہی ان دونوں کو ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش اور ان کی ہلاکت ڈیگر کی ذمہ داری ہے لیکن چونکہ یہ دونوں ایجنٹ خطرناک ہیں اس لئے تم بھی

انہیں تلاش کرو البتہ نظر آنے کی صورت میں تم یا تمہارا کوئی آدمی ان پر حملہ نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کے قریب جانے کی کوشش کرے گا۔ ان کا پتہ چلتے ہی تم نے ڈیگر کو مطلع کرنا ہے۔ وہ انہیں خود ہی ہلاک کرے گا۔ سمجھ گئے تم"...... میگراتھ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"لیس باس سمجھ گیا"...... ٹام نے کہا۔

"میں ڈیگر سے بات کرتا ہوں اور اسے تمہارے بارے میں بتا دیتا ہوں تاکہ وہ تمہاری اطلاع کو اہمیت دے کر فوراً ان کے خلاف ایکشن کر سکے"...... میگراتھ نے کہا۔

"لیس باس"...... ٹام نے کہا تو میگراتھ نے رسیور کریڈل پر رکھنے کی بجائے کریڈل پر ہاتھ مار کر کال ختم کی اور پھر دوبارہ ٹون آنے پر وہ نمبر پریس کرنے لگا۔

"ڈیگر سے میری بات کراؤ۔ میں کانڈا سے ریڈ ڈان بول رہا ہوں"...... میگراتھ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ میں ابھی بات کراتا ہوں۔ ایک منٹ"...... ریڈ ڈان کا سن کر دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر رسیور میں چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"لیس۔ مارکو سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد پہلے سے تیز اور غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"ریڈ ڈان بول رہا ہوں۔ میری ڈیگر سے بات کراؤ"۔ میگراتھ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"کوڈ"...... دوسری طرف سے مارکو کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو میگراتھ چونک پڑا۔

"کوڈ۔ کیا مطلب۔ کیسا کوڈ نانسنس۔ میں ریڈ ڈان ہوں ریڈ ڈان۔ کانڈا کا ریڈ ڈان"...... میگراتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کوڈ پوچھ رہا ہوں۔ مجھے کوڈ بتاؤ"...... مارکو کی بھی جواباً غصیلی آواز سنائی دی تو میگراتھ کے چہرے پر حیرت لہرانے لگی۔

"تم کس کوڈ کی بات کر رہے ہو نانسنس"...... میگراتھ نے حیرت اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر تم کوڈ نہیں بتا سکتے تو اس کا مطلب ہے کہ تم ریڈ ڈان نہیں ہو۔ مجھے ریڈ ڈان بن کر دھوکہ دے رہے ہو نانسنس۔ اس لئے میں تم سے بات نہیں کروں گا۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے مارکو نے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔ مارکو کی بات سن کر میگراتھ جیسے ساکت سا ہو کر رہ گیا۔ رسیور بدستور اس کے کان سے لگا ہوا تھا۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ یہ نانسنس کس کوڈ کی بات کر رہا ہے اور یہ ڈیگر نے اپنی جگہ کس نانسنس کو بٹھا دیا ہے"...... میگراتھ نے غصیلے لہجے میں کہا اس نے ایک بار پھر کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور ری ڈائل کا بٹن پریس کر دیا۔

"مارکو بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ڈائریکٹ مارکو کی آواز سنائی دی۔

"ریڈ ڈان بول رہا ہوں نانسنس۔ ڈیگر کہاں ہے۔ میری اس سے بات کراؤ ابھی"...... میگراتھ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"کوڈ بتاؤ"...... دوسری طرف سے مارکو نے کہا تو میگراتھ کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

"کون سا کوڈ نانسنس"...... میگراتھ نے بری طرح سے بگڑتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ایک بار پھر رابطہ ختم کر دیا گیا۔ رابطہ ختم ہونے پر میگراتھ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"یہ نانسنس مارکو ہے کون اور یہ بار بار کوڈ بولنے پر اصرار کیوں کر رہا ہے۔ کیا اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے اور یہ ڈیگر کہاں چلا گیا ہے اس نانسنس کو اپنی جگہ بٹھا کر"...... میگراتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر وہ چند لمحے غصے سے بل کھاتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"ٹام بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی ٹام کی آواز سنائی دی۔

"میگراتھ بول رہا ہوں"...... میگراتھ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم"...... ٹام نے اس کی آواز سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم اس وقت کہاں ہو ٹام"...... میگراتھ نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"میں ایئر پورٹ پر ہوں باس اور یہاں موجود افراد کی چیکنگ کر رہا ہوں"...... ٹام نے جواب دیا۔

"ان کی چیکنگ چھوڑو اور فوری طور پر ڈیگر کلب جاؤ۔ میں نے دو بار ڈیگر کلب میں ڈیگر سے بات کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ڈیگر کی جگہ مارکو نے میری کال اٹنڈ کی ہے اور وہ مجھ سے بات نہیں کر رہا۔ میں جیسے ہی اسے بتاتا ہوں کہ میں ریڈ ڈان بول رہا ہوں تو وہ مجھ سے کوڈ پوچھنا شروع کر دیتا ہے۔ دیکھو جا کر یہ مارکو ہے کون اور ڈیگر کہاں ہے"...... میگراتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مارکو، ڈیگر کا نمبر ٹو ہے باس اور ڈیگر جب بھی کسی کام کے سلسلے میں کلب سے باہر جاتا ہے تو مارکو ہی اس کے سارے کام سنبھالتا ہے"...... ٹام نے جواب دیا۔

"تو پھر وہ نانسنس میری بات کیوں نہیں سن رہا۔ مجھ سے کون سے کوڈ پوچھ رہا ہے"...... میگراتھ نے اور زیادہ غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ کیا آپ نے ڈیگر سے کوئی کوڈ ورڈز طے کئے تھے"...... ٹام نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں اسے صرف ریڈ ڈان کا نام بتاتا ہوں تو وہ سمجھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تو کوئی کوڈ نہیں ہے"...... میگراتھ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ مارکو کو آپ کے بارے میں ڈیگر نے کچھ نہ بتایا ہو اس لئے وہ آپ سے بات نہ کرنے کے لئے کوڈز کی بات کر رہا ہو"...... ٹام نے کہا۔

"جو بھی ہے۔ تم وہاں جاؤ اور جا کر معلوم کرو کہ ڈیگر کہاں ہے۔ جو کام اس کے سپرد کیا گیا ہے اور جس کام کے لئے اسے اتنا بڑا معاوضہ دیا گیا ہے اسے پورا کئے بغیر وہ کہیں اور کیسے جا سکتا ہے اور اگر اسے کہیں جانا تھا تو اس نے اپنے نمبر ٹو کو ریڈ ڈان کے بارے میں کچھ بتایا کیوں نہیں"...... میگراتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ڈیگر کلب ایئر پورٹ سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے۔ میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں"...... ٹام نے کہا۔

"ڈیگر وہاں نہ ملے تو اس مارکو کے حلق میں ہاتھ ڈال کر معلوم کرنا کہ ڈیگر کہاں ہے اور وہ ریڈ ڈان سے کس کوڈ کی بات کر رہا ہے۔ اس کی باتوں سے مجھے شک کی بو آ رہی ہے۔ جیسے وہ جان بوجھ کر ریڈ ڈان سے کوڈ کی بات کر رہا ہو"...... میگراتھ نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو میں ابھی جا کر اس کی زبان کھلواتا ہوں باس"...... ٹام نے کہا۔

"جو کرنا ہے جلدی کرو۔ نجانے مجھے کیوں بے چینی ہو رہی ہے جیسے کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ میں ڈیگر کلب پہنچ کر فوراً مارکو سے ملتا ہوں اور پھر ساری بات کنفرم کرنے کے بعد آپ کو کال کرتا ہوں"...... ٹام

نے کہا تو میگراتھ نے اوکے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا چکر ہو سکتا ہے اور یہ نانسنس ڈیگر کہاں چلا گیا ہے"۔ میگراتھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ایک گھنٹے کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو میگراتھ نے فوراً ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"میگراتھ بول رہا ہوں"...... میگراتھ نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹام بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹام کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... میگراتھ نے بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

"میں نے ڈیگر کلب پہنچ کر مارکو تک رسائی حاصل کی تھی۔ میں ماسٹر کلب کے ایک بدمعاش کے حوالے سے اس سے ملنے آیا تھا۔ یہ مارکو ڈیگر کے آفس میں موجود تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق ڈیگر کسی کام کے سلسلے میں ویسٹرن کارمن گیا ہے۔ اس نے یہاں کا تمام انتظام مارکو کے سپرد کر دیا ہے۔ اب کلب کا انتظام اور ڈیگر کے تمام دھندے مارکو سنبھالتا ہے"...... ٹام نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ڈیگر اگر کہیں گیا ہے تو وہ جاتے ہوئے اسے میرے بارے میں بھی تو کچھ بتا کر گیا ہو گا پھر یہ میری بات کیوں نہیں سن رہا اور مجھ سے بار بار کوڈز کا اصرار کیوں کر رہا ہے"...... میگراتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کے کہنے کے مطابق آپ ہی نے اس سے کوڈز طے کئے

تھے باس"...... ٹام نے کہا۔

"میں نے۔ کیا مطلب۔ میری اس سے کب بات ہوئی تھی اور مجھے کیا ضرورت تھی کہ میں اس سے کوئی کوڈ طے کرتا"...... میگراتھ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا کہنا ہے کہ آپ یہاں خود آئے تھے باس"...... ٹام نے جواب دیا تو میگراتھ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"میں اس سے ملنے آیا تھا۔ یہ کیا بکواس ہے۔ میں کب ملا تھا اس سے"...... میگراتھ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"بولو۔ جواب دو مارکو۔ باس تم سے پوچھ رہے ہیں۔ بولو ورنہ اس بار گولی تمہارے سر میں اتار دوں گا"...... رسیور میں ٹام کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ میگراتھ سمجھ گیا کہ ٹام نے مارکو کو گن سے کور کر رکھا ہے اور اس نے مارکو سے جس انداز میں بات کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مارکو کی زبان کھلوانے کے لئے اس پر وہ پہلے ہی فائرنگ کر کے اسے زخمی کر چکا ہے اور اس نے فون کا لاؤڈر بھی پریسڈ کر رکھا ہے۔

"مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ریڈ ڈان ہے۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ یہاں اس کے دشمن ہیں جو ریڈ ڈان کا نام بتا کر مجھ سے بات کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ میں ان سے بات نہ کروں اس لئے اس نے مجھ سے کوڈز طے کئے

تھے"...... رسیور میں مارکو کی ہکلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہونہہ۔ کون تھا وہ اس کا حلیہ کیا تھا"...... میگراتھ نے دھاڑتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے مارکو اسے حلیہ بتانے لگا۔

"ہونہہ۔ ٹام"...... میگراتھ نے ٹام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹام کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اس سے ساری تفصیل پوچھو اور پھر مجھے کال کرو"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس"...... ٹام نے اسی طرح سے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور میگراتھ نے کریڈل رسیور پر رکھ دیا۔ پندرہ منٹ بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو میگراتھ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"میگراتھ بول رہا ہوں"...... میگراتھ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹام بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹام کی آواز سنائی دی۔

"یس ٹام۔ کیا بتایا ہے اس نے"...... میگراتھ نے پوچھا۔

"اس نے آسانی سے زبان نہیں کھولی ہے باس۔ مجھے اس کی زبان کھلوانے کے لئے اس پر مخصوص تشدد کرنا پڑا ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق اسے یہ بات خود ڈیگر نے بتائی تھی کہ ریڈ ڈان کے چند ساتھی یہاں پہنچنے والے ہیں جن کی اسے نہ صرف حفاظت کرنی ہے بلکہ ان کی ہر ضرورت بھی پوری کرنی ہے چاہے ان کے لئے لاکھوں کروڑوں ڈالرز ہی کیوں نہ خرچ ہو جائیں۔ ڈیگر کے

جانے کے بعد ایک نوجوان یہاں پہنچا تھا جس نے پہلے تو خود کو ریڈ ڈان کا نمائندہ بتایا اور پھر اس نے مارکو کو بتایا کہ وہ خود ریڈ ڈان ہے"...... ٹام نے کہا تو ریڈ ڈان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس نے خود کو کس لئے ریڈ ڈان ظاہر کیا تھا اور اب وہ کہاں ہے"...... میگراتھ نے غصے سے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

"آنے والے شخص نے اس سے رہائش گاہ، گاڑیوں اور اسلحے کی ڈیمانڈ کی تھی باس اور مارکو نے اسے یہ سب مہیا کر دیا ہے۔ اس نے ایک رہائش گاہ کا پتہ بتایا ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق ریڈ ڈان اپنے ساتھیوں سمیت وہیں موجود ہیں اور یہ رہائش گاہ اسی مارکو کی مہیا کی ہوئی ہے"...... ٹام نے بتایا۔

"جو آدمی ریڈ ڈان بن کر آیا تھا اس نے مارکو کو کتنے افراد کا بتایا تھا جو اس کے ساتھ ہیں"...... میگراتھ نے پوچھا۔

"اس نے اپنے ساتھیوں کی تعداد کے بارے میں اسے کچھ نہیں بتایا تھا باس۔ چند ساتھیوں کا کہا تھا"...... ٹام نے کہا۔

"چند آدمی۔ تب پھر وہ یقیناً میجر پرمود اور اس کے ساتھی ہوں گے کیونکہ عمران کے بارے میں ہمارے پاس جو اطلاع ہے اس کے مطابق عمران اپنے ساتھ ایک ہی آدمی کو لایا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے ساتھ نہیں آئی ہے"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ مارکو نے اس آدمی کا جو قد کاٹھ بتایا ہے وہ میجر

پرمود کا ہی معلوم ہوتا ہے"...... ٹام نے جواب دیا۔

"تو پھر فوراً اسے گولی مار کر ہلاک کرو اور اس نے جو پتہ بتایا ہے اس جگہ ریڈ کرو۔ اب ہمیں ڈیگر، مارر یا اس کے آدمیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈیگر سے میں بعد میں نپٹ لوں گا۔ سب سے پہلے ہمیں اپنا ٹاسک مکمل کرنا ہے۔ ہمیں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی رہائش گاہ کا علم ہو گیا ہے تو تم اس کے خلاف فوراً ایکشن کرو اور اسے اس کے ساتھیوں سمیت اسی رہائش گاہ میں ہی نیست و نابود کر دو جو اسے مارکو نے مہیا کی ہے"...... میگراتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"۔ ٹام نے جواب دیا۔

"اور سنو۔ عمارت تباہ کرنے سے پہلے یہ ضرور چیک کر لینا کہ میجر پرمود اپنے ساتھیوں سمیت اندر موجود ہے یا نہیں۔ ہمارا اصل ٹارگٹ میجر پرمود ہے۔ اگر وہ زندہ رہا تو ہمارا یہ ٹاسک پورا نہیں ہو گا۔ اسے اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہونا چاہئے۔ ہر حال میں اور ہر قیمت پر۔ سمجھے تم"...... میگراتھ نے کڑک دار لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ لیکن ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ میجر پرمود اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ میں موجود ہے یا نہیں۔ وہ سب یقیناً میک اپ میں ہوں گے"...... ٹام نے کہا۔

"نانسنس۔ عقل سے بھی کام لے لیا کرو۔ تم نے خود ہی بتایا تھا کہ تم نے ہر طرف ایچ ڈی ریز پھیلائی ہوئی ہے اور تم سمیت

تمہارے سب ساتھیوں کے پاس بلیو گلاسز والے گاگلز ہیں۔ تم عمارت پر ریڈ ڈاٹ فائر کر دینا۔ ریڈ ڈاٹ کا لنک لیپ ٹاپ سے کر دینا تو رہائش گاہ میں موجود تمام افراد تمہیں آسانی سے نظر آ جائیں گے۔ ان سب کو بلیو گلاسز کے گاگلز سے چیک کرو گے تو تمہیں ان کے چہرے واضح دکھائی دے جائیں گے۔ تمہارے پاس جو ڈیٹا ہے اس میں میجر پرمود کی تصویر تم نے دیکھی ہوئی ہے۔ اگر ان میں میجر پرمود ہو تو اس عمارت کو تباہ کرنا ورنہ اس وقت تک انتظار کرنا جب تک میجر پرمود وہاں پہنچ نہ جائے۔ سمجھ گئے تم"۔ میگراتھ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یس باس سمجھ گیا۔ میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں اور جا کر اس عمارت کی نگرانی کرتا ہوں تاکہ انہیں وہاں سے نکلنے کا موقع نہ مل سکے"...... ٹام نے جواب دیا۔

"انہیں وہاں سے نکلنے کا موقع ملنا بھی نہیں چاہئے نانسنس۔ اگر وہ تمہارے ہاتھوں سے بچ کر نکل گئے تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے شوٹ کر دوں گا۔ سمجھے تم"...... میگراتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ میرا نام ٹام ہے اور ٹام اپنے شکار کا اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑتا جب تک اسے ہلاک نہ کر دے"...... ٹام نے رعونت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں جانے سے پہلے مارکو سے دوسرے گروپ کا بھی پوچھ لو جو عمران اور اس کے ساتھی کو ہلاک کرنے گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ

وہ بھی عمران کو ہلاک کرنے میں ناکام ہو جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو عمران اور اس کے ساتھی کو ہلاک کرنے کے لئے بھی ہمیں ہی کام کرنا پڑے گا۔ یہ ڈیگر اور اس کا گروپ تو بالکل ہی ناکارہ ثابت ہو رہے ہیں"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ میں اس سے دوسرے گروپ کا پوچھ کر اسے گولی مار کر فوراً یہاں سے نکل جاؤں گا۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے بعد میں عمران اور اس کے ساتھی پر بھی قہر بن کر ٹوٹ پڑوں گا اور انہیں بھی ان کے انجام تک پہنچا کر دم لوں گا"...... ٹام نے کہا تو میگراتھ نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

اب اس کے چہرے پر سکون تھا۔ اسے یقین تھا کہ ٹام جو کہتا ہے وہی کرتا ہے اور اب میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں سمیت عمران اور اس کا ساتھی بھی نہ بچ سکے گا۔ ٹام واقعی ان پر موت بن کر جھپٹ پڑے گا اور اس سے بچنے کے لئے ان سب کو کہیں بھی پناہ نہ ملے گی۔ ٹام کی شکل میں موت اب ان سب کا مقدر بن چکی تھی جس سے بچنا ان کے لئے مشکل ہی نہیں ناممکن تھا کیونکہ ٹام ایسے کاموں میں انتہائی حد تک مہارت رکھتا تھا جس سے آج تک کوئی شکار زندہ بچ کر نہ جا سکا تھا تو پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی اور عمران اور اس کا ایک ساتھی اس سے بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو جاتے۔

عمران، میجر پرمود سے بات کرنے کے بعد انتہائی سنجیدہ ہو گیا تھا۔ وہ تیز نظروں سے رابن کو گھور رہا تھا۔

''سن لیا تم نے۔ تمہارا باس ڈیگر اپنے انجام کو پہنچ گیا ہے''۔ عمران نے رابن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو رابن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کو رسیور رکھتے دیکھ کر ٹائیگر نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔

''تت۔ تت۔ تم تم انسان نہیں کوئی اور ہی مخلوق ہو۔ تم نے میری آواز میں کیسے بات کر لی اور اور......'' رابن نے منہ سے ہاتھ ہٹتے ہی حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

''اس بات کو چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ تمہارا یہ وائٹ کلب شہر سے کتنی دور ہے''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔ ٹائیگر نے گن بدستور اس کے سر سے لگا رکھی تھی۔

''ہم شہر سے ہٹ کر ساحلی علاقے کے پاس موجود ہیں''۔

رابن نے جواب دیا۔

''باہر تمہارے کتنے آدمی موجود ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''بے شمار آدمی ہیں اور وہ سب کے سب مسلح ہیں''...... رابن نے جواب دیا۔ عمران اس کے انداز سے سمجھ گیا کہ وہ اسے ڈرانے کے لئے یہ سب کہہ رہا ہے۔

''اوکے۔ تو یہ بتاؤ کہ اس تہہ خانے سے نکلنے کا خفیہ راستہ کہاں ہے تاکہ ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر یہاں سے نکل سکیں''۔ عمران نے کہا۔

''یہاں کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے۔ یہاں سے جانے کے لئے پہلے تمہیں میرے آفس میں جانا پڑے گا پھر ہال سے گزر کر ہی تم باہر جا سکتے ہو''...... رابن نے جواب دیا۔

''ٹائیگر۔ لگتا ہے اس کے ماں باپ نے اسے سچ بولنا سکھایا ہی نہیں ہے''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ جو کام اس کے ماں باپ نے نہیں کیا ہے وہ میں کر دیتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ رابن کی تیز اور انتہائی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے یکلخت اس کے منہ پر گن کا دستہ مار دیا تھا۔ رابن کے منہ پر پڑنے والے دستے نے نہ صرف اس کی ناک کی ہڈی توڑ دی تھی بلکہ اس کے اوپر والے کئی دانت بھی ٹوٹ گئے تھے۔

''بولو۔ سچ بولو۔ ورنہ......'' ٹائیگر نے کہا اور اس نے ایک بار

پھر اس کے منہ پر گن کا دستہ مار دیا۔ رابن کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اس نے زخمی ہونے کے باوجود اچھل کر ٹائیگر پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کی ٹانگ اس کی پسلیوں پر پڑی تو وہ اچھل کر نیچے گرا اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔ ٹائیگر کی زور دار کک نے اس کی کئی پسلیاں توڑ دی تھیں۔

"بولو۔ ورنہ اس بار جسم چھلنی کر دوں گا"...... ٹائیگر نے مشین گن لے کر اس کے قریب آتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"بب بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ تم واقعی انتہائی خطرناک ہو۔ سفاک درندے"...... رابن نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کہا۔

"تم جیسے کرمنلو کے لئے ہمارے دلوں میں رحم نام کی کوئی چیز نہیں۔ تم جیسے لوگ ایسے ناسور ہوتے ہیں جنہیں معاشرے کے جسم سے کاٹ کر پھینک دینا ہی اچھا ہوتا ہے"...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

"اس سے یہاں سے نکلنے کا راستہ معلوم کرو ورنہ یہاں سے نکلنے کے لئے ہمیں اس کے کلب میں آگ اور خون کا کھیل کھیلنا پڑے گا اور اس میں کافی وقت ضائع ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"بولو۔ کہاں ہے خفیہ راستہ ورنہ واقعی ہم تمہارا یہ سارا کلب تباہ کر دیں گے اور اپنے لئے نکلنے کا راستہ خود بنا لیں گے۔ اگر ہم

نے اپنا راستہ خود بنانے کی کوشش کی تو اس کلب میں موجود افراد میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ بچ سکے گا اور ان سب کی ہلاکت کے تم خود ذمہ دار ہو گے۔ بولو۔ جلدی بولو۔ ورنہ......" ٹائیگر نے کڑکتے ہوئے کہا۔

"اگر میں تمہیں یہاں سے نکلنے کا خفیہ راستہ بتا دوں تو کیا تم میری جان بخش دو گے"...... رابن نے اس بار خوف سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے ٹائیگر اور عمران کے چہرے پر موت کی سفاکی دیکھ لی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اگر اس نے انہیں خفیہ راستے کے بارے میں نہ بتایا تو وہ اسے یقیناً ہلاک کر دیں گے۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں زندہ چھوڑنے کا وعدہ کرتا ہوں"۔ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں بھی تمہیں یہاں سے خفیہ طور پر باہر نکال دیتا ہوں"...... رابن نے فوراً کہا۔

"تو بتاؤ کہاں ہے یہاں سے خفیہ طور پر نکلنے کا راستہ"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ سامنے جو لوہے کی الماری ہے۔ اس الماری کے اندر تیسرے خانے میں ایک کنٹرول پینل لگا ہوا ہے۔ اس پینل میں نیلے رنگ کا ایک بٹن ہے اسے تین بار پریس کرو تو سائیڈ کی ایک دیوار کھل جائے گی۔ دیوار کے پیچھے سرنگ ہے جو دو کلو میٹر طویل ہے۔ یہ سرنگ تمہیں میرے ایک فارم ہاؤس تک لے جائے گی جو

خالی ہے۔ مجھے اگر چھپ کر آنا ہو تو میں اسی راستے سے آتا ہوں۔ سرنگ میں ایک جیپ موجود ہے۔ اس جیپ سے آپ آگے جا سکتے ہیں"...... رابن نے کہا تو عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا۔ ٹائیگر تیزی سے سائیڈ میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے اور تیسرے خانے میں جھانکا تو اسے واقعی وہاں ایک پینل دکھائی دیا جس پر مختلف رنگوں کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ ٹائیگر نے نیلے رنگ کا ایک بٹن تین بار پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ الماری کی دائیں سائیڈ سے دیوار ہٹتی چلی گئی۔ عمران نے چونک کر دیکھا تو اسے سامنے ایک طویل سرنگ دکھائی دی۔ سرنگ میں ایک بیوی جیپ بھی موجود تھی۔ عمران نے اثبات میں سر ہلا کر ٹائیگر کو اشارہ کیا اور تیزی سے سرنگ کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر تیزی سے رابن کے قریب آیا اور اس نے مشین گن کا رخ رابن کی جانب کر دیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ اگر میں تمہیں خفیہ راستہ بتا دوں گا تو تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... رابن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ وعدہ میں نے نہیں۔ باس نے کیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رابن کچھ کہتا ٹائیگر نے برسٹ مارا اور رابن کا جسم چھلنی ہوتا چلا گیا۔ رابن کو ہلاک کر کے ٹائیگر سرنگ کی طرف بڑھا۔ اس وقت عمران سرنگ میں جا کر سرنگ کا جائزہ لے

رہا تھا۔ جیسے ہی ٹائیگر سرنگ میں آیا اس کے عقب میں دیوار خود بخود برابر ہوتی چلی گئی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور وہ جیپ میں سوار ہو گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے ساتھ جیپ میں آ گیا۔

جیپ کے اگنیشن میں چابی لگی ہوئی تھی۔ عمران نے جیپ اسٹارٹ کی اور پھر اسے تیزی سے سرنگ میں دوڑاتا لے گیا۔ سرنگ میں اندھیرا تھا۔ عمران نے ہیڈ لائٹس آن کر لیں جن سے سرنگ میں روشنی بکھر گئی تھی اور وہ اس روشنی میں تیزی سے سفر کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ چند ہی منٹوں میں وہ سرنگ کے اختتام پر پہنچ گئے۔ سرنگ کے اختتام پر ایک چبوترا سا بنا ہوا تھا جس کے اوپر ایک دروازہ تھا۔ عمران نے جیپ روکی اور اچھل کر نیچے آ گیا۔ ٹائیگر بھی اترا اور پھر وہ دونوں چبوترے کی طرف بڑھے۔ ٹائیگر نے ایک ہاتھ میں مشین گن پکڑی اور دروازے کے پاس آ گیا۔ اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر دباؤ ڈالا تو دروازہ بے آواز انداز میں کھلتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے احتیاط سے باہر جھانکا لیکن دوسری طرف مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

"راستہ صاف ہے باس۔ آ جائیں"...... ٹائیگر نے کہا اور باہر نکل گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا۔ یہ ایک تہہ خانہ تھا۔ وہ تہہ خانے سے نکل کر باہر آ گئے۔ باہر فارم ہاؤس موجود تھا جو خالی پڑا ہوا تھا۔

فارم ہاؤس سے نکل کر وہ جیسے ہی باہر آئے انہیں سامنے ایک

درخت کے نیچے ویسی ہی ایک جیپ دکھائی دی جیسی سرنگ میں موجود تھی۔

"یہ جیپ بھی رابن کی ہی معلوم ہوتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں جیپ کی طرف بڑھے۔ ٹائیگر نے ڈرائیونگ سیٹ اٹھائی تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں کہ سیٹ کے نیچے جیپ کی چابی موجود تھی۔ عمران کے کہنے پر ٹائیگر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور وہ خود سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر نے جیپ اسٹارٹ کی اور پھر وہ اسے ایک کچے راستے پر دوڑاتا لے گیا۔

"اب کہاں چلنا ہے"...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا جو گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔

"رائل پیلس"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"کیا آپ اب بھی لارڈ کراسٹن۔ میرا مطلب ہے لارڈ ڈیمرے سے ملنا چاہتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ بلیک ڈائمنڈ اسی کے پاس ہے اور ہمیں اس سے ہر حال میں بلیک ڈائمنڈ حاصل کرنا ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر جیپ دوڑاتا ہوا شہر میں آ گیا۔ شہر میں آ کر عمران کے کہنے پر ٹائیگر ایک بک سٹال سے کراؤس شہر کا نقشہ لے آیا۔ عمران نے اس نقشے کو غور سے دیکھا اور پھر وہ ٹائیگر کو اس راستے کے بارے میں بتانے لگا جو

رائل پیلس کی طرف جاتا تھا۔

رائل پیلس شہر سے ہٹ کر بنایا گیا تھا۔ مضافات کی طرف ایک طویل سڑک جاتی تھی جس کا اختتام رائل پیلس پر ہوتا تھا۔ اس سڑک پر ایک چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی جہاں سیاہ لباسوں میں ملبوس مسلح افراد موجود تھے اور رائل پیلس جانے والی ہر گاڑی اور ہر شخص کی چیکنگ کی جاتی تھی۔ عمران کے کہنے پر ٹائیگر نے مشین گن راستے میں ہی پھینک دی تھی۔ چیک پوسٹ پر پہنچتے ہی اس نے جیپ روک دی۔ چیک پوسٹ پر تعینات دو مسلح افراد تیزی سے ان کی طرف بڑھے۔

"کون ہو تم اور اس طرف کیوں آئے ہو"...... ایک آدمی نے کڑک کر پوچھا۔

"ہم لارڈ ڈیمرے سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ ان سے ہم نے ملاقات کا وقت لیا ہوا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا اور تم کس سلسلے میں لارڈ سے ملنا چاہتے ہو"...... دوسرے آدمی نے بھی اسی انداز میں کہا۔

"لارڈ سے بات کرو اور اس سے کہو کہ رائیڈ اور میلکم آئے ہیں۔ حوالے کے لئے آفیسر جارج کا بتا دینا"...... عمران نے کہا تو اس آدمی نے غور سے ان دونوں کو دیکھا اور جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اسے آن کیا اور دوسری طرف کال دینے لگا۔ رابطہ ملتے ہی وہ ٹرانسمیٹر لے کر سائیڈ میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ

واپس آ گیا۔

"تم دونوں جیپ سے نیچے اترو۔ ہم تمہاری اور جیپ کی تلاشی لیں گے"...... اس آدمی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور جیپ سے اتر گیا۔ ٹائیگر بھی جیپ سے اتر آیا۔

"ویگر۔ ان دونوں کو اسکیننگ روم میں لے جا کر ان کی چیکنگ کرو۔ خبردار ان کے پاس ایک معمولی سوئی بھی نہیں ہونی چاہئے"...... ٹرانسمیٹر والے شخص نے اپنے دوسرے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو"...... اس آدمی نے عمران اور ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ان کے پیچھے آ گیا۔ اس نے مشین گن سے ان دونوں کو کور کیا اور انہیں لے کر سائیڈ پر بنے ہوئے ایک کیبن میں داخل ہو گیا۔ کیبن کافی بڑا تھا اور اس میں مزید چھوٹے چھوٹے کیبن بنے ہوئے تھے۔

"دونوں اس سامنے والے کیبن میں چلے جاؤ"...... اس آدمی نے کہا تو ٹائیگر اور عمران سامنے موجود کیبن کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کیبن تھا جس میں سامان نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ کیبن میں تاریکی تھی۔ ان دونوں کے اندر جاتے ہی اس آدمی نے کیبن کا دروازہ بند کر دیا اور جیسے ہی دروازہ بند ہوا کیبن میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ کیبن میں یکے بعد دیگرے دو بار فلیش لائٹ چمکی اور پھر وہاں

ایک بار پھر تاریکی چھا گئی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور اسی آدمی کا چہرہ دکھائی دیا جو انہیں کیبن تک لایا تھا۔

"باہر آ جاؤ تم دونوں"...... اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا تو ٹائیگر اور عمران خاموشی سے کیبن سے باہر آ گئے۔ اس آدمی کے ہمراہ چلتے ہوئے وہ بڑے کیبن سے بھی باہر آ گئے۔ باہر ان کی جیپ کے گرد چار افراد موجود تھے جن کے ہاتھوں میں گائیگر تھے اور وہ ان گائیگروں سے جیپ کی چیکنگ کر رہے تھے۔

"یہ دونوں کلیئر ہیں جناب"...... انہیں کیبن سے باہر لانے والے آدمی نے دوسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو ان کا انچارج معلوم ہوتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری جیپ بھی کلیئر ہے۔ تم جیپ میں سوار ہو جاؤ۔ میرا ایک آدمی تم دونوں کے ساتھ پیلس تک جائے گا اور تمہیں وہاں چھوڑ دے گا"...... انچارج نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر وہی آدمی بیٹھ گیا تھا۔ اس کے کہنے پر عمران اور ٹائیگر جیپ کے عقبی حصے میں آ گئے۔ ان کے بیٹھتے ہی جیپ حرکت میں آئی اور تیزی سے ہموار اور متوازی سڑک پر دوڑتی چلی گئی۔ ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کچھ کہنا چاہا لیکن عمران نے اشارے سے اسے کچھ بھی کہنے سے منع کر دیا تو ٹائیگر خاموش ہو گیا۔ دس منٹ بعد وہ ایک دیوہیکل آہنی گیٹ کے سامنے پہنچ گئے جہاں بے شمار

سیاہ لباس والے مسلح افراد موجود تھے اور گیٹ کے پیچھے ایک جدید اور عالیشان محل دکھائی دے رہا تھا جہاں ہر طرف باوردی ملازمین، خادمائیں اور محافظ دکھائی دے رہے تھے۔ جیپ جیسے ہی وہاں پہنچی ان کے لئے گیٹ کھول دیا گیا اور ڈرائیور جیپ گیٹ کے اندر لے گیا۔ گیٹ کے اندر جاتے ہوئے بھی جیپ اور ان پر نیلے رنگ کی شعاعیں ڈالی گئیں اور پھر جیپ خوبصورت لان کے درمیان بنے ہوئے راستوں پر دوڑتی ہوئی ایک پورچ میں آ کر رک گئی جہاں بے شمار قیمتی کاریں اور جیپیں موجود تھیں۔ جیسے ہی ڈرائیور نے جیپ روکی اسی لمحے چار مسلح افراد تیزی سے ان کی طرف بڑھے۔

"تم دونوں نیچے آؤ"...... ان میں سے ایک مسلح آدمی نے عمران اور ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران اور ٹائیگر خاموشی سے جیپ سے اتر آئے۔

"تم میں سے میلکم کون ہے اور رائیڈ کون ہے"...... اس آدمی نے ان دونوں کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"میرے ممی ڈیڈی نے بچپن میں میرا نام میلکم رکھا تھا اور مجھے اس کے ممی ڈیڈی نے اس کا نام رائیڈ بتایا تھا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ جتنا پوچھا جائے اتنا ہی جواب دو"...... اس آدمی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے بھائی جان"...... عمران نے سہم جانے کی اداکاری

کرتے ہوئے کہا۔

"تم میلکم ہو"...... اس آدمی نے عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ابھی تو بتایا ہے۔ کیا لکھ کر دوں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ ہمارے ساتھ"...... اس آدمی نے کہا اور مڑ کر برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھ آنے والے تینوں مسلح افراد عمران اور ٹائیگر کے عقب میں آ گئے جیسے وہ انہیں اپنے نرغے میں لے جانا چاہتے ہوں۔

"ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم کسی لارڈ سے نہیں بلکہ جیل کے کسی خطرناک قیدی سے ملنے جا رہے ہوں"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر آہستہ آواز میں منہ بنا کر کہا۔

"کچھ کہا تم نے"...... آگے جانے والے شخص نے پلٹ کر عمران کی طرف دیکھ کر اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں بھائی۔ میں گونگا ہوں۔ میں بھلا کیسے بول سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو وہ آدمی غرا کر رہ گیا۔

"خاموشی سے چلو"...... اس نے غرا کر کہا۔

"محترمہ خاموشی تو میرے ساتھ نہیں ہے میں اپنے ساتھی اور آپ کے ساتھ ہی چل رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو اس آدمی نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ انہیں مختلف راستوں سے گزار:

ہوا ایک قیمتی سامان سے آراستہ ڈرائنگ روم میں لے آیا۔

''تم دونوں یہاں بیٹھو۔ لارڈ صاحب ابھی کچھ ہی دیر میں تم سے ملنے آ رہے ہیں''...... اس آدمی نے عمران اور ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہاں تو صوفے، کرسیاں اور میز ہیں۔ ہم کہاں بیٹھیں۔ صوفے پر کرسیوں پر یا پھر میز پر''...... عمران نے اس آدمی کی طرف دیکھ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ آدمی انہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''صوفے یا پھر کرسیوں پر بیٹھ جاؤ''...... اس آدمی نے غصیلے لہجے میں کہا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرتا ہوا انہیں لے کر ڈرائنگ روم سے نکلتا چلا گیا۔ عمران نے سر اٹھا کر ڈرائنگ روم کا جائزہ لیا۔ ڈرائنگ روم کو انتہائی نفاست اور قیمتی ترین سامان سے سجایا گیا تھا۔ ہر چیز سے امارت ٹپکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ دیواروں پر قیمتی پینٹنگز لگی ہوئی تھیں۔ قیمتی صوفوں اور کرسیوں کے نیچے انتہائی دبیز اور قیمتی قالین تھا جس میں پیر دھنس دھنس جا رہے تھے۔ یہ دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی کہ ڈرائنگ روم کی چھت پر کئی خفیہ جگہوں پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب تھے۔ یہ کیمرے ایسی جگہوں پر تھے جہاں سے پورے ڈرائنگ روم کو آسانی سے مانیٹر کیا جا سکتا تھا۔

''باس''.... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ بھی

عمران کی طرح ڈرائنگ روم کی ہر چیز کا جائزہ لے رہا تھا اور اس کی نظروں سے بھی سی سی ٹی وی کیمرے چھپے نہ رہے تھے۔

''کچھ پوچھنے یا کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے۔ جب تک میں نہ کہوں اس وقت تک تم خاموش رہو گے سمجھے تم''...... عمران نے قدیم عبرانی زبان میں کہا۔ اس کی آواز بے حد ہلکی تھی جو بمشکل ٹائیگر کے کانوں تک ہی پہنچ سکی تھی۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔ وہ دونوں ایک صوفے پر بیٹھ گئے۔ ابھی انہیں وہاں بیٹھے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ اچانک انہیں عقب سے سرر کی آواز سنائی دی۔ وہ دونوں چونک کر پلٹے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ عقبی دیوار میں ایک خلاء سا بن گیا تھا جہاں سے ایک ادھیڑ عمر آدمی جو انسان کم اور گینڈا زیادہ دکھائی دے رہا تھا اندر داخل ہوا۔ اس آدمی کے گال بھی پھولے ہوئے تھے اور اس کے ہاتھ میں سونے کی موٹھ والی ایک لاٹھی تھی جسے ٹیکتا ہوا وہ اس راستے سے اندر آ رہا تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں سگار تھا جو سلگ رہا تھا۔

گینڈے نما آدمی کو دیکھ کر وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ گینڈے نما آدمی کے عقب میں دو سفید لباس والے نوجوان تھے جو بے حد مضبوط اور طاقتور جسموں کے مالک تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ ان دونوں کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کے چشمے تھے اور دونوں انگریزی فلموں کے ولن دکھائی دے رہے تھے جن کے

چہروں پر سختی اور درشتی ثبت نظر آ رہی تھی۔

گینڈے نما آدمی کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں لیکن ان میں بے پناہ وحشت اور کرختگی کی سرخی چھائی ہوئی تھی اور وہ بڑے غرور بھرے انداز میں عمران اور ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور بڑے شاہانہ انداز میں چلتا ہوا ان کے سامنے آیا اور سامنے پڑے ہوئے ایک صوفے پر کسی شہنشاہ کے انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کے پیچھے آنے والے دونوں سفید پوش مسلح افراد مشین گنیں لئے اس کے صوفے کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھو"...... گینڈے نما آدمی نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور اس کی آواز سنتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ لارڈ ڈیمرے ہے جس کی اس سے فون پر بات ہوئی تھی۔ وہ دونوں بھی اطمینان بھرے انداز میں ان کے سامنے بیٹھ گئے۔

"تو تم دونوں رائیڈ اور میلکم ہو"...... گینڈے نما آدمی نے ان دونوں کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"دونوں نہیں جناب۔ میں میلکم ہوں اور یہ رائیڈ ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ ڈیمرے اسے گھور کر رہ گیا۔

"میری آفیسر جارج سے فون پر بات ہوئی تھی۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اس نے تمہارے ہاتھ میرے لئے کچھ ضروری دستاویزات بھیجی ہیں"...... لارڈ نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے اسی طرح مخصوص کرخت اور سخت لہجے میں کہا۔

"جی ہاں دستاویزات میرے پاس ہیں لیکن آفیسر جارج نے کہا تھا کہ دستاویزات آپ کو دکھانے سے پہلے میں ایک بار سیل فون پر آپ کی ان سے بات کرا دوں۔ وہ آپ سے ایک اہم بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ ایک بار آفیسر جارج سے بات کر لیں"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اسے جیب میں ہاتھ ڈالتے دیکھ کر لارڈ کے پیچھے کھڑے دونوں سفید پوش افراد نے مشین گنوں کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔

"ارے ارے۔ میں بم یا گن نہیں نکال رہا۔ سیل فون ہے۔ یہ دیکھو"...... عمران نے کہا اور فوراً جیب سے ہاتھ نکال لیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سیل فون تھا۔ لارڈ غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں سیل فون دیکھ کر سفید پوش گارڈز کی مشین گنوں کی نالیں جھک گئیں۔

"اجازت دیں تو میں آفیسر جارج کو کال ملاؤں"...... عمران نے لارڈ ڈیمرے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہونہہ۔ اب کیا بات کرنا چاہتا ہے وہ"...... لارڈ ڈیمرے نے غرا کر کہا۔

"یہ آپ خود ہی ان سے پوچھ لیں"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو لارڈ ڈیمرے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ کراؤ بات"...... لارڈ ڈیمرے نے اس انداز میں

کہا جیسے وہ عمران کو آفیسر جارج سے بات کرانے کی اجازت دے کر اس کی سات نسلوں پر احسان کر رہا ہو۔ عمران نے سیل فون آن کیا اور اس کے نمبر پریس کرنے لگا۔ پھر اس نے سیل فون کان سے لگا لیا۔

"آفیسر جارج۔ میلکم بول رہا ہوں۔ جی ہاں۔ میں لارڈ پیلس پہنچ گیا ہوں۔ لارڈ ڈیمرے میرے سامنے ہی بیٹھے ہیں۔ یہ لیں ان سے بات کریں"...... عمران نے سیل فون میں بات کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سیل فون کان سے ہٹایا اور لارڈ ڈیمرے کی طرف بڑھا دیا۔ لارڈ ڈیمرے نے پیچھے کھڑے آدمی کو اشارہ کیا تو وہ آدمی تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اور اس نے عمران سے سیل فون لے کر لارڈ ڈیمرے کو دے دیا اور دوبارہ لارڈ کے عقب میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ لارڈ ڈیمرے نے ایک نظر سیل فون کی طرف دیکھا اور پھر سیل فون کان سے لگا لیا۔

"لارڈ ڈیمرے بول رہا ہوں"...... لارڈ ڈیمرے نے سیل فون کان سے لگا کر انتہائی کرخت اور سخت لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"ہیلو"...... لارڈ ڈیمرے نے کہا لیکن اس بار بھی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"یہ کیا۔ دوسری طرف سے تو کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے۔ کہاں ہے آفیسر جارج"...... لارڈ ڈیمرے نے سیل فون کان

سے ہٹا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت اور غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران نے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی کا نگینہ پریس کیا اور ساتھ ہی ٹائیگر کو اشارہ کیا۔ دوسرے لمحے اچانک لارڈ ڈیمرے کے پیچھے کھڑے دونوں مسلح افراد چونک پڑے۔ ان دونوں کے ہاتھ ایک ساتھ اپنی گردنوں تک گئے۔ دوسرے لمحے ان کی آنکھیں پھیلیں اور وہ دونوں لارڈ ڈیمرے کے پیچھے الٹ کر گرتے چلے گئے۔ ان دونوں کو اس طرح اچانک گرتے دیکھ کر لارڈ ڈیمرے یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ بوتھم اور جیرٹ کو کیا ہوا"۔ لارڈ ڈیمرے نے چیختے ہوئے کہا۔

"دونوں کی قضاء آئی تھی اس لئے ایک ساتھ ملک عدم روانہ ہو گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ ڈیمرے چونک کر اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"ملک عدم۔ کیا مطلب"...... لارڈ ڈیمرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دونوں ہلاک ہو گئے ہیں ہز ہائنس"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو لارڈ بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ہلاک۔ کیا مطلب۔ کیسے ہلاک ہو گئے ہیں یہ۔ کس نے کیا ہے انہیں ہلاک"...... لارڈ ڈیمرے نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھی کے منہ میں بلو پائپ ہے۔ اس بلو پائپ میں زہریلی سوئیاں ہیں۔ اسے آپ کے سر پر بھوتوں کی طرح مسلط کھڑے یہ دونوں دیو زاد برے لگ رہے تھے اس لئے اس نے ان دونوں پر ایک ایک زہریلی سوئی تھرو کر دی تھی جس سے دونوں ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں منہ سے آوازیں نکالے بغیر ہلاک ہو گئے ہیں"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو لارڈ ڈیمرے کی آنکھیں پھیل گئیں اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"لل لل۔ لیکن تم نے انہیں ہلاک کیوں کیا ہے۔ کون ہو تم اور تم تو یہاں......" لارڈ ڈیمرے نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب بتانے سے پہلے میں تمہیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں لارڈ ڈیمرے یا لارڈ کراسٹن یا جو بھی تمہارا نام ہے کہ تم اس وقت ہمارے نرغے میں ہو۔ میرے ساتھی کے منہ میں بلو پائپ ہے جس سے یہ ایک اور زہریلی سوئی تھرو کر کے تمہیں ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے اور دوسرا یہ کہ تم نے جو سیل فون پکڑ رکھا ہے یہ سیل فون نہیں ایک میگا پاور بم ہے جس کا ریموٹ میرے پاس ہے۔ ارے ارے۔ اسے پھینکنے کی غلطی نہ کرنا۔ یہ تمہارے ہاتھ کی گرمی سے چارج ہو چکا ہے۔ اب یہ جیسے ہی تمہارے ہاتھ سے نکلے گا ایک زوردار دھماکہ ہو گا اور تمہارے جسم کے چیتھڑے اڑ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔ لارڈ ڈیمرے نے بم کا سن کر

سیل فون پھینکنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ عمران کی بات سن کر اس کا ہاتھ وہیں رک گیا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ سب تم کیوں کر رہے ہو"۔ لارڈ ڈیمرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر موت کا خوف ابھر آیا تھا۔

"سب بتاتا ہوں۔ پہلے یہ بھی سن لو کہ تم اس وقت مکمل طور پر ہماری گرفت میں ہو۔ میں نے اپنے ہاتھ کی انگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی پر انگلی رکھی ہوئی ہے۔ یہ اس بم کا ریموٹ کنٹرول ہے جو سیل فون کی شکل میں تمہارے ہاتھ میں ہے۔ جیسے ہی میری انگلی انگوٹھی کے نگینے سے ہٹی اسی لمحے یہ بم بلاسٹ ہو جائے گا۔ بم بلاسٹ ہونے کی صورت میں تم تو ہلاک ہو گے ہی تمہارے ساتھ ہمیں بھی شہیدوں کی لسٹ میں اپنا نام لکھوانا پڑے گا اس لئے میری بات مانو اور چپ چاپ بیٹھ جاؤ۔ میں تم سے چند سوال کروں گا۔ تمہیں بس میرے سوالوں کے جواب دینے ہیں اور پھر ہم جس طرح آئے تھے اسی طرح تمہیں بغیر کوئی نقصان پہنچائے یہاں سے واپس لوٹ جائیں گے"...... عمران نے کہا تو لارڈ ڈیمرے اسے گھور کر رہ گیا۔

"تو تمہیں آفیسر جارج نے یہاں نہیں بھیجا ہے"...... لارڈ ڈیمرے نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"جس آفیسر جارج سے تمہاری فون پر بات ہوئی تھی ہم اسی

کے توسط سے یہاں آئے ہیں اور وہ آفیسر جارج بھی میں ہی ہوں جس سے تمہاری فون پر بات ہوئی تھی''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو لارڈ ڈیمرے کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''تم۔ تمہارا مطلب ہے تم نے آواز بدل کر بات کی تھی''۔ لارڈ ڈیمرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے اور مجھ تک پہنچنے کے لئے یہ سارا چکر چلایا ہے''...... لارڈ ڈیمرے نے غراتے ہوئے کہا۔

''چکر باز انسانوں کو چکر دینے کے لئے ایسے چکر چلانے ہی پڑتے ہیں ورنہ خواہ مخواہ آدمی گھن چکر بن کر رہ جاتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... لارڈ ڈیمرے نے غرا کر کہا۔

''میرے پاس تمہیں مطلب سمجھانے کا وقت نہیں ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا چاہتے ہو مجھ سے اور یہاں کیوں آئے ہو اور سب سے بڑی بات کہ تم ہو کون''...... لارڈ ڈیمرے نے اسی انداز میں کہا۔

''مجھے ٹمبکٹو کہتے ہیں اور یہ میرا شاگرد دنیائے شاعری کا عظیم شاعر ہلاکو خان ہے جو مجھے دن رات جگا کر اپنے دیوان سناتا ہے

اور جب میری باری آتی ہے تو یہ یا تو اٹھ کر بھاگ جاتا ہے یا پھر خواب آور گولیاں کھا کر گہری نیند سو جاتا ہے''...... عمران نے زبان چل پڑی۔

''ٹمبکٹو۔ ہلاکو خان۔ یہ کیسے نام ہیں''...... لارڈ ڈیمرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بڑے عجیب سے نام ہیں لیکن کیا کروں ہمارے والدین محترمین نے ہمیں بچپن میں یہی نام دیئے تھے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ کیوں بھائی جلاد خان''...... عمران نے پہلے لارڈ ڈیمرے سے اور پھر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جلاد خان۔ لیکن تم نے ابھی اس کا نام ہلاکو خان بتایا تھا پھر یہ جلاد خان کیسے ہو گیا''...... لارڈ ڈیمرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معذرت چاہتا ہوں جناب۔ زبان پھسل گئی تھی۔ ویسے ہلاکو خان اور جلاد خان کے نام میں کوئی ڈفرنس نہیں ہے۔ دونوں ناموں کا ایک ہی مطلب ہے۔ اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں آپ کو محترم جناب ہلاکو خان المعروف جلاد خان اور اپنے یعنی ٹمبکٹو کے آباؤ اجداد کے سربراہ اعلیٰ جناب چنگیز خان کی داستان حیات سنانے کے ساتھ ساتھ ان کا پورا شجرہ نسب آپ کے گوش گزار کر دیتا لیکن افسوس۔ اگر میں یہ سب سنانے بیٹھ گیا تو پھر آپ کو کچھ سنانے کا کوئی موقع نہیں ملے گا''...... عمران نے کہا۔

"یہ تم کیا الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہو۔ مجھے تمہاری کسی بات کی سمجھ نہیں آ رہی ہے"...... لارڈ ڈیمرے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب آپ کی سمجھ ہی کم ہو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھ میں سمجھ نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ لارڈ ڈیمرے نانسنس ہے۔ بولو"...... لارڈ ڈیمرے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"آپ کہہ رہے ہیں تو میں مان لیتا ہوں"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مان لیتا ہوں"...... لارڈ ڈیمرے نے جیسے بے خیالی میں کہا۔

"یہی کہ آپ لارڈ ڈیمرے نانسنس ہیں"...... عمران نے اسی اطمینان سے جواب دیا تو لارڈ ڈیمرے تلملا کر رہ گیا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عمران کی بوٹیاں ہی نوچ لیتا۔

"سنو۔ تم جو کوئی بھی ہو تم نے یہاں آ کر اپنی موت کے پروانے پر خود ہی دستخط کر دیئے ہیں۔ یہ مت بھولو کہ تم لارڈ ڈیمرے کے لارڈ پیلس میں ہو۔ یہاں لوگ نہ تو اپنی مرضی سے آ سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی مرضی سے واپس جا سکتے ہیں۔ تمہاری اطلاع کے لئے میں یہ بھی بتا دوں کہ اس روم میں ہر طرف سیکورٹی کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ پیلس میں ایک سپیشل مانٹرنگ روم ہے

جہاں نہ صرف یہ سب دیکھا جا رہا ہے بلکہ ہر آواز بھی سنی جا رہی ہے۔ ابھی چند ہی لمحوں میں میرے آدمی یہاں پہنچ جائیں گے اور وہ اندر آتے ہی تم دونوں کو شوٹ کر دیں گے"...... لارڈ ڈیمرے نے غراتے ہوئے کہا۔

"اطلاع دینے کا شکریہ جناب۔ اس اطلاع کے جواب میں، میں بھی آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ میں نے یہاں آتے ہی سیکورٹی کیمرے دیکھ لئے تھے اور مجھے یقین تھا کہ کیمروں کے ساتھ اس کمرے میں بگز بھی لگے ہوئے ہوں گے تاکہ ہماری آوازیں بیچ کی جا سکیں۔ آپ کے ہاتھ میں جو سیل فون کی شکل میں بلاسٹر ہے اس میں ایک سپیشل مشین بھی آن ہے۔ اس مشین کے آن ہونے کی وجہ سے ایک تو یہاں موجود تمام سیکورٹی کیمرے بلاک ہو گئے ہیں اور دوسرا یہ کہ بگز بھی جام ہو چکے ہیں۔ اس مشین کی تیسری خاصیت یہ ہے کہ اس مشین سے یہاں ایک خاص ریز پھیل گئی ہے جسے سکر ریز کہا جاتا ہے۔ اس ریز کی وجہ سے اب نہ تو اس کمرے سے کوئی آواز باہر جا سکتی ہے اور نہ ہی باہر سے کوئی آواز اندر آ سکتی ہے۔ آپ لاکھ چیخ چلائیں یا زور زور سے دھاڑنا شروع کر دیں تب بھی آپ کی آواز اس کمرے سے باہر نہ جا سکے گی اور یہ بات میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں نے جس انگوٹھی کا نگینہ پریس کر رکھا ہے یہ سیل فون کے بلاسٹر کا ریموٹ ہے۔ میری انگلی اس نگینے سے ہٹتے ہی یہ بلاسٹ ہو جائے گا اور پھر جو ہو گا وہ سب دیکھنے

کے لئے آپ زندہ نہیں رہیں گے اس لئے اب آپ کو یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ آپ کی زندگی اس وقت ہمارے رحم و کرم پر ہے''...... عمران نے کہا تو اس کی باتیں سن کر لارڈ ڈیمرے کا رنگ بدل گیا۔

''کک کک۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو''...... لارڈ ڈیمرے نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر آپ کو یقین نہیں تو چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو آوازیں دیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی آپ کی آواز سن ہی لے اور آپ کی مدد کے لئے یہاں آ جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ ڈیمرے نے واقعی چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو آوازیں دینا شروع کر دیں لیکن اس کی آواز واقعی ایک حد سے باہر جا ہی نہیں رہی تھی۔

''تم یہ سب کیوں کر رہے ہو اور مجھ سے کیا چاہتے ہو''۔ لارڈ ڈیمرے نے جب دیکھا کہ اس کی آواز واقعی ایک حد سے باہر نہیں جا رہی تو اس کے سارے کس بل نکل گئے اور اس نے ترحم بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ ہوئی نا شریفوں والی بات۔ آپ شرافت سے بات کریں گے تو میں بھی آپ کے لئے شریف بلکہ شریف النفس بن جاؤں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لارڈ ڈیمرے کے چہرے پر اب واقعی موت کا خوف طاری ہو گیا تھا اور وہ عمران کی طرف

متوحش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''سیکورٹی کیمروں میں میرے ساتھیوں کو جب اس کمرے کا منظر نظر نہ آیا اور گو سے انہیں میری آواز سنائی نہ دی تو وہ چیکنگ کرنے کے لئے یہاں آ سکتے ہیں''...... لارڈ ڈیمرے نے کہا۔

''ارے نہیں۔ میرا نام جھگو ضرور ہے لیکن میں احمق نہیں ہوں۔ آپ کے ہاتھ میں جو چھڑی ہے۔ اس پر ایک بٹن لگا ہوا ہے اور جب آپ صوفے پر تشریف فرما ہو رہے تھے تو میں نے آپ کی چھڑی پر لگا ہوا وہ بٹن دیکھ لیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ جب تک آپ نہ چاہیں آپ کا کوئی بھی کارندہ اس جگہ کو نہ تو مانیٹر کر سکتا ہے اور نہ یہاں کی آوازیں سن سکتا ہے۔ آپ نے پہلے تو یہ بٹن پریس نہیں کیا تھا لیکن جیسے ہی آپ کے یہ دونوں گرگے ہلاک ہو کر گرے اسی وقت آپ نے چھڑی کا بٹن پریس کر دیا اور اس بٹن کے پریس ہوتے ہی سیکورٹی کیمروں کے ریڈ بلب آن ہو گئے تھے لیکن اس وقت تک سیل فون کی مشین نے اپنا کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ آپ کے بٹن پریس کرنے سے یہاں موجود کیمرے تو ضرور آن ہو گئے ہیں لیکن ان کا کاشن مانیٹر روم میں نہیں ملا ہے جس کا مطلب ہے کہ مانیٹر روم والے بدستور اندھے اور بہرے ہیں۔ نہ اس روم کی انہیں کوئی تصویر جا رہی ہے اور نہ ہی انہیں یہاں ہونے والی کوئی بات سنائی دے رہی ہے۔ میرا مطلب سمجھ رہے ہیں نا آپ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ غرا کر رہ گیا۔

"تو تم اس سسٹم کے بارے میں جانتے ہو"...... لارڈ ڈیمرے نے غراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ تھوڑا تھوڑا"...... عمران نے کسی دلہن کی طرح شرماتے ہوئے کہا تو لارڈ ڈیمرے غرا کر رہ گیا۔

"اب اپنے بارے میں بتاؤ اور یہ بتاؤ کہ یہاں کیوں آئے ہو اور مجھ سے کیا چاہتے ہو جس کے لئے تم نے یہ سارا کھیل کھیلا ہے"...... لارڈ ڈیمرے نے اسے گھورتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"کھیل تو آپ نے کھیلا ہے لارڈ ڈیمرے وہ بھی لارڈ کراسٹن کے روپ میں"...... عمران نے کہا تو لارڈ ڈیمرے چونک پڑا۔

"لارڈ کراسٹن۔ کیا مطلب۔ میں لارڈ کراسٹن نہیں، لارڈ ڈیمرے ہوں سمجھے اور تم کس کھیل کی بات کر رہے ہو نانسنس۔ بولو"...... لارڈ ڈیمرے نے غرا کر کہا۔

"کاربان میں چند روز قبل ویسٹرن کالونی کی رہائش گاہ میں جن بارہ پاکیشیائی نژاد ایکریمینز افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ ان کی ہلاکت میں تمہارا ہی ہاتھ ہے نا"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو لارڈ ڈیمرے چونک پڑا۔

"کون بارہ افراد"...... لارڈ ڈیمرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں پاکیشیائی نژاد جاگیردار نواز عالم ان کے بیٹے رجب عالم

اور ان کے فیملی ممبرز کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے اسی طرح اس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں انہیں نہیں جانتا۔ تمہیں اس بارے میں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"...... لارڈ ڈیمرے نے کہا لیکن اس کے چہرے کے تاثرات سے عمران کو صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور جاگیردار نواز عالم اور اس کی فیملی کو ہلاک کرانے میں اسی کا ہاتھ تھا۔

"میرے پاس اس بات کے پختہ ثبوت ہیں لارڈ کراسٹن کہ تم نے انہیں اپنے نمبر ٹو ٹی مور کے ذریعے ہلاک کرایا ہے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہوگا کہ اپنا یہ جرم قبول کر لو ورنہ......" اس بار عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو لارڈ ڈیمرے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ غصے سے یکلخت سرخ ہو گیا تھا اور اس کی آنکھوں سے چنگاریاں برسنے لگی تھیں۔

"یو۔ تم مجھ سے کس انداز میں بات کر رہے ہو نانسنس۔ یہ مت بھولو کہ تم میرے لارڈ پیلس میں ہو اور......" لارڈ ڈیمرے نے چیختے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں اپنے ہاتھ میں موجود سیل فون پر پڑیں وہ یکلخت خاموش ہو گیا۔

"بولو۔ کچھ اور بولنا ہے تو وہ بھی بول دو۔ لیکن یاد رکھو۔ تمہاری یہ گرم مزاجی تمہاری جان نہیں بچا سکے گی۔ مجھے غصہ دلانے کی کوشش نہ کرو لارڈ کراسٹن۔ اگر مجھے غصہ آ گیا تو میں انگوٹھی کے

نگینے سے انگلی ہٹا دوں گا اور پھر تم جس بھیانک موت کا شکار ہو گے اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کا سرد لہجہ سن کر لارڈ ڈیمرے کانپ کر رہ گیا۔

"مم مم۔ میرا ان افراد کی ہلاکت میں کوئی ہاتھ نہیں ہے"۔ لارڈ ڈیمرے نے اس بار سہمے ہوئے اور قدرے نیچی آواز میں کہا۔

"جبکہ تمہارا چہرہ چیخ چیخ کر بتا رہا ہے کہ ان سب کے قاتل تم ہو۔ تم نے ہی انہیں ہلاک کرایا ہے"...... عمران نے کہا تو لارڈ ڈیمرے کا رنگ بدل گیا۔

"ٹھیک ہے ان باتوں کو چھوڑو اور اب میری بات کا سیدھا سیدھا جواب دو۔ اس بار اگر تم نے جھوٹ بولا تو میں کچھ کہے بغیر انگوٹھی کے نگینے سے انگلی ہٹا دوں گا۔ پھر جو ہوگا اس کے تم خود ہی ذمہ دار ہو گے"...... عمران نے کہا۔

"پپ پپ۔ پوچھو۔ اگر مجھے معلوم ہوا تو میں بتا دوں گا"۔ لارڈ ڈیمرے نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلیک ڈائمنڈ کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک ڈائمنڈ کا نام سن کر لارڈ ڈیمرے یوں اچھلا جیسے اس کے ہاتھ میں موجود سیل فون بلاسٹر بن کر بلاسٹ ہو گیا ہو۔

"بب بب۔ بلیک ڈائمنڈ"...... لارڈ ڈیمرے کے منہ سے نکلا۔

"ہاں۔ وہی بلیک ڈائمنڈ جو جاگیردار نواز عالم کا بیٹا پاکیشیا سے لایا تھا اور تم نے ٹی مور کو بھیج کر ان سب کو ہلاک کرایا اور اس

سے زبردستی بلیک ڈائمنڈ حاصل کر لیا۔ بولو میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ سب درست ہے۔ رجب نواز نے اس ڈائمنڈ کا مجھ سے سودا کیا تھا۔ اس نے مجھے ڈائمنڈ ایک کروڑ ڈالرز میں دینے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ خود گیا تھا پاکیشیا اور اپنی چھپائی ہوئی جگہ سے ڈائمنڈ نکال کر لے آیا تھا۔ یہاں آتے ہی اس کی نیت بدل گئی تھی اس نے مجھ سے ایک کروڑ کی بجائے پانچ کروڑ ڈالرز مانگ لئے تھے جس پر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اسے ایک ڈالر بھی نہ دینے کا فیصلہ کرتے ہوئے ٹی مور کو وہاں بھیجا اور اس نے اپنے آدمیوں کے ساتھ مل کر اسے اور اس کی فیملی کو ہلاک کر دیا اور ڈائمنڈ لا کر مجھے دے دیا مگر......" لارڈ ڈیمرے کہتے کہتے رک گیا۔

"مگر۔ مگر کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"اب وہ ڈائمنڈ میرے پاس نہیں ہے"...... لارڈ ڈیمرے نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"تمہارے پاس نہیں ہے تو کہاں ہے۔ بولو۔ اگر تم نے جھوٹ بولا تو مجھے بار بار یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ تمہارا انجام بھیانک ہوگا"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا بلیک ڈائمنڈ کے سلسلے میں ایک پارٹی سے معاہدہ ہوا تھا۔ میں نے اس پارٹی کو بلیک ڈائمنڈ بیس کروڑ ڈالرز میں فروخت کرنے کا معاہدہ کیا تھا اور میں نے اس پارٹی سے آدھا معاوضہ

ایڈوانس بھی لے لیا تھا۔ آدھا معاوضہ بلیک ڈائمنڈ کی ڈلیوری کے بعد طے پایا تھا لیکن جب ڈلیوری کا وقت آیا تو پتہ چلا کہ بلیک ڈائمنڈ چوری ہو گیا ہے"...... لارڈ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ لارڈ ڈیمرے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"کس نے چوری کیا ہے بلیک ڈائمنڈ"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے ہی آدمیوں نے اور......" لارڈ نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک اس کے سر کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور یہ دیکھ کر عمران یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا کہ لارڈ ڈیمرے کے سر میں ایک سوراخ بن گیا تھا۔ دوسرے لمحے اس کے سر میں بنے ہوئے سوراخ سے خون کی دھاری نکلی اور وہ صوفے سے منہ کے بل قالین پر گرتا چلا گیا۔ عمران نے سر گھما کر پچھلی دیوار کی طرف دیکھا تو اسے وہاں ایک روشن دان دکھائی دیا۔ روشن دان میں ایک ہاتھ دکھائی دے رہا تھا جس نے ایک لمبی نال والا ریوالور پکڑ رکھا تھا اور اس ریوالور کی نال پر سائلنسر لگا ہوا تھا۔ نال سے دھواں نکل رہا تھا۔ اسی لمحے ریوالور کا رخ عمران کی طرف ہوا تو عمران نے فوراً اپنی جگہ سے چھلانگ لگا دی۔ فائر ہوا اور گولی ٹھیک صوفے پر اس جگہ پڑی جہاں عمران بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کے اٹھتے ہی ٹائیگر نے بھی اپنی جگہ چھوڑ دی۔

"وہ چھت پر ہے۔ پکڑو اسے"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا

اور تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ روشن دان سے اس پر اور ٹائیگر پر لگا تار فائر ہو رہے تھے۔ ریوالور پر چونکہ سائلنسر لگا ہوا تھا اس لئے دھماکوں کی آوازیں سنائی نہ دے رہی تھیں۔ عمران اور ٹائیگر زگ زیگ انداز میں بھاگتے ہوئے دروازے تک پہنچے اور دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل گئے۔ دروازے کے باہر دو مسلح آدمی موجود تھے۔ انہیں اس طرح دروازہ کھول کر باہر آتے دیکھ کر وہ بری طرح سے چونک پڑے۔

"چھت پر ایک آدمی ہے اس نے لارڈ ڈیمرے کو گولی مار دی ہے۔ پکڑو اسے"...... عمران نے چیخ کر کہا تو وہ دونوں بری طرح سے اچھل پڑے۔ عمران اور ٹائیگر بھاگتے ہوئے باہر آ گئے۔ باہر راہداری تھی جہاں کئی مسلح افراد گھوم رہے تھے۔ انہیں بھاگتے دیکھ کر وہ چونک پڑے۔

"چھت پر ایک آدمی موجود ہے اس نے ڈرائنگ روم کے روشن دان سے لارڈ ڈیمرے کو گولی ماری ہے۔ پکڑو اسے وہ جانے نہ پائے"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے اور پھر ہر طرف جیسے ہڑبونگ سی مچ گئی۔ ہر طرف سے دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سنائی دیں۔ عمران اور ٹائیگر دوڑتے ہوئے راہداری کی سائیڈ میں بنی ہوئی سیڑھیوں کی طرف آئے اور پھر رکے بغیر تیزی سے سڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔ ان سے پہلے چند مسلح افراد بھی اوپر چڑھ چکے تھے۔

عمران اور ٹائیگر جیسے ہی چھت پر پہنچے یکلخت ٹھٹھک کر رک گئے۔ چھت پر سیاہ لباسوں والے دس مسلح افراد موجود تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔ ان کے درمیان سیاہ لباس والا ایک اور آدمی موجود تھا جس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور دکھائی دے رہا تھا۔ اس آدمی کے چہرے پر نقاب تھا اور وہ ان دس افراد کے درمیان گھرا ہوا تھا۔

''یہی ہے۔ یہی ہے وہ آدمی جس نے روشن دان سے لارڈ ڈیمرے کو گولی ماری ہے''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو مشین گن بردار چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ ریوالور بردار انتہائی بے چین دکھائی دے رہا تھا۔ اسے مشین گن برداروں نے جس بری طرح سے گھیر رکھا تھا اسے وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔

''کون ہو تم''...... مشین گن بردار میں سے ایک آدمی نے کڑکتے ہوئے ریوالور بردار سے مخاطب ہو کر کہا لیکن ریوالور بردار نقاب پوش نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''ریوالور گرا دو ورنہ گولیوں سے چھلنی کر دیے جاؤ گے''...... مشین گن بردار نے چیختے ہوئے کہا لیکن نقاب پوش ریوالور ہاتھ میں لئے ان کے درمیان ناچ رہا تھا جیسے اس کے پر ہوں تو وہ ان کے اوپر سے اڑتا ہوا نکل جائے۔

''بولو کون ہو تم۔ ورنہ......'' مشین گن بردار نے چیختے ہوئے کہا

تو نقاب پوش چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اسی لمحے اچانک وہ اچھلا اور یہ دیکھ کر نہ صرف عمران بلکہ ٹائیگر اور لارڈ ڈیمرے کے مسلح ساتھی بھی حیران رہ گئے کہ نقاب پوش ان کے گھیرے سے واقعی کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا نکل گیا تھا۔ چھلانگ لگا کر وہ مشین گن برداروں کے گھیرے سے باہر نکلا اور پھر جیسے ہی اس کے پاؤں زمین سے لگے اس نے پوری قوت سے ایک طرف چھلانگ لگائی اور دوڑتا چلا گیا۔ اسے دوڑتے دیکھ کر لارڈ ڈیمرے کے ساتھیوں نے اس پر مشین گنوں سے فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ لیکن وہ نقاب پوش تربیت یافتہ معلوم ہوتا تھا۔ فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی اس نے ہوا میں چھلانگیں لگائی اور چھت پر زگ زیگ انداز میں دوڑنا شروع کر دیا۔ وہ سب تیزی سے اس کی طرف دوڑے لیکن دوسرے لمحے انہیں رکنا پڑا کیونکہ نقاب پوش نے دوڑتے دوڑتے اچانک چھت کے کنارے سے نیچے چھلانگ لگا دی تھی۔

لارڈ ڈیمرے کے مسلح ساتھی، عمران اور ٹائیگر دوڑ کر چھت کے کنارے پر آئے اور انہوں نے نیچے جھانکا تو یہ دیکھ کر وہ ساکت رہ گئے کہ نقاب پوش پختہ فرش پر گرا ہوا تھا۔ اس نے چھت سے سر کے بل چھلانگ لگائی تھی۔ وہ نیچے فرش سے سر کے بل ہی ٹکرایا تھا جس سے اس کا سر کسی ناریل کی طرح پھٹ گیا تھا۔ اس کے ارد گرد خون کا تالاب سا بنتا جا رہا تھا۔

"نیچے چلو جلدی"...... لارڈ ڈیمرے کے ساتھیوں نے چیختے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے پلٹے اور دوبارہ زینوں کی طرف بھاگنا شروع ہو گئے۔ عمران اور ٹائیگر اوپر ہی موجود تھے۔

"اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ اب بچ کر نہیں جا سکتا اسی لئے اس نے چھت سے کود کر خودکشی کر لی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ اس نے اپنی جان بچانے کے لئے سر کے بل چھلانگ ضرور لگائی تھی لیکن اس کے چھلانگ لگانے کا انداز ایسا تھا جیسے نیچے جاتے ہی یہ ڈائیو لگائے گا اور سر کی بجائے پیروں کے بل نیچے پہنچ جائے گا لیکن تیزی میں اور اچانک چھلانگ لگانے کی وجہ سے یہ ڈائیو لگانے میں ناکام رہا تھا اور سر کے بل ہی نیچے گیا اسی لئے اس کا یہ انجام ہوا ہے۔ اگر اسے خودکشی ہی کرنی ہوتی تو اسے فائرنگ سے بچ کر بھاگنے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"لیکن اس نے لارڈ ڈیمرے کو گولی کیوں ماری ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تاکہ وہ ہلاک ہو جائے اور ہمیں یہ پتہ نہ چل سکے کہ بلیک ڈائمنڈ کہاں ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ان آدمیوں میں سے ہے جس نے لارڈ ڈیمرے کا بلیک ڈائمنڈ چوری کیا تھا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے نقاب پوش کی لاش کے گرد بے شمار افراد جمع ہو گئے اور پھر ان میں سے ایک آدمی جھکا اور اس نے لاش کے چہرے پر سے اس کا نقاب کھینچ لیا۔

"ارے۔ یہ تو ایلر ہے"...... ایک آدمی کے منہ سے چیختی ہوئی آواز نکلی۔

"ایلر یہ کون ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہی کا ساتھی ہو گا جنہوں نے لارڈ کا بلیک ڈائمنڈ چوری کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا یہ اسی انتظار میں تھا کہ اگر کوئی لارڈ ڈیمرے سے بلیک ڈائمنڈ کا پتہ کرنے کے لئے آئے تو یہ اسے فوراً نشانہ بنا سکے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کریں باس۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ لارڈ ڈیمرے نے جو کہا تھا وہ سچ ہے اور اس کے آدمیوں نے واقعی بلیک ڈائمنڈ چوری کر لیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے لارڈ ڈیمرے کے چہرے پر اس بات کی سچائی دیکھی تھی۔ وہ جھوٹ نہیں بول رہا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تب تو اس کے زندہ رہنے نہ رہنے سے ہمیں کوئی فائدہ نہ

ہوا۔ ڈائمنڈ اس کے پاس تھا ہی نہیں تو یہ ہمیں کہاں سے دے سکتا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اور کچھ نہیں تو کم از کم وہ ہمیں یہ ضرور بتا سکتا تھا کہ اس کے کس ساتھی نے بلیک ڈائمنڈ چوری کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بات تو یہاں کسی سے بھی پتہ کی جا سکتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بات یہاں شاید ہی کسی کو معلوم ہو بلکہ بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں بھی یہاں کوئی نہ جانتا ہو گا۔ بلیک ڈائمنڈ دنیا کا سب سے نایاب اور قیمتی ترین ہیرا ہے جس کے بارے میں لارڈ ڈیرے نے بھروسے کے آدمیوں کو ہی بتایا ہو گا اور جن آدمیوں پر اس نے بھروسہ کیا تھا وہی اسے ڈاج دے گئے ہوں تو بے چارہ کیا کر سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اور کوئی جانتا ہو یا نہ جانتا ہو لیکن ایک آدمی ہمیں ضرور بتا سکتا ہے کہ بلیک ڈائمنڈ لارڈ کے کس آدمی نے چوری کیا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تمہارا اشارہ شاید ٹی مور کی طرف ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ٹی مور، لارڈ کراسٹن کا نمبر ٹو ہے۔ اسے یقیناً ہر بات کا علم ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اسی لمحے نیچے کھڑے افراد نے مشین گنوں کا رخ ان کی جانب کر دیا۔

"تم دونوں فوراً نیچے آ جاؤ"...... ان میں سے ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

"چلو بھائی۔ یہ لارڈ ڈیرے اور اس کے قاتل کا سوگ منانے کا پروگرام بنا رہے ہیں جن کے مرثیے شاید ہمیں ہی پڑھنا پڑیں۔ اسی لئے یہ ہمیں نیچے بلا رہے ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں مڑے اور زینوں کی طرف بڑھے۔ اسی لمحے زینوں پر دو مشین گن بردار دوڑتے ہوئے اوپر پہنچ گئے اور انہوں نے مشین گنوں کے رخ ان کی جانب کر دیئے۔

"چلو جلدی"...... ان میں سے ایک نے کڑکتے ہوئے کہا۔

"چل تو رہے ہیں بھائی۔ زیادہ جلدی ہے تو ہمیں اٹھا کر نیچے پھینک دو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ وہ دونوں انہیں لے کر اس طرف آ گئے جہاں نقاب پوش چھت سے چھلانگ لگا کر ہلاک ہوا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"کیا تم دونوں نے اسے ہی روشن دان سے لارڈ پر گولی چلاتے دیکھا تھا"...... اس آدمی نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بھائی۔ دیکھا تھا تب ہی تو ہم اس کے پیچھے آئے تھے اور اس نے لارڈ پر ہی نہیں ہم پر بھی فائرنگ کی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اس نے لارڈ کو گولی کیوں ماری۔ یہ تو ہمارا اپنا آدمی تھا"...... اس آدمی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اس کا جواب تو یہی دے سکتا ہے۔ کہو تو میں اس کی لاش سے پوچھوں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ آدمی اسے گھور کر رہ گیا۔

"میرا نام روجر ہے اور میں یہاں کا سیکورٹی انچارج ہوں۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ تم لارڈ سے کس سلسلے میں ملنے آئے تھے اور ایلر نے تمہاری موجودگی میں ہی لارڈ کو گولی مار کر ہلاک کیوں کیا ہے"...... اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہے اور ہمیں یہاں سٹیٹ آفیسر جارج نے بھیجا ہے۔ ہم لارڈ سے چند ضروری معلومات لینے آئے تھے۔ لارڈ سے ہماری ملاقات طے تھی۔ ابھی ہم لارڈ سے بات کر ہی رہے تھے کہ اچانک روشن دان سے فائر ہوا اور لارڈ کے سر میں سوراخ ہو گیا اور وہ اسی لمحے گر گیا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لارڈ کو تو اس نے گولی مار کر ہلاک کیا تھا لیکن بوتھم اور جیرٹ کو کیا ہوا تھا۔ لارڈ کے پاس ان کی بھی لاشیں گری ہوئی ہیں۔ ان کے جسموں پر تو گولیوں کے نشان نہیں ہیں"...... روجر نے عمران اور ٹائیگر کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے ان دونوں کو ہی نشانہ بنایا گیا تھا۔ میں نے ان دونوں کو

اپنی گردنوں پر ہاتھ رکھتے اور الٹ کر گرتے دیکھا تھا۔ اس آدمی نے شاید ان دونوں کو نیڈل تھرو گن سے نشانہ بنایا تھا اور پھر اس نے لارڈ پر گولی چلائی تھی"...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر اس نے ان دونوں کو نیڈل تھرو گن سے ہلاک کیا ہے تو پھر اسے لارڈ پر گولی چلانے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ لارڈ کو بھی تو نیڈل تھرو گن سے نشانہ بنا سکتا تھا"...... روجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بھائی صاحب۔ جو کچھ کیا ہے اس نے کیا ہے اور پولیس والے ہم ہیں۔ سوال جواب کرنے کا حق ہمارے پاس ہے اور وہی حق آپ ہم پر استعمال کر رہے ہیں۔ کیوں"...... عمران نے ناگوار لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ اس بات کا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم واقعی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے آئے ہو"...... روجر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

وہ شاید لارڈ کا زیادہ ہی وفادار تھا یا پھر اس کے دماغ میں شک کا زہر ضرورت سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔

"نانسنس۔ اگر ہمارا تعلق سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے نہ ہوتا تو لارڈ ہمیں ملاقات کا وقت کیوں دیتا"...... عمران نے غرا کر کہا تو اس کی بات سن کر روجر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران کی اس بات کا اس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

"سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ایلر نے یہ سب کیوں کیا ہے۔ کیا وشمنی

تھی اس کی لارڈ سے''...... روجر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ یہ اس چور کا ساتھی ہو جس نے لارڈ ڈیمرے کا قیمتی ہیرا چوری کیا تھا''...... عمران نے کہا تو روجر بری طرح سے چونک پڑا۔

''چور کا ساتھی۔ کون چور اور کون سا ہیرا''...... روجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ روجر ہیرے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

''لارڈ کا ایک قیمتی ہیرا چوری ہو گیا تھا جو اس کے کسی اعتماد کے ساتھی نے چوری کیا تھا۔ لارڈ نے اس ہیرے اور چور کی تلاش کے لئے ہی ہمیں یہاں بلایا تھا۔ لارڈ ابھی ہمیں چور کا نام بتانے ہی لگا تھا کہ اس ایلر نے لارڈ پر فائر کر دیا۔ شاید یہ نہیں چاہتا تھا کہ لارڈ ہمیں چور کا نام بتائے''...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا تو روجر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''حیرت ہے۔ اگر لارڈ کا قیمتی ہیرا چوری ہو گیا تھا تو لارڈ نے اس کے بارے میں مجھے کیوں نہیں بتایا''...... روجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بات جا کر لارڈ کی لاش سے پوچھو۔ اگر وہ بتا دے تو ہمیں بھی آ کر بتا دینا''...... عمران نے کہا تو روجر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''یہ سب آپ کے سامنے ہوا ہے۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے''۔

روجر نے روہانسے لہجے میں کہا۔

''ہم یہاں سے جا کر متعلقہ پولیس والوں کو یہاں بھیج دیں گے وہ خود ہی یہاں پہنچ کر ساری کارروائی کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اور وہ چور جس نے لارڈ کا قیمتی ہیرا چوری کیا ہے''...... روجر نے کہا۔

''اسے تلاش کرنا ہماری ذمہ داری ہے اور ہم اپنا کام بخوبی جانتے ہیں''...... عمران نے کہا تو روجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا تم کسی ٹی مور کو جانتے ہو''...... اچانک کچھ سوچ کر عمران نے روجر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ٹی مور۔ نہیں۔ کون ہے یہ''...... روجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ لارڈ ڈیمرے نے یہاں موجود افراد کو اپنے دوہرے سیٹ اپ کے بارے میں کچھ نہ بتایا تھا ان میں سے ایسا کوئی نہیں تھا جو لارڈ ڈیمرے کے دوہرے روپ کے بارے میں کچھ جانتا ہو۔ ٹی مور کا تعلق سینڈیکیٹ سے تھا اور لارڈ ڈیمرے اسے لارڈ کراسٹن کی حیثیت سے ڈیل کرتا تھا اس لئے اس کے بارے میں یہاں سے اسے کوئی معلومات نہ مل سکتی تھی۔

''شاید یہ وہی آدمی ہے جس نے لارڈ ڈیمرے کا قیمتی ہیرا چوری کیا تھا۔ خیر کوئی بات نہیں۔ اسے ہم خود ہی ڈھونڈ لیں گے۔ چلو رائیڈ''...... عمران نے کہا اور پھر وہ روجر کی بات سنے بغیر مڑا

اور تیز تیز چلتا ہوا پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے بڑھ گیا۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی طاری ہو گئی تھی اور وہ گہرے خیالوں میں کھو گیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ جیپ میں سوار لارڈ پیلس سے نکلتے چلے جا رہے تھے۔

میگراتھ ابھی آ کر اپنے آفس میں بیٹھا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ وہ تیزی سے میز کی طرف آیا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کرسی پر بیٹھتے ہی اس نے میز کے نیچے ہاتھ لے جا کر کوئی بٹن پریس کیا تو کمرے کا دروازہ خود بخود لاک ہو گیا اور کمرے کی لائٹ یکلخت نیلے رنگ میں تبدیل ہو گئی۔ یہ نیلی روشنی وائس سکر لائٹ تھی۔ اس لائٹ کے آن ہوتے ہی کمرہ ساؤنڈ پروف ہو گیا تھا۔ اب نہ اندر کی آواز باہر جا سکتی تھی اور نہ ہی باہر کی آواز اندر آ سکتی تھی۔ وائس سکر لائٹ آن ہوتے ہی میگراتھ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

”میگراتھ بول رہا ہوں“...... میگراتھ نے انتہائی کرخت آواز میں کہا۔

”ٹام بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے ٹام کی آواز

سنائی دی۔

"یس نام۔ کیا رپورٹ ہے"...... میگراتھ نے چونک کر کہا۔

"ہم نے اس رہائش گاہ کا محاصرہ کر رکھا ہے باس جس کے بارے میں مارکو نے بتایا تھا۔ اس رہائش گاہ میں نہ تو میجر پرمود پہنچا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی آدمی۔ رہائش گاہ میں ہمیں ایک آدمی ملا ہے اس کا نام فرینک ہے۔ اسے اکیلا دیکھ کر ہم نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔ وہ میرے سامنے زیادہ دیر منہ بند نہ رکھ سکا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ مارکو کا اسے فون آیا تھا کہ ریڈ ڈان اور اس کے چند ساتھی یہاں پہنچنے والے ہیں۔ وہ اس رہائش گاہ میں ہی رہیں گے اور انہیں یہاں جس چیز کی ضرورت ہو گی فرینک انہیں بلا تامل مہیا کرے گا۔ میں نے اپنے ایک آدمی کو فرینک کا میک اپ کر کے رہائش گاہ میں پہنچا دیا ہے۔ کئی گھنٹے گزر چکے ہیں لیکن نہ تو میجر پرمود یہاں آیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ساتھی اور نہ ہی ان میں سے کسی نے فرینک کو کال کی ہے"...... دوسری طرف سے نام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو میگراتھ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو علم ہو گیا ہے کہ اس رہائش گاہ میں موت ان کی منتظر ہے"۔ میگراتھ نے غراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے باس۔ ہم نے تو نہایت خاموشی سے اس جگہ کو گھیرا

تھا۔ ہم عمارت کے باہر موجود ہیں اور ایسی جگہوں پر موجود ہیں جہاں سے میجر پرمود اور اس کے ساتھی تو کیا کوئی بھی ہمیں ٹریس نہیں کر سکتا"...... نام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم میجر پرمود کو نہیں جانتے نام۔ وہ انتہائی ذہین اور شاطر ترین انسان ہے۔ وہ دور سے ہی خطرے کی بو محسوس کر لیتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس رہائش گاہ میں آنے سے پہلے اس نے کسی بات کے لئے مارکو کو کال کیا ہو۔ مارکو کی ہلاکت کا اسے پتہ چل گیا ہو اور اس کی ہلاکت سے اسے خطرہ پیدا ہو گیا ہو کہ وہ یا اس کا کوئی ساتھی اس رہائش گاہ پہنچے تو موت ان پر جھپٹ پڑے گی اس لئے انہوں نے اس طرف آنے سے گریز کیا ہو گا"...... میگراتھ نے کہا۔

"اوہ۔ تب تو وہ اس طرف کبھی نہیں آئیں گے"...... نام نے کہا۔

"ہاں۔ اب وہ اپنا نیا ٹھکانہ ڈھونڈیں گے"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... نام نے پوچھا۔

"اس رہائش گاہ میں تم اپنا ایک آدمی چھوڑ دو اور اپنے باقی ساتھیوں کو لے کر ان کی تلاش میں لگ جاؤ۔ ان کا ہاتھ آنا بہت ضروری ہے۔ انہیں کسی بھی صورت میں زندہ نہیں بچنا چاہئے"۔ میگراتھ نے کہا۔

"یس باس"...... ٹام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایسا کرو کہ تم اپنے گروپ کے ساتھ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرو۔ عمران کے بارے میں بھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ اس نے رابن کو ہلاک کر دیا ہے۔ ڈیگر ہمارا کام کرنے میں ناکام رہا ہے اس لئے اب عمران اور میجر پرمود کو ہمیں خود ہی ہلاک کرنا ہوگا"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ عمران اور اس کے ساتھی کی تلاش کے لئے آپ ڈیپی سے بات کریں۔ وہ انتہائی تیز انسان ہے۔ وہ جلد ہی ان تک پہنچ جائے گا۔ ایک بار عمران ٹریس ہو گیا تو وہ عمران اور اس کے ساتھی کو زندہ نہیں چھوڑے گا"...... ٹام نے کہا۔

"ڈیپی۔ ہاں ٹھیک ہے۔ میں اسے ہی اس کام پر لگاتا ہوں۔ تم بہرحال میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی تلاش کا دائرہ وسیع کر دو۔ اس سلسلے میں ابھی میری ای کنگ سے کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔ اگر ای کنگ نے کال کر دی تو مجھے جواب دینا مشکل ہو جائے گا اور میں چاہتا ہوں کہ ای کنگ کی کال آنے سے پہلے ہم میجر پرمود اور عمران کو ہلاک کر دیں"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ ایسا ہی ہو گا آپ فکر نہ کریں۔ میں کارلینا میں اپنے مزید آدمی پھیلا دیتا ہوں۔ ہم ذرائع آمدورفت کے ساتھ ساتھ کارلینا کے تمام ہوٹل، بارز، کلب اور گیم رومز کو بھی چیک کریں گے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے پاس یہاں اپنے

کوئی ٹھکانہ نہیں ہیں۔ وہ ٹھکانہ حاصل کرنے کے لئے کسی مقامی آدمی کا سہارا لیں گے اگر ہم اس آدمی تک پہنچ گئے تو ہمارے لئے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں تک پہنچنا مشکل نہ ہو گا"...... ٹام نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہیں جو کرنا ہے کرو۔ مجھے تم اب اسی وقت فون کرنا جب تم کامیابی حاصل کر لو اور میرے لئے تمہاری کامیابی کی خبر یہی ہونی چاہئے کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی ہٹ ہو چکے ہیں"...... میگراتھ نے کہا۔

"او کے باس۔ اب میں آپ کو تب ہی کال کروں گا جب میں اپنا ٹاسک مکمل کر لوں گا اس سے پہلے نہیں"...... دوسری طرف سے ٹام نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو میگراتھ نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ ایک بار پھر اسی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"میگراتھ بول رہا ہوں"...... میگراتھ نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"ہیلر بول رہا ہوں باس کراؤس سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلر۔ کون ہیلر"...... میگراتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلر نمبر ون باس۔ اوہ شاید آپ کو علم نہیں۔ میری اور ایلر کی سابقہ باس بارٹر نے کراؤس کے لارڈ ڈیمرے کے لارڈ پیلس میں

ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی تاکہ ہم لارڈ ڈیمرے کی سرگرمیوں پر نظر رکھ سکیں"...... دوسری طرف سے ہیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کیوں فون کیا ہے"...... میگراتھ نے کہا۔

"ایلر نے لارڈ ڈیمرے کو ہلاک کر دیا ہے باس"...... ہیلر نے جواب دیا تو میگراتھ چونک پڑا۔

"ہلاک کر دیا ہے۔ لیکن کیوں"...... میگراتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کو شاید اس بات کا علم نہیں ہے کہ لارڈ ڈیمرے ہی کراسٹن سینڈیکیٹ کا چیف تھا۔ وہ کراسٹن سینڈیکیٹ کو لارڈ کراسٹن کے نام سے چلاتا تھا۔ لارڈ کراسٹن کے جن آدمیوں نے بی ڈی چوری کئے تھے انہیں تلاش کرنے کے لئے لارڈ کراسٹن نے کراوس اور کاربن میں ہر طرف اپنے آدمیوں کے جال پھیلا رکھے تھے۔ باس بارڈر کا حکم تھا کہ بی ڈی کی تلاش میں اگر کوئی سرکاری ایجنسیاں لارڈ کراسٹن تک پہنچیں اور وہ اس سلسلے میں لارڈ کراسٹن سے کوئی بات کریں تو ہم لارڈ کراسٹن کو ایسا کوئی موقع نہ دیں کہ وہ بی ڈی کے بارے میں سرکاری ایجنسیوں کو کچھ بتا سکے۔ آج سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے دو افراد سٹیٹ آفیسر جارج کے حکم پر لارڈ ڈیمرے سے ملنے آئے تھے تو ایلر نے چھت پر جا کر ان کی نگرانی کرنی شروع کر دی تھی۔ باس بارڈر نے مجھے اور ایلر کو حکم دیا تھا کہ اگر لارڈ ڈیمرے کی زبان پر کسی کے سامنے بی ڈی کا نام

آئے تو اسے دوسرا سانس لینے کا موقع نہ دیا جائے۔ ایلر چھت پر موجود ایک روشن دان کے پاس چھپا لارڈ ڈیمرے اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے آنے والے افراد کی باتیں سن رہا تھا۔ اس کے پاس سائیلنسر لگا ہوا ریوالور تھا۔ جیسے ہی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک آفیسر نے لارڈ ڈیمرے سے بی ڈی کے بارے میں پوچھا تو اس سے پہلے کہ لارڈ ڈیمرے اسے کچھ بتاتا ایلر نے روشن دان سے لارڈ ڈیمرے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسروں نے ایلر کو لارڈ ڈیمرے پر گولی چلاتے دیکھ لیا تھا۔ وہ فوراً باہر نکلے اور انہوں نے چیخ چیخ کر پیلس کی سیکورٹی کو چھت پر موجود ایلر کے بارے میں بتانا شروع کر دیا گیا اور لارڈ ڈیمرے کے محافظوں نے پیلس کو گھیر لیا اور چھت پر پہنچ گئے اور انہوں نے ایلر کو گھیر لیا۔ ایلر نے ان سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی اور اس نے چھت سے چھلانگ لگا کر ان کے نرغے سے بچنے کی کوشش کی لیکن وہ چھت سے سر کے بل نیچے گرا اور ہلاک ہو گیا"...... ہیلر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم اب کہاں ہو"...... میگراتھ نے پوچھا۔

"لارڈ ہلاک ہو چکا ہے اس لئے یہاں میرا کام ختم ہو گیا ہے لہٰذا میں وہاں سے نکل آیا ہوں"...... ہیلر نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں تفصیل معلوم ہے کہ لارڈ ڈیمرے یا لارڈ کراسٹن اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسروں میں کیا باتیں ہوئی تھیں"۔

میگراتھ نے پوچھا۔

”یس باس۔ ان کی باتیں سننے کے لئے ایلر نے ملٹی پلس بگ اس کمرے میں پھینک دیا تھا۔ کمرے میں موجود سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسروں نے ایک ایسی ڈیوائس آن کر دی تھی جس سے کمرے میں موجود تمام سیکورٹی کیمرے اور وائس بگ جام ہو گئے تھے لیکن ایلر نے جو بگ کمرے میں پھینکا تھا وہ بے حد طاقتور تھا جو وائس سکر مشین آن ہونے کے باوجود کام کر رہا تھا۔ اس بگ کی وجہ سے ہی ایلر نے ان کی تمام باتیں سنی تھیں اور انہیں میرے پاس موجود ایک ریکارڈر میں ریکارڈ بھی کرایا تھا۔ وہ ساری ریکارڈنگ میرے پاس موجود ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں ریکارڈنگ آپ کو دے سکتا ہوں“...... ہیلر نے کہا۔

”ریکارڈنگ بعد میں دے دینا۔ تم نے وہ باتیں سنی ہیں تو مجھے بتا دو“...... میگراتھ نے کہا۔

”یس باس“...... ہیلر نے کہا اور پھر وہ عمران اور لارڈ ڈیمرے کے درمیان ہونے والے بات چیت کی تفصیل بتانے لگا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ تمہاری ان باتوں سے مجھے اس بات کا بھی اندازہ ہو رہا ہے کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے جو آفیسر آئے تھے وہ اصل نہیں تھے۔ جس انداز میں آفیسر میلکم نے لارڈ ڈیمرے سے باتیں کی تھیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عمران تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے

والا خطرناک ایجنٹ علی عمران“...... میگراتھ نے کہا۔

”علی عمران۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس“...... ہیلر نے چونکتے ہوئے کہا۔

”میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ یہ عمران ہی تھا۔ بہرحال کیا تم جانتے ہو کہ وہ دونوں اب کہاں ہیں“...... میگراتھ نے سنجیدگی سے کہا۔

”نو باس۔ وہ لارڈ ڈیمرے کے ہلاک ہونے کے کچھ دیر بعد ہی وہاں سے روانہ ہو گئے تھے“...... ہیلر نے جواب دیا۔

”ان کے حلیے بتاؤ اور وہ کس گاڑی میں آئے تھے۔ اس کی ساری تفصیل بتاؤ مجھے“...... میگراتھ نے کرخت لہجے میں کہا تو ہیلر اسے تفصیل بتانے لگا۔

”ٹھیک ہے۔ فی الحال تم انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی کو میں خود ہی تلاش کرا لیتا ہوں“...... میگراتھ نے کہا اور اس نے فون کے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”ریڈاس کلب“...... رابطہ ملتے ہی ایک کرخت مردانہ آواز سنائی دی۔

”میگراتھ بول رہا ہوں۔ ڈیمی سے بات کراؤ“...... میگراتھ نے سرد لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ ایک منٹ میں بات کراتا ہوں“...... میگراتھ کا نام سن کر دوسری طرف سے نرم اور مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور رسیور میں

چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"یس باس۔ ڈینی بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈینی فوراً اپنا گروپ تیار کرو اور کراوس روانہ ہو جاؤ۔ تمہیں کراوس میں جا کر علی عمران اور اس کے ایک ساتھی کو تلاش کرنا ہے"...... میگراتھ نے کہا اور پھر وہ ڈینی کو عمران اور اس کے ساتھی کے بارے میں بتانے لگا کہ وہ کون ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے ڈینی کو عمران اور اس کے ساتھی کی لارڈ ڈیرے کے پیلس میں موجودگی۔ ان کے حلیوں اور اس جیپ کے بارے میں بتانا شروع کر دیا جس میں وہ دونوں لارڈ پیلس پہنچے تھے۔

"یس باس۔ میں سمجھ گیا"...... ساری تفصیل سن کر ڈینی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ان دونوں کو تم نے ہر صورت میں تلاش کرنا ہے اور وہ جہاں بھی نظر آئیں انہیں ایسا کوئی موقع نہیں ملنا چاہئے کہ وہ تمہارے ہاتھوں سے زندہ بچ کر نکل جائیں۔ سمجھ گئے تم"...... میگراتھ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ سمجھ گیا۔ آپ فکر نہ کریں۔ ڈینی کے ہاتھوں سے آج تک کوئی شکار بچ کر نہیں جا سکا ہے۔ عمران اور اس کا ساتھی بھی اب ڈینی کا شکار ہیں جن کا ڈینی سے بچنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوگا۔ قطعی ناممکن"...... ڈینی نے رعونت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے پاس بی فائیو ٹرانسمیٹر ہونا چاہئے تاکہ میں جب چاہوں تم سے رابطہ کر سکوں۔ میں تمہیں ایک فریکوئنسی نوٹ کرا رہا ہوں۔ تم اپنے بی فائیو ٹرانسمیٹر پر یہ فریکوئنسی فکسڈ کر لو تاکہ مجھے تم سے رابطہ کرنے میں دقت نہ ہو"...... میگراتھ نے کہا۔

"یس باس۔ آپ فریکوئنسی بتائیں۔ میں ابھی فکسڈ کر لیتا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈینی نے کہا تو میگراتھ اسے فریکوئنسی نوٹ کرانے لگا۔

"پھر کہہ رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی کو تلاش کرنے کے لئے کراوس کا چپہ چپہ چھان مارو اور انہیں ہلاک کرنے کے لئے اپنی پوری طاقت لگا دو۔ انہیں کسی بھی حالت میں کراوس سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے"...... میگراتھ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ ایک بار ان کا پتہ چل گیا تو پھر میں ان پر موت بن کر جھپٹ پڑوں گا۔ میں انہیں زندہ رہنے کا کوئی چانس نہیں دوں گا"...... ڈینی نے کہا تو میگراتھ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

میجر پرمود، وائٹ شارک کے ساتھ بلیک کلب میں داخل ہوا تو اس کے چہرے پر بے اختیار ناگواری کے تاثرات پھیل گئے۔ بلیک کلب کا ہال سستی شراب اور منشیات کی انتہائی ناگوار بو سے بھرا ہوا تھا۔ ہر طرف کثیف دھواں اُڑتا پھر رہا تھا اور ہال میں موجود غنڈے اور بدمعاش ٹائپ افراد اطمینان سے بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف دکھائی دے رہے تھے۔

یہ ایک پرانا اور انتہائی گھٹیا درجے کا کلب تھا جہاں چھوٹے موٹے غنڈے اور بدمعاش ہی اٹھتے بیٹھتے تھے۔ تیز بو کی وجہ سے میجر پرمود اور وائٹ شارک دروازے پر ہی رک گئے تھے۔ ان کی نظریں ہال میں موجود بوڑھے افراد کو تلاش کر رہی تھیں۔

"آپ یہیں رکیں۔ میں اندر جا کر اولڈ سنیک کے بارے میں معلوم کرتا ہوں۔ اگر وہ مل گیا تو میں اسے باہر لے آؤں گا"۔ وائٹ شارک نے میجر پرمود کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات

دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پارکنگ میں ہی ہوں۔ اسے وہیں لے آنا"...... میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وائٹ شارک نے ہال میں ایک طائرانہ نظر دوڑائی اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا ایک خالی میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ ایک ادھیڑ عمر ویٹر تیزی سے اس کی طرف آیا۔

"یس سر"۔ ویٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ میں یہاں شراب پینے یا منشیات کے استعمال کے لئے نہیں آیا"...... وائٹ شارک نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ویٹر نے بڑا نوٹ دیکھ کر آنکھیں چمکائیں اور اس سے فوراً نوٹ جھپٹ لیا۔

"تو پھر کس لئے آئے ہیں جناب۔ فرمائیں میں آپ کی کیا خدمت بجا لا سکتا ہوں"...... ویٹر نے نوٹ جیب میں ڈال کر اس کی طرف جھکتے ہوئے بڑے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ایک آدمی کے بارے میں معلومات لینی ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"کون سا آدمی"...... ویٹر نے پوچھا۔

"اولڈ سنیک"...... وائٹ شارک نے کہا تو ویٹر کے چہرے پر حیرت لہرانے لگی۔

"اولڈ سنیک۔ آپ کا مطلب ہے ڈیوڈ"...... ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں شاید اس کا نام یہی ہے لیکن وہ یہاں اولڈ سنیک کے نام سے مشہور ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں آپ اس کے بارے میں"...... ویٹر نے پوچھا۔

"وہ ہے کہاں۔ کیا اس وقت وہ اس کلب میں موجود ہے"۔ وائٹ شارک نے پوچھا۔

"نہیں۔ اب وہ یہاں نہیں آتا"...... ویٹر نے کہا۔

"اوہ۔ وہ کیوں۔ میں نے تو سنا تھا کہ وہ یہیں ہوتا ہے"۔ وائٹ شارک نے کہا۔

"پچھلے دو ماہ سے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ چل نہیں سکتا۔ وہ دونوں پیروں سے معذور ہو چکا ہے اس لئے وہ اب اپنے گھر پر ہی رہتا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس کے گھر کا پتہ بتا سکتا ہوں"...... ویٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے بتاؤ۔ کیا ہے اس کا پتہ"...... وائٹ شارک نے کہا تو ویٹر نے اسے ایک پتہ بتا دیا۔

"اولڈ سنیک اب بہت بوڑھا ہو چکا ہے۔ معذور انسان شاید ہی آپ کے کسی کام آ سکے۔ آپ چاہیں تو میں آپ کو ایک ایسے شخص کا بتا سکتا ہوں جو اولڈ سنیک سے زیادہ ہوشیار، تیز، باخبر اور

خطرناک انسان ہے جو آپ کا ہر کام آسانی سے کر سکتا ہے"۔ ویٹر نے کہا۔ بڑے نوٹ نے شاید اسے وائٹ شارک سے خاصا متاثر کر دیا تھا اس لئے وہ خود ہی اسے ایسی آفر کر رہا تھا۔

"کون ہے وہ"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

"بلیک کوبرا اس کا نام ہے۔ وہ کسی زمانے میں اولڈ سنیک کے ساتھ ہی کام کرتا تھا۔ میرا مطلب ہے اولڈ سنیک کے مقابلے میں بلیک کوبرا زیادہ تیز، شاطر اور خطرناک انسان ہے جو بوڑھا تو ہو گیا ہے لیکن اس میں اب بھی ذہانت، پھرتی اور تیزی باقی ہے۔ شاید ہی ایسا کوئی کرائم ہو جو وہ نہ کر سکتا ہو اور کسی انسان کو ہلاک کر دینا تو اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے"...... ویٹر نے کہا۔

"وہ کہاں مل سکتا ہے"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔ ویٹر شاید یہ سمجھ رہا تھا کہ وائٹ شارک اولڈ سنیک یا بلیک کوبرا سے کوئی کرائم کرانا چاہتا ہے اسی لئے وہ ان کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے۔ وائٹ شارک ایک بدمعاش کے روپ میں ہی تھا اس لئے ویٹر کو اس پر یہ شک نہیں ہو سکتا تھا کہ اس کا تعلق کسی ایجنسی یا پولیس ڈیپارٹمنٹ سے ہو سکتا ہے۔

"اس کے لئے آپ کو ایسے ہی چار نوٹ اور دینے پڑیں گے جو آپ نے مجھے دیا ہے تب میں آپ کو خود اس تک پہنچاؤں گا کیونکہ وہ عام لوگوں سے کم ہی ملتا ہے"...... ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں پہلے اولڈ سنیک سے مل لیتا ہوں۔ اگر وہ میرے کام کا نہ ہوا تو پھر میں دوبارہ یہاں آؤں گا اور تمہیں چار نہیں پانچ نوٹ اور دوں گا اور پھر تمہارے ساتھ بلیک کوبرا سے بھی مل لیں گے“...... وائٹ شارک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میرا نام ہاربر ہے۔ آپ یہاں آ کر کسی سے بھی پوچھ لینا“...... ویٹر نے کہا تو وائٹ شارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ویٹر وہاں سے ہٹا تو وائٹ شارک بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پارکنگ میں میجر پرمود اس کا منتظر تھا۔

”کیا ہوا۔ اولڈ سنیک نہیں ملا“...... اسے اکیلے آتے دیکھ کر میجر پرمود نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ بیمار ہے۔ اب وہ یہاں نہیں آتا“...... وائٹ شارک نے جواب دیا۔

”تو کہاں ملے گا وہ“...... میجر پرمود نے پوچھا۔

”ایک ویٹر سے اس کا پتہ معلوم کیا ہے۔ وہیں جا کر اس سے ملنا پڑے گا“...... وائٹ شارک نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں کار میں سوار ہو گئے۔ وائٹ شارک نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور میجر پرمود سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا

”کیا پتہ ہے اس کا“...... میجر پرمود نے پوچھا۔

”اولڈ سٹی کا ہی پتہ ہے۔ ہاؤس نمبر چالیس۔ ایل سی کالونی، برائن روڈ“...... وائٹ شارک نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے چلو“...... میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو وائٹ شارک نے کار آگے بڑھا دی۔ کلب کے احاطے سے نکل کر وہ کار سڑک پر لایا اور پھر اس نے کار تیزی سے ایک طرف دوڑانی شروع کر دی۔

”آپ سے ایک بات پوچھنی ہے مجھے۔ اگر آپ اجازت دیں تو“...... وائٹ شارک نے کہا۔

”پوچھو“...... میجر پرمود نے کہا۔

”آپ نے مارکو کے ذریعے ایک رہائش گاہ حاصل کی تھی اور آپ نے لیڈی بلیک اور باقی ساتھیوں کو وہاں پہنچنے کی ہدایات دی تھیں اور آپ نے کہا تھا کہ مارکو کے ذریعے یہاں ہم مزید وسائل بھی حاصل کر سکتے ہیں لیکن پھر راستے میں ہی آپ نے لیڈی بلیک کو فون کر دیا کہ ہم اس رہائش گاہ پر نہیں جائیں گے اور نہ ہی کوئی مارکو سے رابطہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ ایسا کیوں“...... وائٹ شارک نے کہا۔

”میں نے ساتھیوں کے وہاں روانہ ہونے سے پہلے ایک بار پھر مارکو سے بات کرنے کے لئے اسے فون کیا تھا۔ میری اس سے بات ہوئی تو مجھے پتہ چلا کہ میں جس مارکو کو ڈیگر کی جگہ دے کر آیا ہوں وہ بدل چکا ہے۔ اس کی جگہ کسی اور نے سنبھال لی ہے۔ اس

نے اپنی آواز بدلنے اور خود کو مارکو ظاہر کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن میں سمجھ گیا تھا کہ معاملہ خراب ہو گیا ہے۔ مارکو تک کوئی پہنچ چکا ہے جس نے مارکو سے ساری بات اگلوا کر اس کی جگہ اپنا آدمی بٹھا دیا ہے اس لئے میں نے فوری طور پر لیڈی بلیک اور سب کو اس رہائش گاہ جانے سے روک کر شی پبلک پیلس بلا لیا تھا جو مارکو نے فراہم کی تھی"۔ میجر پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے خیال میں وہ کون ہو سکتا ہے جس نے مارکو کی جگہ سنبھالی ہے"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

"ریڈ ڈان کا ہی کوئی آدمی ہو سکتا ہے۔ اب یہ ریڈ ڈان کون ہے اور اس کی اصلیت کیا ہے یہی معلوم کرنے کے لئے ہم اولڈ سنیک سے ملنے جا رہے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"جس نے مارکو کی جگہ سنبھالی ہے اگر ہم اسے پکڑ لیں تو کیا اس سے ریڈ ڈان کا پتہ نہیں چل سکتا"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ریڈ ڈان کا عام سا گرگا ہو گا جسے ریڈ ڈان کے بارے میں شاید ہی کچھ معلوم ہو۔ میں کسی پر کچا ہاتھ ڈالنے کا عادی نہیں ہوں۔ میں ڈائریکٹ ریڈ ڈان تک پہنچنا چاہتا ہوں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس نے ہم پر اٹیک کیوں کیا تھا۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ میری چھٹی حس مجھے اس بات کا کاشن دے رہی ہے کہ بلیک ڈائمنڈ کے معاملے میں کہیں نہ کہیں ریڈ ڈان ملوث ہے تو یہ غلط نہ ہو گا۔ مجھے لگ رہا ہے کہ اگر ہم کسی طرح سے ریڈ ڈان تک پہنچ

جائیں تو اس کے ذریعے بلیک ڈائمنڈ کا بھی پتہ لگایا جا سکتا ہے"۔ میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

"آپ کو ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں ریڈ ڈان ہی کچھ بتا سکتا ہے جبکہ ہماری اطلاعات کے مطابق بلیک ڈائمنڈ آرما کے لارڈ شارمن کے پاس تھا۔ جس کے میوزیم میں ڈاکا پڑا تھا اور وہاں سے بلیک ڈائمنڈ اڑا لیا گیا تھا"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"اسی بات کی تحقیقات کرنے کے لئے تو ہم یہاں آئے تھے۔ تم خود سوچو کہ ابھی ہم نے اپنا کام بھی شروع نہیں کیا تھا کہ ہم پر اٹیک کیا گیا اور یہ اٹیک ریڈ ڈان نے کرایا تھا جس کا تعلق کانڈا سے ہے۔ اگر بلیک ڈائمنڈ کا تعلق اس سے نہیں ہے تو پھر اسے یہاں اتنی دور ہم پر اس طرح اٹیک کرانے کی کیا ضرورت تھی"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ میں نے اپنے ذرائع سے معلوم کرایا ہے اس شہر میں ریڈ ڈان کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا اور میں نے کانڈا میں موجود اپنے ایک دوست کو بھی کال کی تھی۔ اس کے مطابق کانڈا میں بھی ریڈ ڈان نام کا کوئی شخص موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس نام کی کوئی تنظیم یا سینڈیکیٹ وہاں کام کرتا ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"تو پھر یہ حملہ کسی خاص مقصد کے لئے ہی تھا اور وہ مقصد

بلیک ڈائمنڈ کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے بارے میں معلومات حاصل نہ کریں''...... میجر پرمود نے کہا۔

''تو کیا اولڈ سنیک کو پتہ ہو گا کہ ریڈ ڈان کون ہے''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''اولڈ سنیک ایک ایسا کیڑا ہے جو زمین کے نیچے رینگنے والے کیڑوں کی بھی خبر رکھتا ہے۔ اس سے مجھے ریڈ ڈان کا کچھ پتہ چلے یا نہ چلے لیکن وہ یہ ضرور بتا سکتا ہے کہ لارڈ شارسن کے میوزیم میں کس نے نقب لگائی تھی اور وہاں سے بلیک ڈائمنڈ نکال کر کہاں لے جایا گیا ہے اور اس وقت کہاں ہے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''تو یوں کہیں نا کہ آپ اولڈ سنیک سے ان ڈاکوؤں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے لارڈ شارسن کے میوزیم میں ڈاکا ڈالا تھا''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اس سے ریڈ ڈان کے بارے میں بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اولڈ سنیک بوڑھا ہونے اور بیمار ہونے کے باوجود اس شہر میں ہونے والے واقعات کے بارے میں جانتا ہو گا۔ ایسے لوگ مرتے دم تک اپنی مخبری کا سلسلہ ختم نہیں کرتے تاکہ ضرورت پڑنے پر انہیں مخبری کے ذریعے بھاری معاوضہ مل سکے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''اب اس کا پتہ تو اولڈ سنیک سے ملنے کے بعد ہی ہو گا کہ وہ کتنا بڑا مخبر ہے اور حالیہ واقعات کے بارے میں اس کے پاس کوئی

خبر ہے بھی یا نہیں''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''ہو گی، اس کے پاس ضرور کوئی نہ کوئی اہم خبر ضرور ہو گی۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اس سے کچھ نہ کچھ حاصل کر کے ہی لوٹیں گے''...... میجر پرمود نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ وائٹ شارک نے کار اولڈ سٹی کی طرف جانے والی سڑک کے پل کی طرف گھما دی۔ نیچے ایک دریا بہہ رہا تھا۔ اس دریا پر اوپر اور نیچے ہر طرف پل ہی پل دکھائی دے رہے تھے جو سانپ کی طرح بل کھاتے دریا پر دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک میجر پرمود کے سیل فون پر ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دی تو میجر پرمود بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور سکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔ سکرین پر ایک ٹیکسٹ میسج شو ہو رہا تھا۔ میجر پرمود نے میسج دیکھا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا ہوا''۔ وائٹ شارک نے اسے ہونٹ بھینچتے دیکھ کر پوچھا۔

''میرا نمبر ٹریک کیا جا رہا ہے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''اوہ۔ کون ٹریک کر رہا ہے''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''ٹریک کرنے والے کا تو پتہ نہیں لیکن اس نمبر پر جو ٹریکنگ ہو رہی ہے اس سے کوئی بھی آسانی سے ہم تک پہنچ سکتا ہے''۔ میجر پرمود نے کہا۔

''تو پھر آپ سیل فون آف کر دیں''۔ وائٹ شارک نے کہا۔

''فون آف کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ ٹیکسٹ میسج سیٹلائٹ سنٹر سے تھرو کیا گیا ہے۔ اس نمبر کو مستقل طور پر ٹریکنگ پر ڈال دیا گیا ہے۔ اب سیل فون آف ہو یا آن ٹریکنگ کرنے والوں کو ہماری لوکیشن کا آسانی سے علم ہوتا رہے گا''۔ میجر پرمود نے کہا۔

''تب پھر آپ سیل فون باہر کہیں پھینک دیں تاکہ کوئی ہم تک نہ پہنچ سکے''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''یہی کرنا پڑے گا''...... میجر پرمود نے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک سفید رنگ کی ایک بڑی سی کار تیزی سے ان کے قریب سے شائیں کی آواز سے نکلی اور آگے جاتے ہی تیزی سے سڑک پر ترچھی ہو کر رکتی چلی گئی۔

وائٹ شارک نے فوراً بریک پیڈل دبا دیا۔ کار کے ٹائر احتجاجاً چیختے ہوئے اور سڑک پر لمبی لمبی سیاہ لکیریں بناتے ہوئے یکلخت جم گئے اور ان کی کار سڑک پر ترچھی کھڑی ہونے والی سفید رنگ کی کار سے کچھ پہلے رک گئی۔ اسی لمحے سفید رنگ کی کار کے دروازے کھلے اور کار سے چار افراد نکلے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود اور وائٹ شارک کچھ سمجھتے اچانک ان افراد نے مشین گنوں سے ان پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ ماحول یکلخت مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں کی مخصوص آوازوں سے گونج اٹھا۔

سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو تام نے فوراً جیب سے سیل فون نکالا اور سکرین کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔ سکرین پر آرمنڈ کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ تام نے کال رسیونگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''تام بول رہا ہوں''...... تام نے کرخت لہجے میں کہا۔

''آرمنڈ بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیوں کال کیا ہے''...... تام نے اسی انداز میں کہا۔

''میں اس وقت سیٹلائٹ سنٹر میں موجود ہوں باس اور میں نے پتہ لگا لیا ہے کہ میجر پرمود نے ڈیگر کلب میں ہمارے آدمی کو کس نمبر سے کال کی تھی جو ڈیگر کلب میں مارکو کی جگہ بیٹھا ہوا ہے''۔ دوسری طرف سے آرمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ گڈ شو۔ اور کیا معلوم ہوا ہے اس نمبر کے بارے میں''۔

ٹام نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔
"میں نے نمبر کو ٹریکنگ سسٹم پر ڈال دیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر میں پتہ چل جائے گا کہ اس نمبر کی لوکیشن کیا ہے۔ اگر سیل فون میجر پرمود کے پاس ہوا تو ہمیں علم ہو جائے گا کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہے"...... آرمنڈ نے کہا۔
"کتنی دیر تک نمبر ٹریک ہو جائے گا"...... ٹام نے بے چینی سے پوچھا۔
"زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ تک باس"...... آرمنڈ نے کہا۔
"سیٹلائٹ سنٹر سے جب اس نمبر کو ٹریک کیا جائے گا تو سنٹر سے ایک ٹیکسٹ میسج میجر پرمود کو ڈیلیور ہو جائے گا جس سے اسے پتہ چل جائے گا کہ اس کا نمبر ٹریک کیا جا رہا ہے۔ ایسی صورت میں اگر اس نے سیل فون آف کر دیا تو"...... ٹام نے کہا۔
"آپ فکر نہ کریں باس۔ میں ڈبل ٹریک سسٹم سے چیکنگ کرا رہا ہوں۔ اگر میجر پرمود نے سیل فون آف کر دیا تب بھی ہمارا اس سے رابطہ ختم نہیں ہو گا۔ ہم اس کے آف ہونے والے سیل فون کے آئی ایم آئی ایڈریس کے ذریعے اس کی لوکیشن معلوم کرتے رہیں گے"...... آرمنڈ نے کہا۔
"اور اگر اس نے سیل فون باہر سڑک پر کہیں پھینک دیا تو"۔ ٹام نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔
"فرسٹ ٹریکنگ کے تحت سسٹم نے یہ کاشن دیا ہے کہ میجر

پرمود اس وقت شہر سے باہر جانے والی سڑک اولڈ سٹی کی طرف جا رہا ہے اور وہ ایک کار میں موجود ہے۔ میرے کہنے پر ٹریکر سسٹم کی فریکوئنسی بڑھا دی گئی ہے تاکہ سیل فون کے ساتھ ساتھ اس کار کا ٹریکر بھی چیک کیا جا سکے۔ ابتدائی طور پر سسٹم پر اس کار کے ٹریکر کا نمبر اور پوائنٹ معلوم ہو گیا ہے۔ اب صرف اس ٹریکر سے لنک ہونے کا کام باقی رہ گیا ہے۔ کچھ ہی دیر میں ہمارا اس کی کار کے ٹریکر سے بھی لنک ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ چاہے سیل فون کہیں بھی پھینک دے ہم اس کی کار کے ٹریکر سے اس تک پہنچ سکتے ہیں"...... آرمنڈ نے جواب دیا۔
"ویل ڈن۔ تم واقعی بہترین انداز سے کام کر رہے ہو۔ جلد سے جلد ساری معلومات حاصل کرو اور مجھے بتاؤ کہ میجر پرمود کہاں ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کو لے کر فوراً اس کے پیچھے روانہ ہو جاؤں گا تاکہ جلد سے جلد اسے اس کے انجام تک پہنچا سکوں"...... ٹام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ابتدائی ٹریکنگ رپورٹ کے مطابق اس کی کار اولڈ سٹی کی طرف جاتی ہوئی چیک کی گئی ہے باس۔ وہ یقیناً اولڈ سٹی کی طرف ہی جا رہا ہے۔ آپ مجھے صرف چند منٹ دے دیں۔ میں ابھی آپ کو سسٹم سے اس کی کار کا ماڈل، رنگ اور رجسٹریشن نمبر بھی معلوم کر کے بتا دوں گا"...... آرمنڈ نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تم یہ ساری معلومات حاصل کرو۔ تب تک میں

اپنے ساتھیوں کو لے کر اولڈ سٹی کی طرف جاتا ہوں۔ اتفاق سے میں ہائی وے پر ہی موجود ہوں اور یہاں سے اولڈ سٹی زیادہ دور نہیں ہے۔ اگر میجر پرمود راستے میں ہوا تو میں جلد ہی اس تک پہنچ جاؤں گا لیکن اس کے لئے مجھے اس کی کار کا رنگ، ماڈل اور نمبر معلوم ہونا ضروری ہے"...... تام نے کہا۔

"یس باس۔ بس چند منٹ"...... آرمنڈ نے کہا تو تام نے سیل فون کان سے ہٹا کر کال ختم کر دی۔ وہ اس وقت سفید رنگ کی ایک کار میں اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا اور شہر بھر میں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر رہا تھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود بیٹھا ہوا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر اس کا ایک ساتھی بیٹھا تھا جبکہ باقی تین پچھلی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور یہ چاروں ہر قسم کے اسلحہ سے لیس تھے۔ فون آف کرتے ہی تام نے کار کی رفتار بڑھا دی۔ وہ نہایت تیز رفتاری سے کار ڈرائیو کر رہا تھا اور پھر جیسے ہی اسے اولڈ سٹی کی طرف جانے والی سڑک کا سائن بورڈ دکھائی دیا اس نے کار تیزی سے اس راستے پر ڈال دی اور کار کو فل اسپیڈ پر چھوڑ دیا۔

"تیار رہو۔ میجر پرمود کسی کار میں اسی سڑک پر موجود ہے۔ ہم نے راستے میں ہی اس کی کار روکنی ہے اور اس پر بھرپور انداز میں اٹیک کرنا ہے۔ اسے کسی بھی طرح ہمارے ہاتھوں سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے"...... تام نے اپنے ساتھ اور پیچھے بیٹھے ہوئے

ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم تیار ہیں باس"...... ان سب نے ایک ساتھ کہا۔ تام نے سیل فون ڈیش بورڈ پر رکھ دیا تھا۔ وہ تیز رفتاری سے کار ڈرائیو کرتا ہوا سڑک پر آگے جانے والی گاڑیوں کو چیک کر رہا تھا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر سیل فون اٹھا لیا۔ اس نے سکرین دیکھے بغیر بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"یس آرمنڈ۔ معلوم ہوا اس کار کے بارے میں"...... تام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ وہ گرے کلر کی نئے ماڈل کی ہنڈا اکارڈ ہے۔ اس کا نمبر نوٹ کر لیں"...... دوسری طرف سے آرمنڈ کی آواز سنائی دی اور پھر اس نے تام کو کار کا نمبر بتا دیا۔

"بس ٹھیک ہے۔ اب میں اسے خود ہی ڈھونڈ لیتا ہوں"۔ تام نے کہا۔

"یس باس۔ میں اس کار پر نظر رکھتا ہوں"...... آرمنڈ نے کہا تو تام نے اوکے کہہ کر سیل فون کان سے ہٹایا بٹن پریس کر کے کال ڈسکنکٹ کی اور سیل فون ایک بار پھر ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔ اب وہ سڑک پر آگے جانے والی گرے رنگ کی کاروں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

"وہ گرے"...... تام نے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب

ہو کر کہا۔

"یس باس"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈیش بورڈ سے دوربین نکالو اور آگے جانے والی گرے کلر کی کاروں کے نمبر چیک کرو"...... ٹام نے کہا۔

"یس باس"...... گرے نے کہا اور اس نے تیزی سے ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں رکھی ہوئی دوربین نکالی اور اسے آنکھوں سے لگا کر سڑک پر آگے جانے والی کاروں کو چیک کرنے لگا۔ ٹام نے کار کی رفتار اور بڑھا دی تھی۔ کار تیزی سے آگے جانے والی گاڑیوں کو اوور ٹیک کرتی ہوئی سڑک پر برق رفتاری سے دوڑی چلی جا رہی تھی۔

مین سڑک عبور کر کے وہ ایک دریا کے پل پر آ گئے۔ اس پل کے اوپر اور نیچے سے بے شمار سانپ کی طرح بل کھاتے ہوئے پل مختلف اطراف میں جا رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس دریا پر پلوں کا جال سا پھیلا ہوا ہو۔

"کیا ہوا نظر نہیں آئی کار"...... ٹام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نو باس۔ اس نمبر کی کار ابھی تک دکھائی نہیں دی"۔ گرے نے جواب دیا تو ٹام نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"دھیان سے دیکھو۔ ایسا نہ ہو کہ میں آگے نکل جاؤں اور تمہیں وہ کار دکھائی ہی نہ دے"...... ٹام نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس۔ میں گرے رنگ کی تمام کاریں چیک

کر رہا ہوں"...... گرے نے کہا۔ وہ بار بار دوربین ایڈجسٹ کر رہا تھا پھر اچانک اس کی نظریں دور جاتی ہوئی گرے کلر کی ایک کار پر پڑیں تو اس نے فوراً اس کار کا نمبر فوکس کرنا شروع کر دیا۔

"مل گئی۔ باس کار اسی سڑک پر ہے اور ہم سے ایک کلو میٹر کے فاصلے پر ہے"...... گرے نے تیز لہجے میں کہا تو ٹام کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"ویل ڈن۔ کس طرف ہے مجھے بتاؤ جلدی"...... ٹام نے کہا تو گرے اسے گرے کلر کی کار کے بارے میں بتانے لگا۔ ٹام نے کار کی رفتار مزید بڑھائی اور آگے جانے والی کاروں کو اوور ٹیک کرتا ہوا اس گرے کلر کی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا جو سبک رفتار سے پل کے کنارے کی طرف بھاگی جا رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں ٹام گرے کلر کی کار کو اوور ٹیک کرتا ہوا اس سے آگے نکل گیا۔ اس کار سے آگے آتے ہی اس نے کار کو بریک لگائے اور کار کو تیزی سے سڑک پر ترچھی کر کے روک لیا۔ کار کے قریب سے گزرتے ہوئے اس نے اور اس کے ساتھیوں نے دیکھ لیا تھا کہ کار میں دو افراد سوار ہیں۔

"کار میں دو افراد ہیں۔ ان میں ایک میجر پرمود اور دوسرا اس کا ساتھی ہے۔ جلدی نکلو کار سے اور انہیں کار سمیت اڑا دو"۔ ٹام نے چیختے ہوئے کہا تو گرے اور کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے افراد نے گود میں رکھی ہوئی مشین گنیں اٹھائیں اور تیزی سے کار

کے دروازے کھول کر باہر نکل آئے۔

"فائر"...... ٹام نے چیختے ہوئے کہا تو گرے اور اس کے ساتھیوں نے کچھ فاصلے پر رکی ہوئی گرے کار پر ایک ساتھ فائر کھول دیا۔ ماحول یکلخت مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا۔ گولیاں تواتر کے ساتھ گرے کار کی باڈی اور ونڈ سکرین سے ٹکرائیں۔ زوردار چھناکا ہوا اور کار کی ونڈ سکرین بکھرتی چلی گئی۔ فائرنگ ہوتے ہی کار میں بیٹھے ہوئے افراد نے فوراً سر نیچے کر لئے تھے۔ سڑک پر متعدد گاڑیاں تھیں جو دائیں بائیں سے گزر رہی تھیں جیسے ہی ٹام کے ساتھیوں نے گرے کار پر فائرنگ کرنی شروع کی سڑک پر موجود کاروں کے ڈرائیور بوکھلا گئے اور دوسرے لمحے ماحول کاروں کے بریکیں لگنے اور گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرانے کی آوازوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے گرے کار کے عقب میں ایک تیز رفتار کار آئی اور پوری قوت سے گرے کار کے عقبی حصے سے ٹکرائی۔ یکلخت ایک زوردار دھماکہ ہوا اور گرے کار پوری قوت سے فضا میں اچھل گئی۔

گرے کار چونکہ پل کے کنارے پر تھی اور پیچھے سے آنے والی کار عقب میں سائیڈ سے ٹکرائی تھی اس لئے کار اچھلتے ہی پل کے کنارے کی طرف بڑھی اور دوسرے لمحے نیچے جاتی ہوئی دکھائی دی۔ گرے اور اس کے ساتھیوں نے پل سے نیچے جاتی ہوئی کار پر فائرنگ کی اور دوسرے لمحے کار غائب ہو گئی۔ وہ تیزی سے دوڑ کر

پل کے کنارے کی طرف بڑھے۔ یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں چمک اٹھیں کہ گرے کار نیچے پلوں کے جال کے درمیان سے گزرتی ہوئی سیدھی دریا میں جا گری تھی۔ گرے کار کو نیچے گرتے دیکھ کر باقی پلوں پر موجود گاڑیوں کے بریک لگنے شروع ہو گئے تھے اور ہر طرف جیسے بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔

"کیا ہوا"...... عقب سے ٹام نے کار سے نکل کر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے بے تابی سے پوچھا۔

"کار دریا میں گر گئی ہے"...... گرے نے جواب دیا تو ٹام نے آگے بڑھ کر نیچے جھانکا۔ گرے کار کا اسے عقبی حصہ دکھائی دے رہا تھا جو آہستہ آہستہ دریا میں ڈوب رہا تھا۔

"ویل ڈن۔ اب میجر پرمود اور اس کا ساتھی کسی صورت میں نہیں بچ سکیں گے۔ چلو واپس"...... ٹام نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے اپنی کار کی طرف لپکا۔ اس کے ساتھی بھی مڑے۔ اسی لمحے پل پر رکی ہوئی گاڑیوں سے بے شمار افراد نکلے اور ان پر بری طرح سے چیختے چلانے لگے۔ گرے نے انہیں دیکھ کر ہوا میں فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ فائرنگ کی آواز سن کر کچھ لوگ پلٹ کر بھاگے اور کچھ نیچے جھک گئے۔

"چلو، نکل چلو یہاں سے"...... گرے نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے کار کی طرف لپکا اس کے ساتھی بھی کار کی طرف بڑھے۔ دوسرے لمحے وہ سب کار میں تھے۔ جیسے ہی وہ سب کار

میں بیٹھے اسی لمحے ٹام نے کار سیدھی کی اور اسے تیزی سے آگے بڑھا دیا۔

"اب ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکلنا ہو گا۔ اگر پٹرولنگ پولیس یہاں آ گئی تو ہمارا یہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا"۔ ٹام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ یہ پل آگے سے یوٹرن لے گا۔ آپ کار اسی طرف موڑ لیں۔ پیچھے کوئی پٹرولنگ پولیس کار نہیں تھی۔ ہم پل سے اتر کر کھیتوں کے راستے سے یہاں سے نکل سکتے ہیں"...... گرے نے کہا تو ٹام نے اثبات میں سر ہلایا اور پل پر موجود گاڑیوں کے درمیان سے گزرتا ہوا کار یوٹرن پر لایا اور اسے موڑ کر سائیڈ پل پر آ گیا اور پھر وہ رکے بغیر کار وہاں سے دوڑاتا لے گیا۔ پل سے اتر کر وہ سائیڈ روڈ کی طرف آیا اور پھر ایک کچی سڑک دیکھ کر اس نے کار اس طرف موڑ لی اور پھر وہ کار کو آگے بڑھاتا لے گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ کھیتوں کے درمیان بنے ہوئے راستوں پر سفر کر رہے تھے۔ کچی سڑک ہونے کی وجہ سے کار کے پیچھے دھول کا طوفان اٹھ رہا تھا۔ اتفاق سے اس دوران ان کے سامنے کوئی پٹرولنگ کار نہیں آئی تھی اور وہ کھیتوں میں بنے ہوئے راستے پر پہنچ گئے تھے۔ کھیتوں میں بنے مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے وہ ایک نہر کے پل پر آئے اور پھر اس پل سے ہوتے ہوئے وہ شہر جانے والی مین سڑک پر آ گئے۔ یہ سڑک ہائی وے سے کافی دور تھی

اس لئے انہیں یقین تھا کہ پٹرولنگ کاریں اس طرف نہیں آئیں گی۔ اس لئے ٹام نے کار کو اطمینان بھرے انداز میں دوڑانا شروع کر دیا تھا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی خوشی کی چمک نمایاں تھی۔ اس نے آخر کار اپنا ٹارگٹ ہٹ کر دیا تھا۔ میجر پرمود جو بلگارنیہ کا عظیم جاسوس اور ڈی ایجنٹ تھا۔ جو آج تک کسی کے ہاتھ نہ آ سکا تھا اور اسے ہلاک کرنے کی حسرت لئے بے شمار ایجنسیاں اور ایجنٹ خود اسی کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے تھے آج وہی ڈی ایجنٹ میجر پرمود، ٹام کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ گیا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے جس شدت سے میجر پرمود کی کار پر فائرنگ کی تھی اس فائرنگ سے ہی میجر پرمود اور اس کے ساتھی کے جسم چھلنی ہو جانے چاہئیں تھے اور پھر جس طرح عقب سے اس کی کار سے دوسری کار ٹکرائی تھی اور پھر ان کی کار ہوا میں اچھل کر دریا میں جا گری تھی۔ اس لحاظ سے تو میجر پرمود اور اس کے ساتھی کا زندہ بچ جانا ناممکنات میں سے ہی تھا۔

یہ ٹام کی بہت بڑی کامیابی تھی جس نے جدید سائنسی سسٹم سے نہ صرف میجر پرمود کو ٹریک کر کے اسے ٹریس کر لیا تھا بلکہ اسے کوئی موقع دیئے بغیر اس پر بھرپور حملہ کر کے اسے اور اس کے ساتھی کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ اس بات کا ٹام جتنا بھی فخر کرتا کم تھا۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز میں اب تک لکھا گیا سب سے طویل ترین ناول

ایک ایسا ناول جو دو ہزار صفحات پر مشتمل ہے

ڈائمنڈ جوبلی نمبر

ڈائمنڈ مشن (حصہ دوم)

مصنف ظہیر احمد

فور کنگز — کون تھے اور انہوں نے اپنی کون کون سی دنیا آباد کر رکھی تھی۔

فور کنگز — جن کا مقصد پوری دنیا پر قبضہ کرنا تھا۔

فور کنگز — جن کا سربراہ بگ کنگ تھا۔

ارتھ کنگ — جسے بگ کنگ نے ارتھ پر موجود تمام مشینی نظام اور انڈر ورلڈ پر قبضہ کرنے کا حکم دیا تھا۔

ڈیزرٹ کنگ — جسے بگ کنگ نے دنیا کے تمام ڈیزرٹس میں موجود میزائل اسٹیشنوں اور اسلحہ کے خفیہ ڈپوؤں پر نظر رکھنے اور انہیں بروقت تباہ کرنے کے احکامات دے دیئے۔

اسکائی کنگ — جو سیلائٹ نظام سمیت آسمان کی بلندیوں پر پرواز کرنے والے تمام طیاروں اور اسپیس شپس کو کنٹرول کر سکتا تھا۔

کیا — عمران اور میجر پرمود پر سی ورلڈ کی اصل حقیقت آشکار ہو گئی۔ یا — ؟

عمران — جس نے اپنی مدد کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بلا لیا۔ کیوں کیا وہ اکیلا اسی ورلڈ کے خلاف جنگ نہیں لڑ سکتا تھا — ؟

کیا — میجر پرمود اور وائٹ شارک دشمنوں کی فائرنگ کا شکار ہو کر واقعی ہلاک ہو گئے تھے۔

وولمر — جب سی ورلڈ کی حقیقت بتانے کے لئے ٹرومین بھی عمران کے پاس پہنچ گیا۔ کیسے — ؟

مسلسل جدوجہد، انتہائی تیز ایکشن اور مزاح سے بھرپور ناول جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com